إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

تصنیف حاجی الحرمین مقبول الدارین بہرہ یاب ازلی حاجی منشی محمد انور علی متخلص عاجز
مقیم نواب گنج کانپوری سابق سررشتہ دار فوجداری مسمّیٰ بہ

کتاب الحج

بامداد و سعی جمیلہ و استبداد و یاوری جزیلہ مجسمہ خصایل جناب منشی چنی لعل صاحب
بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست ضلع خیرآباد متعلق اضلاع اودھ

مطبع منشی نولکشور میں طبع مزین معقول جہان ہوئی

ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیه
تصنیف حاجی الحرمین مقبول الدارین بہرہ یاب ازلی حاجی منشی محمد سید انور علی متخلص عاجز
مقیم نواب گنج کانپوری سابق سررشتہ فوجداری
کتاب الحج ۱۲۸۷
بامداد و سعی جمیلہ و استبداد دیاوری جزیلہ خجستہ خصائل جناب منشی لعل جی
بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست ضلع خیرآباد متعلق اضلاع لکھنؤ
مطبع منشی نولکشور میں طبع ہو کر مقبول جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد اوس خدا کو ہے سزا ✤ جسنے اشرف خاک کو سب پر کیا ✤ اور کیا اوس خاک کو اپنا خلیل ✤
پھر طوف کعبۂ رب جلیل ✤ حمد فراوان اور ثناے بے پایان اوس سلطان عظیم الشان کو و مکان
کو بجا ہے کہ جسکے کن کہتے ہی فیکون ہوا اور بموجب فرمان قضا جریان وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ
کے جملہ حور و ملک کو بذریعہ طواف اوس خانہ فیض کاشانہ کے رتبہ تقرب عطا فرمایا اور شکر بے قیاس
و ہزاران سپاس اوس خالق ارض و سما کو زیبا ہے کہ جسکے ادنی اشارہ سے آسمان بے ستون بنا
اور بمثال لازم الامتثال وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا
ہر افراد جن و انس کو بوسیلہ خاکبوسی اور جبہہ فرسائی اوس آستان رفیع المکان کے ذائقہ حلاوت ایمان
اور جائزہ عفو عصیان کرامت کیا **ابیات** وہی ہے بادشاہ جن و انسان ✤ وہی ہے مالک سب
حور غلمان ✤ کیا ہے کعبہ مسجود جسے ✤ فقط مقصود حاصل ہیگا اوس سے ✤ وہی ہے کارساز
کار تقدیر ✤ وہی ہے سازکار کار تدبیر ✤ صلواۃ وافر اور نعت متکاثر کے لایق وہی محبوب اور مقرب
بارگاہ الہی تا متناہے کہ جسکے احرام زیارت بابرکت سے خزانہ شفاعت کا واسطے جملہ بے نصیبونکے

معمور ہے اور اوسکے طواف اتباع کے باعث قلوب ظلمت اسلوب سایہ کاموں کا پرنور ابیات
وہی ہیگا مسطوف عرش و کرسی + وہی ہے رازدار راز قدسی + وہی ہے آگاہ عرصات محشر + وہی میدان
شفاعت کا ہے رہبر + وہی ہے پیشوا سب عاصیونکا + وہی ہے رہنما سب گمرہونکا + اور مناقب
بسیار اور توصیف بیشمار کے متوجب ہی ماہ آسمان ہدایت کے تارے اور ایوان پر انوار نبوت کے
منارے ہین کہ جسکی ضیا ر انوار محبت اور خلوص قلوب مودت سے زنگ خواطر ایک عالم کا دور ہے اور
دل تمام عالم کا منور اور سر در اور پیروی اونکی باعث افزونی نور ایمان ہے اور موجب ترقی راہ دین اور
ایقان ابیات وہی تخت ہدایت کے ہین وزرا + وہی رکن رسالت کے ہین امرا + وہی ہین
جان نثار حکم مولے + اومنین کی ہے محبت سکوا ولے + وہی قوت دہی ہر پہلوان ہین + جوانمرد کہ
مردان جہان ہین + علی و فاطمہ شبیر و شبر + ابوبکر و عمر عثمان و حیدر + محبت ان سبھون کی ہے مقدم
کرو تم یاد انکو دل سے ہر دم + سدا انکو رکھو تم حلقہ گوش + نکرنا ایک ساعت بھی فراموش + سبب
انکار ہے دایم بایمان + عدو ساری قیامت تک پریشان + اما بعد احقر العباد ازلی سید محمد انور علی
محمدی متخلص بعاجز کانپوری گوہر التماس کو حلقہ گوش سماعت سامعین کا کرتا ہے اور کسقدر حقیقت
نے حقیقت کو اپنی زبان پر لاتا ہے مخفی نرہے کہ راقم آوارہ زمانہ چہ از خویش وچہ بیگانہ اپنے وطن سے
بکشش آب ودانہ بتلاش روزگار فرخندہ نہاد حیدرآباد مین محض بخیال دارالاسلام وارد ہوا ور یہانپر چند
بمکان کرایہ مستقیم رہا اور جا بجا ہر صبح و مسا بخدمت امرای دیار و اراکین دربار کے آمد و رفت رکھی اور
تعرف و مدارات بحث بہم پہونچایا اور جملہ اجرای کار مالی وملکی وہان کا جو نظر آیا سو محض خلاف شرع از اصول
و فرع پایا اور ہر افراد بشر وہانکا باوضع نظر نہ آیا فلہذا تلاش مراد اصلی سے کہ عبارت نوکری سے ہے ہاتھ
اوٹھایا ہرگز ہرگز دل نہ لگایا اور کہنا بعض احباب فلاح جو و تفہیم اکثر اصحاب صلاح گو کا کچھ بھی خیال مین
نہ لایا کہو کہ دنیا چندروزہ ہی آخر کار با خداوند روزگار نعوذ باللہ کس دن اور کسکے واسطے استاترا اللہ ہمہ
نافرمانی کا اپنی گردن پر یون گناہ روزانہ کیا کم ہے کہ جسکی گران باری سے پشت خمیدہ راست نہین کرسکتا ہ ان

ہان جو وہ کرم کرے تو سب بن آوے بہر حال امیدوار لو ر نظر رحمت اور عنایت کی اوسکے در کار الحاصل
بباعث اس کشمکش کے ارادہ لوٹ جانے گہر کا کیا پر دل گہبرایا کچہہ بن نہ آیا اس عرصہ مین ایام فرحت
فرجام روانگی حج بیت اللہ کا آیا جوق جوق مسلمانون کو اوس سفر وسیلہ ظفر مین جاتے پایا تب ہمکو بہی
دل غمدیدہ نے ترغیب سفر حج کی دلائی پس باتباع آیہ کریمہ شاورہم فی الامر ہے مشورہ کرنا لازم آیا جو
اس شہر مین کسی کو اپنا یار ا در مونس غمخوار نپایا مجبور اپنی خاطر شوریدہ اور دل خزان رسیدہ سے مشورت
طلب ہوا اوسنے بہی صلاح روانگی حج بیت اللہ کہ دارین مین کوئی امر بہتر اوس سے نہین ہے دیا
لہذا صرف مسمی خداداد اپنے ہوا خواہ قدیم کو ہمراہ لیا اور رخت سفر اوپر دوش آرزو نیوش کے
رکہا اور من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ کو زاد راحلہ کیا اور حسبی اللہ ونعم الوکیل کو توشہ لیا اور شہر
بنبئی کو جو در مراحل حجاز ہے روانہ ہوا اور واسطے بر کیسہ قناعت کے جو جو امداد و عنایت کارساز کی ہوئے
وہ بیان سے بیرے باہر بلکہ شرح اوسکی طالب ایک دفتر ہے اسلیے تذکرہ اس ذکر کا بدو وجہ
ایک بہ خیال طوالت رسالہ ثانی بدگمانی ابنای زمانہ اوپر تعلی راقم کی ترک کردیا اور شہر بنبئی
مین دمآیا اور یہان پر اکثر احباب لوو کہن کی ملاقات سے لطف عجیب پایا اور حظ غریب دٹہایا اوس جلسے
مین بہ تحریص وترغیب بعض محبان صمیم اور دوستان مستقیم کے بخیال کار آمدنی عزیزان شایق و برادران
ناواقف فایق ترتیب دینا اور یکجا کرنا مسائل مناسک حج واحکام احرام و عمرہ وغیرہ منسر وحًا وسیلہ
سرخ روی اور ذریعہ ذخیرہ اندوزی عقبیٰ کا اپنے جانا اور واسطے فوائد عوام الناس کے احسن
مانا ولیکن اس شہر ناشناس مین کتب فقہ اور رسایل حج کے کہان کہ بنا بر اخراج مطالب کو
کافی اور اعانت تالیف مین وافی ہووے بارے بہزار دقت و فراوان مشقت چند رسائل
مثل احکام الحج ومفتاح الحج وزاد سبیل فی بیت الخلیل ورسالہ مولفہ جناب خواجہ حسن بصری رحمت اللہ
علیہ ورسالہ مولوی خورم علی مرحوم و دیگر رسائل فارسی وعربی پایا اوس سے اکثر مطالب
لابدیہ ذہن نشین کیا اور مسائل حج کے جیسا کہ منظور دل تہا یکجا کیا اور اوسی چیو ترہ تالیف بلی

عروس مدعای کو ساتھ زیور بیان وردو سلیس کے آراستہ کر کے کرسی نشین بنایا اور نام اسکا
کلید باب الحج رکھا اور عام فہم زبان مین کہ ہر کس بلا دقت اور بلا تکلف اپنا مطلب ارباب حج اور
احرام وغیرہ سے کے احکام نکال لیے اور اوسپر عمل درآمد کرین اور اس راقم گنہگار کے حقیر
بنا بر خاتمہ خیر کے براہ عنایت دعای فرماوین علی الخصوص حاجیان خداپرست بمقام مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ کے بایام حج وطواف وزیارت سے کے بدعای خیر یاد کرین اور جو کچہ اس رسالہ مین
خطا یا نقصان دیکھین اوسکو ساتھ اصلاح کے صحیح کرین اور مولف کو دیدہ تحقیر اور طعن سے نہ دیکھین پس
اس رسالہ کو ساتھ ایک عنوان اور ایک خاتمہ اور ۴ فصلون مع تتمہ اور ۱۲ فواید اور چند نصایح پر
ختم کیا اور بخوبی ترتیب دیا +

عنوان بیچ بیان فضایل حج کعبہ کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی گوش دل سے سنو اور جانو کہ حج وہ کہاتا ہے جو کہ احرام باندہ کر
حرم مکہ معظمہ مین طواف کعبہ کیا جاتا ہے اور وقوف عرفات اور مناسک صفا ومروہ وغیرہ بجا لاتا ہے
اور کعبہ ایک گہر اللہ تعالے کا ہے اور اوسکی بزرگیان بہت بڑی ہین اسوجہ سے کہ خلاق
عالم نے دو ہزار سال پہلے تخلیق ارض وسما کے جب عرش معلے کو پانی پر پیدا کیا اور اپنی نظر قدرت
سے اوس پانی کو ملاحظہ فرمایا تب پانی موج زنان اور حرکت کنان ہوا اور اوس سے ایک
دہوان عظیم الشان ظاہر اور پریشان ہوا اور سربلندی غایت اختیار کیا چنانچہ اوس سے خلاق
عالم نے آسمانون کو بنایا اور بمقدار زمین خطہ پاک مکہ معظمہ کے اوس پانی پر کف نے خلعت وجود
پایا تب نے اوس کف کو بصورت زمین بنا کر پہیلایا پس جب زمین مانند ایک تختہ کے ہو کر حرکت
مین آنے لگی اور جنبش بجا لانے لگی تو اوسپر بار گران پہاڑون کا رکہا گیا اور وہ پہاڑ سب میخ
کیے گئے چنانکہ اون پہاڑون سے اول ابو قبیس پہاڑ نمونہ ہے ہیبت زمین اتے ولرزہ

آمد ستوده ** فرو کوفت بر دامنش بیخ کوه * پہر اوسکے بعد اوس زمین مکرمہ پر ایک گہر جو بیت المعمور زبان درد
سے ہے تعمیر کیا گیا اور اوس سے پہلے بمقابل اوس گہر کے یعنی خانہ معمور کے کوئی گہ معمور نہین ہوا
تہا جیسا کہ پروردگار عالم اپنے کلام ابلغ النظام مین ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ اور جب ابو البشر آدم علیہ السلام اوپر
زمین کے تشریف لائے سو اسی کا طواف کرتے تہے اوسکے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے
زمان طوفان مین وہ خانہ فیض کاشانہ آسمان چہارم پر قرار پایا سو اوسوقت سے ابتک روزانہ ستر ہزار
فرشتے جداگانہ یعنی یکی بعد دیگرے اوسکے طواف مین مصروف رہا کرتے ہین یون جس صف
نے آج طواف کیا وہ روز دیگر باز رکہا گیا پہر بعد جانی اوس خانہ معظمہ کے مسجود تمام انبیا علیہم السلام
فلک چہارم پر بار دیگر بقربان واجب الاذان آفرینندہ جان کے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بدل
بیت المعمور کے اس خانہ کعبہ شریف کو تعمیر کیا اور معمور بعبادت ہوئے پہر بعد ضایع ہو جانے
اوسکی بنا کے تیسرے بار قوم جرہم جو کہ قبیلہ از قبایل حضرت اسمعیل علیہ السلام کی سسرال سے
تہا بنایا تہا پہر اوسکے بعد بمرتبہ چہارم مسمی عمالقہ بادشاہ مصر و شام نے بایام سلطنت خود بنوایا تہا از ان
پس بمرتبہ پنجم قبل از بعثت آن حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ قریش نے حسب الحکم خواہش
خود حطیم کو کعبہ سے الگ کر کے تیار کیا پہر بار ششم عبد اللہ بن زبیر نے بزمان حکومت مکی کی
بنای قریش کو توڑ کر موافق آرزوی آن حضرت علیہ السلام مطابق بنا حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے تعمیر فرمایا تہ نے حطیم کو اندر کعبہ پہونچایا اور اوسمین دو دروازی ایک جانب مغرب اور ثانی
طرف مشرق کے بنایا اور مردمان صدور اور مرور کو تنگی اور تکلیف سی بہر گونہ وسیلہ آرام اور نجات
بطرز آسان کے دیکہایا پہر بار ہفتم بایام حکومت مکہ مبارک حجاج بن یوسف نے اپنا تصرف
پاکر اون دروازون سے در مغربی کو بند کر دیا اور حطیم کیطرف دیوار توڑ کر حطیم کو باہر کر کے جہان
سے پہلے بنہاد ہا ان سے اوٹہایا کہ اب کعبہ شریف اسی بنا پر ہی قایم دایم کہ حکمت الٰہی یون ہین

الغرض مطابق بنا رکعبہ شریف کے طواف سکے لیے بھی سات شوط یعنے سات بار قرار پایا اور اس
گھر کو نہایت بزرگیاں عطا فرمایا اور بنا بر استحصال خوبیان دارین کی جای پاک اور برگزیدہ کو نین بنایا
کہ لطف عجیب اور حظ غریب وسکا دل حج کرنے ولے اور اعتکاف بجا لانے والے سے
پوچھا چاہیے بظاہر کہ یہ گھر لاثانی محض واسطے پیدا کرنے نیکو کار سے دارین سکے بندون کے
لیے آراستہ کیا گیا اور بنا بر استقامت دایمی سکے اوسکے جوار رحمت مین آبادی مکہ کو شاد آباد
کیا الحق کہ بالتخصیص مکہ مکرمہ بہترین اور روشنترین سرزمین سائر زمین سے نزدیک خلاق ارض وسما
کی ہے اور کعبہ معظمہ بزرگترین اور عظمت گزین خانہ تمامی شہرہا و خانہ ہاے روی زمین سے
برحج نزاور افضل اور احسن بیشتر ہے اور پروردگار عالم اپنے کلام پاک مین بمرتبہ فرید خوبیان اوسکی بیان
فرماتا ہے بلکہ زاید از لبست آیتہ مین بزرگیان اوسکی اور بڑائیان بیان کرتا ہی اور اوسکے فضیلت
مین جناب حضرت رسول الثقلین حبیب رب العالمین صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم سے بہت سی
حدیث ارشاد فرماتی ہین کہ حد شمار سے افزون ہے اور گنتی اور اعداد سے بہرحال بیرون مگر
تھوڑیسی حدیثون کے ترجمہ اس مقام کے رسالہ ہذا مین تذکرتاً لکھے جاتے ہین واضح ہو کہ اول
حدیث یہی ہے کہ بایام ہجرت از مکہ جانب مدینہ منورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان
فیض ترجمان سے اپنی ارشاد کیا الحدیث بالتحقیق بہترین شہرہا و دوسترین زمین ہا و نیکوترین خانہ ہا
تو ہیتی خلاق عالم کی ہے پس اگر ایسا نہوتا کہ مشرکین عرب مجکو باہر نکرتی ہرگز ہرگز مین تجھسے بیرون
قدم نرکہتا فقط حدیث فرمود آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق بہترین بلاد بروی زمین اور
دوسترین شہرہا نزدیک خدا تعالی مکہ معظمہ ہے اور نیچے اوسکے تمام روی زمین کشیدہ دوم اسلیے
نام اوسکا ام القری ہے یعنے مادر سب گانون کی بنایا اور سب پہلے جو پہاڑ روی زمین پر بنایا گیا
وہ جبل ابو القبیس کہلایا اور اول جس گروہ نے طواف زمین مکہ مکرمہ سے زینت پائی ملائکہ
ہین حق سبحانہ تعالی نے دو ہزار سال قبل پیدائیش حضرت آدم علیہ السلام کی کوئی فرشتہ ایسا

نہین ہے کہ ساتون آسمان سے زمین پر ناوے مگر یہہ کہ وہ زیر عرش غسل کرے اور فرود آوے
حرم مین پہر نزول فرماوے مکہ معظمہ مین کہ طواف بجالاوے سات مرتبہ اور آگے مقام ابراہیم
علیہ السلام کے دو رکعت نماز ادا کرے پہر اپنے کار مفوضہ پر راہی ہوئے حدیث فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی پیغامبر اپنی قوم سے کہین نہ بہاگا مگر جو بہاگا وہ مکہ معظمہ مین در آیا اور
تا فوت اپنی تن بعبادت الٰہی کے دیا حدیث فرمود آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بدرستیکہ حوالی
کعبہ مکرمہ مین قبر تین ہزار تن از پیغامبران کہ وہ لوگ شدت گرسنگی کی اوٹہائی اور الم ہر گونہ کہینچے
ہوئے روز میدان صبر مین پہونچے ہوے یہان تک کہ وفات پاوین اور قبر حضرت اسمعیل
علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ مادر شریفہ اونکی علیہما السلام ذبیح منجر کے یعنے در حطیم کہ جانب
ناودان کعبہ کی ہے اور ہر ایک پیغامبران کہ جب کوئی قوم سے اون کا ایمان نہ لاتا
اور الزام دروغ گوئی کا اونکو دیتا تب وہ لوگ اپنی قوم سے گریزان ہو کر نزول اجلال مکہ مکرمہ مین
فرماتی اور بعبادت الٰہی تا وقت فوت اپنی مصروف بجان و دل ہا کرتی ہے حدیث فرمایا آن سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حج یا عمرہ مین مرجاوے وہ بلا حساب وبدون عقاب کے
درون بہشت آرام پاوے حدیث فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حضرت اسمعیل بن حضرت
ابراہیم علیہما السلام نے بیچ درگاہ حقتعالی کے شکایت گرمائے مکہ کی فرماتی تب وحی تشریف آئے
کہ ہم کشادہ کرتے ہین تیرے واسطے بہشت سے ایک بہشت کہ نسیم بہشت مدام مکو اوس دروازے سی
آتی رہے قیامت تک نقل ہے کہ ایک روز جناب امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
نے اپنے ہمراہیون سے ملاقات کی سب نے عرض کیا کہ آپ کہان سے تشریف لاتے
ہین ارشاد فرمایا کہ دروازہ بہشت پر تہا حالانکہ اوپر ناودان کعبہ کے کہڑے دعا کرتے تہے
حدیث وارد حدیث ہے نہین جانتا ہون کہ کوئی شہر اسپاروی زمین پر ہے کہ خدا تیعالے
نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا ہو کہ فلانے موضع مین نماز پڑہو الا مکہ کہ اوس جا کہ فرمایا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرٰہِیْمَ مُصَلّٰی

اور نہین جانتا ہون کسی شہر کو روی زمین پر کہ مجرد دیکھنے کے عبادت لکھی جاتی ہے اور اجر پہونچے مگر مکہ معظمہ +

فصل اول بیان مین فرضیت حج کے

ای بہائی مسلمانون بخوبی جانو اور بدرستی ہوش گوش سنو کہ حج منجملہ ارکان خمسہ اسلامیہ کے ایک رکن اعظم ہے اور فرض عین ہے ہر افراد مرد اور عورت مسلمان حرّہ عاقل بالغ وصاحب نصاب پر باستجماع شروط متذکرہ آیندہ کے تمام عمر مین ایکبار سنکر حج کا فرض ہے بلا اختلاف اور عبارتون مین حقتعالی کی یہ عبادت عظیم تر ہے پس بہ مجرد قدرت ہونے کے جو شخص اوسکی ادای مین آمادہ اور کربستہ نہو ویگا بڑا گنہگار ہوگا کیونکہ پایا تھی قدرت یعنی استعداد حج فرض ہوتا ہے اور وہ مالدار مفروض حج حدیث فرمایا جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی باوجود پانے قدرت اور موجود ہونے زاد راحلہ کے حج نکیا اور مرگیا تو بلا تفاوت موت اوسکے مانند موت یہود اور نصارے کی ہوگی پس مقام عبرت اور جای خوف ہے کہ کیسی وعید سخت اور حکم کرخت نسبت ترک حج بنا بر ارکان کے وارد ہے پر ظاہر کہ تارک حج بمرتبہ نہایت بدقسمت اور غافل بکفران نعمت ہے اور بالتخصیص اہل یہود اور نصارا سے درباره موت کے ایسا واضح ہوتا ہے کہ وہ لوگ بہی اہل ملت اور صاحب کتاب ہین پر اوسکے مطالب عمل دراہد سے بے نصیب بلکہ ساتھ فریب ابلیس کے قریب حدیث امام دارمی روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس لفظ کے کہ جو کوئی ممنوع الحج نہین ہے بسبب عذر عدم موجودگی اسباب برفع حاجت ظاہر ہے یا جبر سلطان جابر و یا از صدمہ بیماری وغیرہ برابر ہے کہ وہ مرنے کے بعد یہود ہو کے مرے خواہ ترسا حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی حج نکرے اور بہی وصیت بحج نکرے حق سبحانہ تعالی

قبول نکرے روز قیامت مین کوئی عمل اوسکا حدیث فرمایا انحضرت صلعم نے جو شخص مقدور رکھے حج کرنے کا استطاعت ظاہر سے اور بہر طور معروض ہے پہر وہ حج نکرے یا نہ عزیمت حج کے اور مرجاوے تو بلا دلیل اور حجت مرے مثل یہودی اور نصارے کی حدیث فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو کوئی نہ حج کرے یا وصیت حج کرنے کو وہ مرے حق تعالے روز قیامت مین کوئی عمل اوسکا نہین قبول کریگا اور اس مقدمہ مین روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جس شخص کو مال ہوا اور استطاعت حج کی رکہتا ہوے سو وہ بدون ادا سے حج کے اپنے حال پر مرجاوے سو ورا اوسے کا آتش دوزخ مین یہ لفظ تین مرتبہ ہے حدیث فرمایا آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکہ مستعد حج کرنے کی ہووے اوسکو بہت شتابی او تعجیل ضرور ہے حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شخص کہ نکلے بنا بر حج یا عمرہ یا واسطے غزا کے اور مرجاوے عین راہ مین لکہا ہے خداوند کریم واسطے اوسکے اجر غازی و حاجی و منعمر کا اور اسباب مین بعض روایت مین کچہ زاید ہے وہ یہ ہے کہ ہر سال اوسکے واسطے لکہا جاوے حج اور عمرہ اور غزا زاد الحج مین حدیث قدسی سے نقل کرتے ہر فرماتا ہے اللہ تعالے کہ اے بندہ میرا تجہے مینے صحت دی اور وجہہ معاش کو تجہپر وسیع کیا پہر پانچ سال گذرے کہ تو میری طرف میل نکیا میری عظیم فضیلت اور بزرگ رحمت اور اکمل نعمت سے میری ناامید ہوا سو ایسی حدیث سے بعض بعض نے دلیل پکڑی ہے کہ بعد پانچ سال کے حج فرض ہے یعنی حج ہر بعد پانچ سال کے عود کرتا ہے یعنی بعد پانچ سال کے حج کرنا لازم ہے واللہ اعلم بالصواب حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کوئی ایکساعت خاص برائے خدا و برائے رسول خدا بنا بر عظمت کعبہ رو دی بجانب کعبہ کے بیٹہے عنایت کرے ثواب اللہ تعالے اوسکو مانند اوس کے ثواب جو کسی نے حج کیا ہو عمرہ لایا ہو جہاد کیا ہو اور گہوڑے راہ خدا مین دوڑائے ہون اور روزہ رکہے ہون حدیث فرمایا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اول نظر رحمت کی اللہ تعالی او پر اہل مکہ کے

فرماتا ہے جس کسی کو طواف مین یا نماز مین یا مسجد مین سے دیکھے ویاروی بکعبہ کردہ سو بخش دیا مین
نے سبکو ملایکہ عرض کرین کہ کوئی باقی نرہا مگر ایک جماعت وہ جو سوتے ہین حکم کرنے صادر
ہوگا کہ اون سبکو بہی داخل کرین بخشش کے ہوتے مین حدیث فرمایا ان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
سنے کہ جو کوئی مکہ شریفہ مین روزہ شہر مبارک رمضان کا رکھے عطا کرے خدا تعالی اوسکو ثواب
سو ہزار ماہ کا کہ غیر مکہ مین روزہ رکہا ہوا اور ایک رکعت نماز مسجد الحرام کی برابری کرتی ہے ساتھ سو
ہزار رکعت کی جو غیر اوس مسجد کے ادا کی ہوے اور جو کہ جماعت ساتھ ادا کرے نماز وہ محسوب
ہے ساتھ ایک سو پچیس ہزار نماز کے یعنے ایک لاکھ پچیس ہزار حدیث فرمایا حضرت نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سنے جو کہ پاوے ماہ رمضان کو مکہ مین اور سارے مہینے کا روزہ رکھے اور نماز تراویح
اور نماز شب ادا کرے اور جو کچھ چاہے سو ہے پڑھے عطا کرے خلّاق عالم ثواب اسکو
سو ہزار ماہ رمضان کا در غیر مکہ ہووے اور دیوے اللہ تعالے بعد ہر روزے کی مغفرت
اور شفاعت اور بعد ہر روزے کے درجہ بہشت مین اور بعد ہر روزے کے ثواب ازادی
بندہ کا حدیث فرمایا آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ مین رہنا بہت بہتر ہے بلکہ
بڑی سعادت اوسکی ہے جو جاروب کشی مین کعبہ کے مصروف رہے اور بہت نیک بختی
اوسکو نصیب ہے جو بخوبی آداب اوس مکان رفیع الشان کا ہر حال ملحوظ اور مدنظر رکھے
اور کاش اگر باختیار خود لطلب دنیا اور حظوظ نفس کے بدون ضرورت باہر ہووے وہ بلاتفاوت
میدان شقاوت دوڑے اور خواجہ حسن بصری علیہ الرحمان سنے فرمایا ہے کہ ہم نہین جانتے
کہ کوئی شہر روی زمین پر ایسا ہے کہ جہان پر ایک عمل خیر کے بدلے مین سو ہزار جزا لکھی جاوے
سوای مکہ مکرمہ اور پھر ہی گ فرماتے ہین کہ ہم نہین جانتے کہ اوپر روی زمین کے کوئی شہر ہے
کہ جسمین شراب ابرار اور مصلا اخیار ہو غیر از مکہ مشرفہ کے وہان شراب ابرار آب زمزم ہے
اور مصلا اخیار زیر ناودان پہر فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ کوئی شہر اوپر روی زمین کے ہے

کہ حقتعالی نے اپنے پیغمبرون کو امر کیا ہووے کہ نماز کرو الا مکہ مکرمہ فقط حدیث فرمایا حضرت سب نے
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اوپر گرما مکہ مکرمہ کے صبر کرے ایکساعت تو دور کرے اللہ تعالے
اوسکے بدن کو آتش دوزخ سے ہزار سالہ راہ سے اور قریب کرے خدا تعالی بیچ بہشت سے کے
دو لبست سالہ راہ سے حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کوئی مکہ مکرمہ مین مرجاوے بعد
باندہنے احرام حج کے یا عمرہ کے اوٹھاوے اوسکو اللہ تعالے روز قیامت مین بلا حساب و
عذاب اور حکم دیگا مالک الملک کہ خلق چلی آوے بہشت مین جدہر سے چاہے آوے حدیث
فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی روزہ ماہ رمضان شریف کا مکہ معظمہ مین رکہے
اور نماز تراویح اور تہجد ادا کرے پروردگار عالم اوسکو ثواب سو ہزار ماہ کا جو غیر مکہ کے ہووے
جہان روزہ رکہے اور ایک رکعت نماز مسجد الحرام مین برابر ہے سو ہزار نماز کے غیر مکہ کے و اگر
بجماعت نماز ادا کرے یک رکعت محسوب ہوگا ساتہ یکسو پچیس ہزار رکعتون کے بعد دہر روزے کی
اوس سے مغفرت اور شفاعت اور رحمہ در بہشت اور ثواب بندہ آزاد کرنے کا پاویگا حدیث
جو کوئی ایکروز مکہ مین بیمار پڑے حرام کرتا ہے اللہ تعالی آتش دوزخ کی اوسپر حدیث فرمایا حضرت
صلعم نے جو کوئی کہ اوپر سختی مکہ مکرمہ کے صبر کرتے ہین اوسکی شفاعت روز قیامت مین بدرگاہ
بارک و تعالی کے مین کرونگا حدیث فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح ہو کہ مکہ
اور مدینہ آدمیون کو پاک کرتا ہے گناہون سے جیسا کہ پاک کرتا ہے بہٹہ لوہی کا لوہے کو اور
اہل مکہ خدا تعالے کے نزدیک خاصون سے ہین اور ہمسایون سے اور بہترین وادی ہا وادی
حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے جو شخص کہ نماز پڑہے بیچ حجر یا بیچ برابر در کعبہ کے وہ گناہون سے
پاک ہو جاوے گا اور بہترین چاہ ہای سے چاہ زمزم ہے اوسپر نظر کرنا ایمان ہے نفاق سے
اور جو کوئی کہ پانی اوسکا پئے جس نیت سے اللہ تعالے وہ مراد اوسکی برلاتا ہے حدیث
فرمایا جناب نبی صلی اللہ و سلم نے کہ جو کوئی مومن نظر کرے بسوی کعبہ پر اوسکے گناہان

گذشتہ اور آیندہ بخش دیے جاتے ہین روز قیامت مین اور ہمیشہ امان مین اللہ تعالےٰ کے رہگا

حدیث فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اوپر کعبۂ شریفہ کے نگاہ کرے بدون

طواف اور ادای نماز کے وہ فاضل تر ہے نزدیک اللہ تعالی کے عبادت یکسالہ سے

غیر مکہ کی اور جو کوئی ادا کرے مثل روزہ کے اور جاننا چاہیے کہ حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام سے

تا ذات بابرکات جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جس قدر پیغمبران گذرے

اون سب نے حج بیت اللہ کا کیے ہین اور حج اگلے امتون پر فرض ہونے یا نہونے

مین علماء کا اختلاف ہے پس قول اصح یون ہے کہ فرض نہ تہا اور بحر العمیق مین درج ہے

کہ مشروعیت حج کے آدم علیہ السلام کے وقت سے اگلی امتون کے حق مین تہے چنانچہ

حضرت آدم علیہ السلام کے دو ہزار سال قبل سے بلا ایک بیت اللہ کا حج کرتے تہے ملا علی قاری

نے شرح مناسک متوسط مین تحریر کرتے ہین کہ علما کا اتفاق ہے فرض ہونے مین حج

کے اوپر سایر پیغمبران سابق کے جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر فرض ہی تہا پر اونکی

امتون پر فرض نہ تہا اور بلا لازمی اور قطب الدین وغیرہ رحمہم اللہ مکہ معظمہ کے احوال مین یون

قلم زن ہین کہ امتان سابق نے احکام حج کے بطور نفل کے ادا کرتے تہے پر امتان مرحوم

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پر حج فرض ہوا اور اکثر علماؤ نکا قول اوپر فرضیت حج کی یون ہے

کہ حکم حج کے فرض ہونے کا ہجری سنہ کے چہہ سال بعد نازل ہوا ہے اور بعضون نے

کہا کہ بعد آٹہہ سال کے سال نوین مین پس آنحضرت صلعم نے بایام قیام مکہ مکرمہ کے

کوئی سال حج ترک نفرمایا ہے چنانکہ حافظ ابن حجر نے فتح الباب مین لکھا ہے اور قول بعض

کا یہ ہے کہ آپنے ایک بار دو بار حج تشریف کیے ہین شرح سفر السعادت مین مذکور ہے کہ حج

کرنا آپکا بایام قیام مکہ کے حسب عادت قریش کے تہا اور جب آپ مدینہ منورہ مین رونق

بخش ہوئے اوسکے بعد حج فرض ہوا اب سے حج کی فرضیت ثابت ہوئی دسوین سال

حضور اقدس صلعم ساتہ بہتیرے لوگون کے جنکی گنتی بعلم الہی ہے بنا بر حج مکہ شریفہ کو تشریف لیگئے
پر ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ لوگ ایک لاکہہ ہم اہزار تہے اور حضور پر نور نے جو حج کیا ہی
وہ قران تہا کیونکہ قران افضل ہے حج تمتع اور افراد سے یہی قول جمہور کا ہے فرضیت حج کی
قران اور حدیث سے ثابت ہے چنانچہ مشکات شریف مین جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی حج کرے واسطے خدا کے بنا
اور سنے غرض اور باز رہے جملہ منہیات یعنی دروغ گوئی و لغو پردازی و غیبت نوازی و غمازی
اور بیہودہ گوئی اور فضول گفتاری اور ارتکاب لارفث ولافسوق سے تو پاک کرتا ہے
خداتعالی اوسکو ایسا گناہون سے جیسے جنے اوسکو اوسکی مان اور اسی حدیث کو روایت
کی ہے بخاری اور مسلم اور بہی دیگر احادیث مین بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
کے وارد ہے صاف فرمایا کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ کا دوسرے
عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہون کا جو اون دونون کے درمیان مین ہون اور حج مبرور
کے صراحت مین بروایت بخاری اور مسلم کی یون واضح ہوتا ہے کہ مبرور وہ حج ہے
کہ جسمین کسی طور کا گناہ سرزد نہو اور ریا پایا جاوے اور یہی مبرور مقبول کہاتا ہے اور علامت
مقبول کی یہی ہے کہ حج کرنے والے سی بعد حج کے پہر گناہ صادر نہو بلکہ پہلے سے اوسکا حال
احسن و پاک ہووے یعنی خلاف احکام شرعیہ کے مرتکب اور پابند چیلتا یا صریحاً نہووے
بلکہ ایسا بہاگے جیسے فصاے سے گاہی اور نیک کامون مین جاہد اور راغب رہے حدیث
شریف مین وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے جلشانہ روزانہ ایک سو
بیس رحمت واسطے خانہ کعبہ کے کرامت فرماتا ہے ازانجملہ ساٹہہ بنا بر طواف کرنے والونکی
اور چالیس واسطے نماز پڑہنے والونکے اور بیس واسطے اونکے جو اوپر کعبہ کے نگاہ اور نظر
رکہتے ہین حدیث فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حج کرنے والے اور عمرہ

لانے والے درگاہ مین اللہ تعالی کی پہونچنے والی ہین اگر خاص کسی اسنے اپنے واسطے مراد مین
مانگے تو اللہ تعالے اوسکو قبول نہین فرماتا ہے اور جو اسنے گناہون سے امرزش چاہے
تو اونکے گناہون کو بخش دیتا ہے روایت کی حضرت عباس بن مرداس نے کہ حدیث شریف
مین وارد ہے کہ فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نے دعا کی عرفہ کے دن عرفات مین
بوقت مغرب واسطے بخشایش گناہان امتان خویش جواب آیا رب الجلیل سے کہ مین نے
بخشدیے اون سبکے گناہون کو مگر حق العباد پھر آپنے بعد حمد پردازی جناب احدیت جلشانہ
کی دعا فرمائی کہ پروردگارا تو دے سکتا ہے مظلوم کو جنت اور ظالم کو بخشش اوسپر کچھ جواب نازل نہ
نہوا مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ مین تشریف لاے اور صبح کی وقت پھر دعای کی
سو دعا انکی قبول ہوئی اوسوقت آنحضرت صلعم متبسم ہوے تب جناب ابوبکر صدیق اور
عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہما نے حضور مین عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپکی ہنسی کا وقت
نتہا اس ہنسی کا کیا سبب ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ خدا کا دشمن ابلیس نے جب دعا کی قبولیت کی
اور میری جملہ امتون کے گناہو نکی بخشایش کی خبر سنی تب چلایا اور اپنے سر پر خاک ڈالا اور گریہ
وزاری کرنے لگا یہ حرکت اوسکی دیکھکر مجھے ہنسی آئی راوی اس حدیث کی ابن ماجہ اور وہ
بسند طبرانی اور حکم ترمذی اور عبد اللہ بن احمد اور علی نوحلے اور ابن نجدی سی اور یہ سب لوگ عباس
بن مرداس سے اور جو شخص بارادہ حج وعمرہ کے اپنے گھر سے نکلے اور راہ مین مرجاوے
تو اجر اوسکا اللہ تعالے پر ہے جیسا کہ اوسنے خود فرمایا ہے من یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ
ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ حدیث فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص بنابر حج کے گھر سے نکلے اور راہ مین مرجاے لکھتا ہے اللہ تعالے اوسکے واسطے
ثواب حج کا قیامت تک اور جو کوئی بنابر عمرہ کے گھر سے نکلے اور مرجاوے تو اللہ تعالی
ثواب عمرہ کا قیامت تک واسطے اوسکے تحریر فرماتا ہے اور خدا تعالی اپنے فضل سے مقرر

کرتا ہے ایک فرشتہ جو وہ اوس موتی کا نایب ہوکر اوسکی طرف سے تا قیامت حج کیا کریگا روایت ہے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جو کوئی بارادہ حج یا عمری کے گہر سے نکلے اور راہ مین مرجاوے
تو وہ شخص بلا حساب وکتاب آخرت کے بہشت مین جلدی چلا جاوے گا فقط

فصل دوم بیان مین شروط حج کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی جانو کہ ان شروط کی تین قسم ہین قسم اول شرط وجوب ہے جس سے
حج فرض ہوتا ہے اور وہ اوپر سات رکن کے قرار پایا پہلا رکن مسلمان ہونا دوسرا بالغ ہونا
تیسرا عاقل ہونا چوتہا آزاد ہونا یعنے غلام کسیکا نہووے پانچوان قدرت زاد وراہ پر رکہنا یعنی اسقدر
زاد وراہ ہووے کہ آنے جانے فراغت سے خرچ کرے اور سواری اور کہانے پینے مین محتاج
نہو اور اہل وعیال کو اپنے خرچ معقول تا مراجعت کے دیجاوے قرضدار نہو بہر حال فارغ البال
ہووے چہٹوین زمان حج کا ہونا یعنی ماہ شوال وذیقعدہ اور دس دن ذیحجہ کے کل دو ماہ ایام
اور یہی زمان حج ساکنان قریب اور بعید کے مقرر ہین لازم ہے کہ وہ لوگ انہین دنونمین اپنے
گہرون سے نکلین اور جو کوئی حج پر مفروض ہو اور جملہ اسباب مایحتاج پر قادر ہووے اور شاید
اوسکو کسی دوسری ضرورت مین خرچ کر دیا تو حج لازم نہین ہے ساتوین تندرست ہونا مریض
نہ ہونا قسم دوم وہ شرط ہے جنپر فرضیت حج کی موقوف الیہ ہے اور جملہ قیود حج کے منحصر ہون
اس شرط کو شرط وقوفی بہی ہین اسکی چار قسم ہین قسم اول امن راہ بہر طور نہو بنا بر آسایش جان
مال کے قسم دوم وہ شخص عازم ممنوع الحکم سلطانی اور محبوس اور خایف نہو قسم سوم اگر عورت ہو
تو وہ اپنے شوہر یا کسی شخص محرم کے ساتہ ہووے یعنے جسکے ساتہ نکاح حرام ہو اور خنثی مشکل
کا بہی حکم عورت کا ہے قسم چہارم عورت زمان عدت طلاق یا فوت شوہر خود کی نہو لیس بحالت
استجماع شروط بالا ہر شخص مشروط پر لازم بل واجب ہے کہ بذات خود یا بحالت محض عاجزے

اور معذوری دایمی کی نیا بتاً ادا ے حج کرے اور جو کسی وجہہ سے نہین کیا تو وقت مرنے
کے اپنے وارث سے بنا بر ادا ے حج کے وصیت کرے اور برخلاف اسکے کریگا اور
مر جاوے تو اوسکی گردن سے بار حج گران بکسی طور سے نہین اوترتا اور بخوبی واضح ہو کہ آج
کوئی مالدار ہی اور چند روز مین نادار ہوگیا اور بینا ہی وہ نابینا بن جاوے یا صحیح ہی مریض ہو جاوے یا اور
تندرست ہی بیمار بن گیا ان وجوہ سے بہی فرضیت حج اونکی ذمہ سے ہرگز ساقط نہوگی پس اس
صورت مین جسنے خلاف ورزی کی اور تعجیل شروط ادا ے حج مین تندہی نکی اور وہ مرگیا تو موت
اوسکی سات موت یہود اور نصاری کے اور مجوس اور ترسا کی ہوگی حدیث امام ترمذی از امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو مالک زاد راحلہ
لایق جانے بیت اللہ کے ہوا اگر اوس نے حج کی نیت ادا نکیا تو کچہہ فرق نہین ہی کہ وہ شخص
مرے یہودی و نصاری الحفیظ یہ کیسی وعید سخت اور تغلیظ بحت ہی حدیث فرمایا آنحضرت صلعم
نے کہ جو کوئی باوجود ہونے غیر مفروض اور ہونے مفروض کے ادا ے حج کیا اور اوسکے
بعد اوسپر شروط وجوب حج کے پائی گئے حج ثانی اوسکو لازم نہین ہی کیونکہ حج اسلامیہ
جو کہ عمر بہر مین ایکبار فرض ہی وہ ادا ہو چکا ہی اوس شخص سے الا چار شخص اس کو چہ سے
باہر ہین یعنے مستثنی نابالغ غلام دیوانہ کافر ان چارونکو بار دیگر حج فرض ہی حدیث
شریف مین وارد ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی حج کرے اپنی
ماں اور باپ کے واسطے تو لکھتا ہی خدا تعالی واسطے اوسکے حج مخصوص اور دیگر حج
بنا بر مادر و پدر اوسکی پس فرمایا حضور نے کہ ایک حج بہتر ہی مقتول دنیا سی اور جو کچہہ دنیا مین ہے
حدیث شریف ثانی جو کوئی کہ واسطے مردہ کے حج کرے بدون اس بات کے کہ
وصیت کیا گیا ہووے لکھتا ہی پروردگار عالم واسطے اوس موتی کی ایک حج اور واسطے حج
کرنے والے کے شرح قسم سوم کی وہ شرطین ہین کہ جسکے بغیر حج صحیح نہین ہوتا ہے
اوسکی چار قسم ہین اول قسم مسلمان ہونا کافر کا حج خواہ فرض خواہ نفل درست نہین ہے

قسم دوم احرام باندہنا بدون احرام سے کوئی افعال وارکان حج کا صحیح اور درست نہین ہوتا اور
قسم سوم ہونا ایام حج یعنے ماہ شوال وذیقعدہ تا دہم ذیحجہ واسطے طواف قدوم اور سعی حج کی
مگر طواف قدوم وسعی بدون ایام مذکورہ کے واسطے حج کے صحیح نہین ہے ولیکن فقط واسطے
طواف اور سعی عمرہ کی درست ہے قسم چہارم ہونا مکان یعنے مسجد حرام کا واسطے طواف کے اور
ہونا میان صفا ومروہ کا بنابر سعی کے شرط ضرور ہے اور واسطے وقوف یعنے ٹہرنے کی میدان عرفات اور
واسطے جمع کرنے نماز ظہر اور عصر کے مقام مزدلفہ اور بنابر جمع کرنے نماز مغرب اور عشا کی
جاے منیٰ بنابر رمی جمار اور حرم بنابر ذبح ہدایا کے واقع ہو کہ یہ ہر ہر مقام مخصوص ہے واسطے
انجام ہر کام مذکورہ بالا کے سوای اون مقام سے عمل درآمد اونکا ہون کا جائز اور صحیح نہین ہوتا

فصل سوم بیان فرائض حج واحرام اور واجبات وسنن ومستحبات ومکروہات ومحرمات ومفسدات کے

ای مسلمانون بخوبی جانو کہ اس فصل مین سات قسم ہین پہلا قسم فرائض حج اور احرام مین کہ اسمین
دو شکل ہے شکل اول بیان مین فرائض حج کہ یہ درحقیقت متعلق ہی ساتہ تین ارکان فرضیہ کے
رکن اول باندہنا احرام کا بطور طریق پہلے شروط حج ہے لہذا تقدیم اوسکے اوپر ماہ ہاے
حج کے جائز ہے ثانی رکن حج ہے مثلاً کوئی نابالغ بعد بستن احرام کے بالغ ہوا پہر واسطے
حج کے اوسکو احرام باندہنا پرضرور ہوا ورنہ اداے حج بدون بستن احرام ہرگز نہین ہوتا
اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ تو رکن حج ہے پہر تقدیم ماہ ہاے حج پرنا جائز ہی
دوم وقوف کرنا یعنے ٹہرنا عرفات مین نوین تاریخ کو ماہ ذیحجہ کی یعنے زوال یوم مذکور سے تا فجر دسوین
اوس ماہ تک قبل طلوع آفتاب کے اگرچہ ایکہی ساعت ہووے یہ فرض ہے سوم طواف زیارت
کہ اسکو طواف افاضہ بہی کہتے ہین بقدر چار بار کے فرض ہی باقی تین بار واجب ہے بخلاف امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اونکے ساتون بار فرض ہے اگر ان تینون جز سے کوئی جز باقی

رہ جاویگا حج صحیح نہوویگا اور اسکے سواے ان دو رکنون کو بھی بعضون نے شامل بفرض کیا
ہے یعنے یہ کہ ایک نگاہ رکھنا ترتیب ان تینون ارکان گذشتہ مین اور ثانی اداے کرنا ہر رکن کو
اوسکے وقت پر شکل قسم ثانی بیان مین فرائض حرام کے جاننا چاہیے کہ احرام کیا چیز ہی اور
حقیقت اوسکی کیا ہے پس معنی احرام کے حرام کردینے کے ہین بدین وجہ مناسبت رکھتا ہی
کہ حجاج پر چند چیزین حرام ہوتی ہین اور فرض احرام کی دو قسم ہین پہلا قسم بیان مین میقات احرام
کے واضح ہو کہ میقات وہ مقام کہلاتا ہے کہ جو محدود بحد شارع ہے کہ جب کوئی شخص وسجاے
خاص پر یا محاذی مین اوسکے وارد ہووے پس باندہنا احرام کا اوسپر فرض ہو جاوے بدون
بستن احرام کے جانا مکہ کو غیر واجب دیکہاوے سو قدم اوسی طرف ٹہراوے اور جہان تک
مقابلہ میقات کا صاف نظر نہ آوے تو دو منزل سے احرام باندہنا لازم ہو جاوے جیسا کہ جدہ
ہے کہ احرام واسطے حج یا عمرہ کے باندہا جاتا ہے پر ظاہر رہے میقات تین قسم کے ہین ایک آفاقی
یعنے خارج از میقات دوم میقاتی یعنے قریب میقات سوم مکے یعنے خاص مکہ والے باقی اب یہان سے
جاننا چاہیے کہ آفاقی کے میقات پانچ ہین یعنی مدنیہ والون کے واسطے ذوالحلیفہ ہے اور
واسطے ارباب عراق یعنے بصری اور کوفی اور مشرقیون کی ذات عرق اور مصریون کے واسطے
اور اشخاص شام اور مغرب کے جحفہ اور واسطے نجد والون کے قرن اور بنا بر ارباب یمن و ہندیان
کے یلم لم ہی الحاصل جو کوئی جس میقات کی طرف گذرے وہی اوسکا میقات ہے اور جانا
مکے کو میقات بدون احرام باندہے جانا حرام ہے خواہ بہ نیت حج جاوے یا عمرہ یا بذریعہ
تجارت وغیرہ کے اور پہلے میقات سے احرام باندہنا ہی صحیح ہے اور میقاتی کے پہلے
تمامی زمین حل میقات ہے یعنے درمیان حرم اور میقاتیون کے جو زمین واقع ہی وہ اونکے
لیے میقات ہے مگر اونکو احسن یہی ہے کہ اپنے گہر کے دروازہ سے احرام باندہین اور بغیر باندہے
احرام کے بھی اونکو زمین حرم یا مکے مین جانا درست ہے جو حج کا یا عمرہ ارادہ نہ رکہتے ہون ورنہ واجب ہے

واجب ہے کہ جانب حل کے پہر جاوین اور احرام باندہ کے مکے اپنے کو پہونچا دین ورنہ دم دینا لازم جانیں
اور بنا بر ارباب مکے کے واسطے احرام حج کے تمام زمین حرم کے میقات ہے پر افضل
ہے کہ اپنے گہر کے دروازے سے احرام باندہنا اور نزدیک بعضون کے زمین مسجد احرام
افضل ہے اور حطیم افضل تر اور واسطے عمرہ احرام باندہنی کو تمام زمین حل میقات ہی ولیکن مقام
حطیم افضل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ اور مقام حجرانہ نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
بسبب قیام مکہ بنیت اقامت یا بغیر اقامت مکے کی آفاقیون کے حق مین یہی حکم ہے پہر اگر باندہے احرام
حل سے مکے سے واسطے حج کے یا حرم سے عمرہ کے لیے اور میقاتی حرم سے حج کے واسطے
تو لازم ہے ہر شخص کو پہر جاوے اور احرام کو اوسکے مقام مین باندہے ورنہ گناہگار ہوویگا اور دم
لازم ہوگا اور جو آفاقی کہ زمین حرم سے مکے مین آنے کا ارادہ رکہتا ہے جو بغیر احرام کے میقات
سے گذرے تو واجب ہے کہ پہر کر اوسی میقات پر یا دوسرے میقات پر آوے اور احرام باندہ کر
جاوے وگرنہ دم لازم ہوگا اور جو میقات سے اگر احرام باندہے وہان سے تو میقات پر پہر کر آوے
احرام بستہ تلبیہ کو یان لوٹے جو تلبیہ کہا ہوا میقات سے پہرتے وقت تلبیہ نکہے تو اوسپر دم لازم
آتا ہے اور جو کوئی آفاقی حج کا ارادہ رکہتا ہو احرام باندہے اور میقات سے گذرے اوسکے
بعد حج کی موت کا اندیشہ ہو تو میقات کو نجاوے لوٹ کر بلکہ اوسی جگہ سے احرام باندہ کر حج ادا کرے
لیکن اسپر دم لازم ہوتا ہے اور جو کوئی آفاقی اپنے راہ کے میقات کو چہوڑ کر دوسرے میقات
پہونچکر احرام باندہے تو بہی جائز ہے دم لازم نہین آتا ہے اور جو کوئی آفاقی میقات سے گذر کر
عمرہ کا احرام باندہنے بعدہ اس عمرہ کو فاسد کرے تو اوس عمرہ کو قضا کرنا لازم ہے البتہ قضا
سے کے جو دم سے اوسپر میقات کے گذرنے کے سبب سے واجب ہوا تہا ساقط ہوتا ہے اور یہی
حکم اوسکو ہے جو کہ میقات سے بڑہ گیا اور احرام حج کا باندہا پہر فاسد کیا اوسکو یا وہ حج فوت ہوا
اور جو آفاقی کہ حج کا ارادہ نہین رکہتا ہے اگر بدون احرام کے مکے مین جاوے تو واجب ہے

اوسپر کہ بجالاوے حج یا عمرہ بغیر احرام کے دخول مکے سے پہر جو اوسنے احرام باندہاوہین پر
حج یا عمرہ کا ادر میقات کیطرف پہر کر نگیا اور اس حج یا عمرہ کو ادا کیا تو ادای وجوب ہوگیا لازم
آیا اوسپر دینا دم میقات کا باعث ترک حق اوسکے کے اور جو اوسنے میقات مین آکے یا
احرام باندہا اس حج یا عمرہ کا جو مکے مین بغیر احرام کے دخول سے اوسپر واجب ہوا تہا اور اوسکو
ادا کیا تو واجب ادا ہوگیا اور دم سے جاتا رہا یا احرام باندہا حج فرض یا نذر یا نفل کا یا عمرہ نذر یا سنت
کا اور ادا کیا اوسکو اوسی سال تو روا ہوتا ہی پر اوسکی ضمن مین جو باس حج یا عمرہ کا جو مکہ مین بغیر احرام کے
داخل ہونے سے اوسپر واجب ہوا تہا اگرچہ اسکی نیت نکرے اور دم بہی ساقط ہوتا ہی
یا ادا کرے حج فرض یا نذر یا نفل وغیرہ کو دوسرے سال مین تو ادا نہین ہوتا وجوب اس حج
یا عمری کا جو مکے مین احرام باندہنے کے داخل ہونے سے اوسپر لازم ہوا تہا بلکہ چاہیے
کہ اسکو علیحدہ ادا کرے فقط اور قسم ثانی کے دو جز ہین یعنے ایک اگے رکن ہے اور دوسرا
شرط ہے اور رکن کی دو صورتین ہین ایک قولی دثانی فعلی قولی جیسا کہ ساتھی نیت کے یکبار
تلبیہ زبان سے کہنا یعنے باواز بلند اور فعلی یعنے تقلید کرنا بدنی کو نیت کے ساتھہ اور چلا آنا
اوسکو ساتہہ لیکر حج کے ارادے سے اور شرط یہ ہی کہ پہلے تلبیہ کرنے سے
کی نیت کرنا حج کی یا عمری کے یا دونون کے تلبیہ اسکی متصل ہووے ایسی لفظون سے
کہ جس سے اللہ کی تعظیم ہووے مگر لبیک اللہم لبیک تا آخر بولنا سنت ہے اور امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تلبیہ فرض نہین بلکہ نیت کافی ہے پہر جو شخص نیت کرکے ساتہ
اوسکے ایکبار تلبیہ کہے گا تو محرم ہوجاویگا پہر تلبیہ کہے یا نہ کہے اور اگر بدنہ بہیجدیا تو محرم نہین ہوتا جبتک
اوس سے جا کر نملے مگر متمتع اور قارن بدنہ بہیجدینے سے محرم ہوجاتے ہین پر اوسیکی پایہ ملی
قسم سوم بیان واجبات حج اور احرام کے کہ اوسکی بہی دو شکل ہے شکل اول بیان وجوب
حج مین ای برادران مسلمانان جانو کہ وجوب حج کے ۷ ہین پہلے تجاوز نکرنا میقات سے

احرام باندہنے وقت مگر تقدیم ہو تو جائز ہے اور افضل دوسرے سعی
یعنے چلنا صفا و مروہ کے درمیان اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
سعی رکن حج ہی تیسرے صفا سے آغاز کرنا بہی قول صحیح ہی
چوتہے بے عذر کو سعی پیدل کرنا پانچوین وقوف کرنا عرفات مین نوین ذیحجہ
کو زوال سے لیکر بعد غروب آفتاب تہوڑی رات گذرے تک چھٹے شب
باش ہونا مزدلفہ مین عید کی رات کو اگرچہ ایکہی ساعت ہووے اور اکثر شب
رہنا سنت ہے اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے واجب ہی ساتوین
وقت ٹھہرنے کا مزدلفے مین دسوین تاریخ کے طلوع فجر سے تا بر آمد آفتاب
ہے درمیان اسکے گو کہ ایکہی ساعت ہووے آٹھوین پڑہنا نماز مغرب کو نماز عشا
کے ساتہ ملاکر مزدلفے میں اسکو جمع تاخیر کہتے ہین نوین رمی جمار یعنے
کنکری پہینکنا تین روز یعنے ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ مین دسوین نگاہ رکہنا ترتیب جمرہ عقبہ کی
رمی اور حلق کی درمیان یعنے اول رمی جمرہ عقبہ کے کرنا بعد سر منڈوانا
واجب ہی مفرد حج اور قارن اور متمتع پر لیکن ترتیب درمیان حلق اور طواف
زیارت کے واجب نہین بلکہ سنت ہے اور اسیطرح ترتیب
سنت ہے درمیان رمی اور طواف زیارت کے گیارہوین جن روزون
مین رمی جمار کرنا ہے او نہین دنون مین کرنا بارہوین سر منڈانا یا بال کترانا
پاؤ سر کا احرام سے نکلتے وقت تیرہوین سر منڈانا یا بال
کترواना وقت معین اور مکان معین مین یعنے حرم اور ایام
نحر معین مین چودہوین طواف کرنا حطیم کے باہر
سے بدین طور کہ حطیم طواف کے اندر آجاوے شروع
کرنا طواف کا حجر اسود سے بعضے عالمون کے نزدیک قول صحیح

سنت ہے جیسا سنتون مین مذکور ہے شروع کرنا طواف
کا اپنے سید ہے طرف سے طہارت سے طواف کرنا فرض ہویا
غیر فرض یعنے حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک رہنا حالت طواف مین ستر عورت کرنا
یعنے جس بدن کا چھپانا نماز مین زن ومرد کو فرض ہے اوسکو چھپانا اگرچہ ستر عورت فرض ہے
لیکن طواف واجبات سے ہے پیادہ پا طواف کرنا بے عذر کو بعد ہر طواف کے پڑھنا دو
رکعت نماز طواف صدر کرنا کہ اسکو طواف وداع اور طواف رخصت بھی کہتے ہین اور وہ واجب
ہے اوپر آفاقی اور میقاتی کے طواف زیارت ایام نحر مین کرنا یعنے عید کے روز اور دو روز
اوسکے بعد رمی جمار کو ذبح پر مقدم کرنا قارن اور متمتع کو ذبح کرنا ہدیہ کا قارن اور متمتع پر مقدم کرنا
قارن اور متمتع کو اوپر حلق کے ذبح کرنا ذبح کرنا ہدیہ کا ایام نحر مین قارن اور متمتع کو عرفات سے
امام کے ساتھہ نکلنا پس حکم واجبات کا یہ ہے کہ ترک کرنے سے کسی ایک واجب کے خواہ
عمداً ہو یا سہواً مسئلہ جانتا ہو یا نہو حج صحیح رہتا ہے والا عمداً ترک کرنے سے گناہ اور کراہت تحریمی
اور خوف عذاب کا ہے اور دم لازم آویگا اگر بغیر عذر شرعی کے ترک کیا ہو ورنہ نہین پر
عالمون نے استثنا کیا ہے ان واجبات سے چار واجب کے تئین کہ اگر دی ترک ہو جاوی
بغیر عذر کے تو بھی دم لازم نہین ہوتا لیکن گنہگار ہوگا کیونکہ اونکے وجوب مین اختلاف ہے یعنے
ایک بعد طواف کے دو رکعت نماز مقام ابراہیم وغیرہ مین ادا کرنا دوسرا تاخیر کرنا نماز مغرب کو مزدلفہ
مین واسطے جمع تاخیر کے تیسرا شب باشی کرنا مزدلفہ مین چوتھے شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے فقط
شکل دوم وجوب احرام کے بیان مین کہ بحث متعلق بہ دو گونہ لکھی ہے پہلا میقات یا اوسکے سامنے
کی جگہہ سے باندہنا احرام کا دوسرا دور رہنا ممنوعات سے احرام کے قسم سوم بیان مین سنن حج اور احرام
کے اور وہ شامل ہے اوپر دو شکل کے شکل اول مین بیان سنن حج کے واضح ہو کہ سنن
حج کی بہت ہین اگر وہ جو سولہ ہین پندرہ مین سے طواف قدوم کرنا ہے آفاقی پر جو مفرد حج ہو

یا قارن نہ ہے پر اور نہ مفرد عمری پر اور نہ متمتع پر ۲ شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے بحسب قول
صحیح اور ہاتھ اوٹھانا حجر اسود کے مقابل تکبیر کہنے کے وقت شروع طواف مین اور بوسہ دینا اوسکو
اول اور آخر مین ہر طواف کے اور واضح ہو کہ حدیث مین وارد ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ حجر اسود مین سے ہے خدا تعالی کا اوپر زمین کے کہ مصافحہ کرین اور اوسکے ساتھ بندے
سبب اس طور پر کہ جیسے آپس مین برادران مومن مصافحہ کرتے ہین اور جو شخص کہ بہرہ یاب بیعت
سرور عالم صلعم کا نہوا پس اوسنے ہاتھ حجر اسود مین پہونچایا تو گویا بیعت ساتھ خدا اور حبیب خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے کیا حدیث ثانی کہ حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ السلام مین جو کوئی آوے وہ ہر دو احد
روز قیامت مین افزائش بزرگی مین مثل کوہ ابو قبیس کے ہونگے اور ہر ایک اون مقامونکو
آنکھین اور زبان مین عطا ہونگے کہ وہ گواہی دینگے جو اونسے ملے ہین اور جنسے بعہد ابراہیم علیہ السلام
کی وفاداری کی ہے اوس روز کہ جس دن بنا بر حج کے بلایا ہے حدیث ثالث کہ کوئی چیز باقی
نہ ہے روی زمین پر بہشت سی مگر حجر الاسود اور مقام ابراہیم علیہ السلام اور جو وہ نہوتے کہ مشرکان
زمان جاہلیت مین اسنے اوسکو سب نے ہاتہون سے چہوتے رہتے واسطے ایسے بیماری کے
طلب شفا تک لیتے مگر وہ کہ وہ بیمار شفا پاتے ۳ خطبہ پڑہنا امام کا تین جا پہلے مکے معظمہ مین ۷ تاریخ
کو دوسرے عرفات مین ۹ تاریخ بعد زوال کے مسجد نمرہ مین تیسرا منا مین ۱۱ تاریخ کو ۴ جانا مکے
سے منا کو ۸ تاریخ کو بعد نماز فجر کی ۵ نماز پنج وقتہ ادا کرنا منا مین آٹھوین کی ظہر سے لیکر
روز عرفے فجر تک ۶ عرفے کے اکثر شب منا مین رہنا ۷ چلا جانا منا سے عرفات کو عرفے کی روز
طلوع آفتاب کے بعد ۸ غسل کرنا عرفات مین ۹ عید کی اکثر شب مزدلفے مین رہنا ۱۰
عید کے دن آفتاب طلوع ہونے کے آگے مزدلفے سے منا کو جانا ۱۱ و ۱۲ کی شب منا مین رہنا
۱۲ اوترنا ابطح مین کہ اوسکو محصب بھی کہتے ہین منا سے مکے کو آتے وقت اگرچہ
ایک ہی ساعت ہو ۱۳ رمل کرنا مرد کے اول کے تین مرتبہ مین اوس طواف مین کہ جسکی

بعد سعی ہووے ۱۴ اضطباع کرنا مرد کو اوس طواف مین کہ جسکے بعد سعی ہے اگرچہ طواف حج یا عمری کا
ہووے اضطباع کے معنی چادر اوڑہنا یون کہ دہنی طرف کی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین
کندہے پر ڈالدے ۱۵ جلد متوجہ ہونا طرف وقوف عرفات کے بعد ادا کرنے نماز ظہر و عصر کے
مسجد نمرہ مین جمع تقدیم سے پہر اسمین تاخیر کرنا مکروہ ہے پس حکم سنت کا یہ ہے کہ عمداً ترک کرنے
سے اوسکے گناہ ہے اور خوف عتاب کا اور عمل مکروہ تنزیہی ہوتا ہے لیکن دم یا صدقہ اوسکے
ترک سے لازم نہین آتا ہے شکل دوم بیان مین سنتین احرام کے اور وہ آٹھ ہین پہلی حج کے
مہینون مین احرام حج کا باندہنا اول سے کہ وہ مکروہ تنزیہی ہے خواہ حفظ نفس کی قدرت
ہو یا نہو برخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ اونکے نزدیک احرام حج کا سوا ے شہور
حج کے درست نہین ہے لیکن بغیر احرام عمری کے دوسرے اپنے شہر کی میقات
کے پاس سے احرام باندہنا تیسرے غسل یا وضو کرنا واسطے احرام حج یا عمری کے اگرچہ حیض
اور نفاس والی عورت یا نابالغ لڑکا ہووے چوتھے دو کپڑون سے زاید نہ پہنا ایک چادر ثانی
لنگی پانچوین خوشبو لگانا بدن کو آگے احرام کے کپڑون کو کہ وہ جائز نہین ہے جب اس کا
اثر باقی رہے چھٹے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کے وقت ساتوین تلبیہ کہنا الفاظ ما سورہ سے
بدون زیادت اور نقصان کے ان الفاظ مین آٹھوین جب تلبیہ کہے تین تین بار پکار کے کہتے
جانا اور اوسکو درود پر ختم کرنا قسم چہارم بیان مین مستحبات حج اور احرام کے بیچ ہے دو شکل پر ہے
شکل اول مستحبات حج مین جاننا چاہیے کہ حج کے مستحب بے شمار ہین ولیکن چند مستحب
جو ضروری ہین وہ زبان قلم پر جلوہ گر ہوتے ہین پہلے مفرد حج کو ذبح کرنا بکرے کا ہے ۲
غسل کرنا مکے مین داخل ہونے کے وقت جو آفاقی ہو ۳ غسل کرنا مزدلفے مین جانے کے وقت
مکے اور آفاقی ہر دو کو ۴ جبل رحمت کے نزدیک عرفات مین وقوف کرنا یعنے آنحضرت صلعم
وہان ٹھہرے ہین ۵ نماز ظہر و عصر کو جمع کرکے ظہر کے وقت عرفات مین اسکی شرطون کے ساتہ

جیسے جمع تقدیم کے لیتے ہین ۶ دعا کرنا کثرت سے عرفات مین اور تلبیہ کہنا کثرت سے ہر وقتون مین ۷
ٹہرنا عرفات مین پیچہے امام کے یا اوسکے قریب دہنے یا بائین طرف ۸ نحر کے روز فجر کے وقت
ٹہرنا مشعر الحرام مین جو ایک جگہ ہے مزدلفے مین اگرچہ سب جگہ مزدلفے کے موقف ہے سوائے
بطن محسر کے ۹ نحر کے روز فجر کی نماز مشعر الحرام مین ادا کرنا ۱۰ اس نماز کو اول وقت تاریکی
مین ادا کرنا ۱۱ نحر کے روز رمی جمارہ عقبہ کے کرنا بعد طلوع آفتاب کے اگرچہ آگے اسکے بعد
طلوع فجر کے جائز ہے ۱۲ طواف زیارت دسوین تک کرنا ۱۳ طواف کرنا عورتون کو رات کے
وقت پس یہ سب حکم مستحب ہین کرنے والے کو زیادہ ثواب ملتا ہے اگرچہ کم ہے فعل سنت
کے ثواب سے اور ترک مین اوسکے کچہ گناہ نہین اور دم یا صدقہ لازم نہین آتا ہے مستحب احرام
کے بہی بسیاری ہین مگر جو ضروری ہے وہ لکہا جاتا ہے واضح ہووے پہلے قبل احرام کے
غسل کرنا اور بال بغل کے اور زیر ناف کے دور کرنا اور مونچہ کترانا اور ناخن کٹانا دوم بہ نیت احرام
غسل کرنا اگرچہ بہ نیت مطلق کافی ہے سوم چادر اور لنگی نئی سفید دہوئی ہوئی ہو چہارم نعلین پہنے
کو جائز ہے پر کفش عربی و ہندی بہی درست ہے پنجم نیت زبان سے کہنا دل سے کر کے
بعد ششم نیت کرنا بعد نماز کے مصلے پر بیٹہے ہوئے ہفتم بلند آواز سے تلبیہ کہنا مردون کو مگر مسجد
حرام مین آہستہ کہے ۸ تلبیہ بکثرت بولنا بلکہ ارادہ کرنا بہر حال و بہر آوان اور در ہر مکان مخصوص
بعد نماز فرض یا نفل کے اور پچہلے پہر کو اور صبح و شام اور سواری پر چڑہتے وقت اور اوترتے
وقت اور سوتے اور جگتے اور بازار مین چلتے وقت اور باہم ملاقات کسی قافلے کی اور وقت
اوترنے چڑہنے مکان بلند کے الغرض اس سفر کے احکام مانند نماز کے احکام کے ہین
جیسا کہ درمیان دو رکعتون کے تکبیر کہنا پڑتا ہے مدام ورد زبان ایسا چاہیے کہ کہڑا ہو
یا بیٹہا ہو یا لیٹا ہو یا چلتا یا سوار یا پیدل اور ٹہرا ہو با وضو یا بے وضو جنب ہو یا حائض یا نفسہ ولیکن
طہارت ہر حال مین اولے تر ہے سوائے قضائے حاجت کے کہ مکروہ ہے ۹ باندہنا

احرام میقات سے آگے آفاقی کو بشرطیکہ ممنوعات احرام سے بچے ۱ باندہنے احرام سے
پہلے اگر عورت منکوحہ ہمراہ ہے تو اوسکے ساتھ صحبت اور ملاقات کرنا احسن ۱۱ حج کی نیت کرتی
وقت حج فرض کی نیت کرنا اگرچہ فقیر ہو ۱۲ بایام باندہنے احرام کے ذکر کرنا تلبیے مین اول ہی بار
حج یا عمرہ یا قران کو جیسا کہے لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ یا لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ یا لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ ۱۳
درود پڑہنا بعد تلبیے کے افضل درودون سے درود تشہد ہے جو نماز مین پڑہا جاتا ہے
۱۴ اور دعا یا سورہ پڑہنا لیکن درود اور دعا مین آواز کو پست کرنا ۱۵ تلبیہ بولنا کوئی چیز خوش
آنے وقت بعدہ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ کہنا ۱۶ درمیان تلبیے کے سلام
اور کلام نکرنا اور کہانا نہ کہانا اور پانی نہ پینا ۱۷ تلبیے کہنے والے کو سلام نکرنا قسم پنجم و ششم بیان بیز
مکروہات و محرمات حج اور احرام کے آٹھ انمین بہی دو شکل ہے شکل اول مکروہات و محرمات حج
مین جاننا چاہیے کہ اس مکروہات و محرمات کی بہی دو طرح ہے اول تحریمی و دیگر تنزیہی واضح ہو کہ
ترک واجب سے حج مکروہ تحریمی ہوتا ہے یعنے قریب بحرام کے اور ترک سنت سے مکروہ
تنزیہی ہوتا ہے یعنے قریب بحلال کے اور انکے سواے جو چند مکروہات اور ہین اونکو بہی
بیان کیے دیتا ہون وہ یہ ہے پہلے رمی کرنا وہان کے پڑے ہوے کنکرون سے
کہ جسکو لوگ پہینک چکے ہین ۲ دوسرے رمی کرنا کنکرون سے مسجد کے تیسرے رمی
کرنا ان کنکرون سے جو پتھر یا حرمی کے گٹھلی سے بڑی ہون چوتھے توڑنا بڑے کنکر کو چھوٹے
کنکر بنانے کو بنابر رمی کے پانچوان احرام سے نکلتے وقت یاؤ سر کے حلق یا قصر پر کتفا کرنا
چھٹے شب باش ہونا عرفہ کی شب کو منا کے سواے کسی دوسری جاگہ مین اگرچہ مکے ہو وے
پس عمل مکروہات سے ثواب کم ہوتا ہے مگر یہ خوف عتاب لگا ہے تارک سنت موکدہ کو
اور اس سے دم یا صدقہ لازم نہین آتا ہے مگر ترک وجوب سے خوف عذاب کا اور لازم ہونا
دم کا ہے اور جو چیزین احرام کے بعد ممنوع ہین وہی چیزین حج مین حرام ہین شکل دوم مکروہا

ومحرمات احرام مین کہ وہ یون ہین یعنے مکروہات احرام کے ترک کرنا سنتون کا ہے یعنے احرام
کے مکروہات یہ ہے بدن سے میل پاک کرنا اور بالون کو کنگہی کرنا اور سر اور ڈاڑہی اور تمامی بدن کو
بیر کے پتے اور صابون وغیرہ سے دہونا اور سر اور ڈاڑہی اور تمامی بدن کو کہجلانا جو بال لوٹنے
کا خوف ہووے اور چادر کو گنڈہی لگا کر باندہنا اور قبا اور عبا اور جبہ اور لبادہ کاندہے پر ڈالنا
اور لنگ کے ایک کنارے کو دوسرے کنارے سے گرہ دیکر باندہنا اور سوئی اور کانٹا سے
اوسکو باند رکہنا اور خوشبو مانند سبزہ وغیرہ کے سونگہنا اور اوسکو چہونا اور عطار کی دوکان مین
خوشبو سونگہنے کے ارادے سے ٹہہرنا اور بدن مین کسی جگہ کپڑے سے بغیر عذر کے پٹی باندہنا او کعبہ
کے پردون مین داخل ہونا جو منہ اور سر کو لگے اور ناک اور ٹہڈہی اور رخسارے کو کپڑے سے
ڈہانپنا اور خوشبو ملا ہوا کہانا کہانا اور اوندہے منہ تکیے پر سونا فقط مگر خوشبو مثل الاچی و لونگ و زعفران
وغیرہ کے کہانے مین ملی ہو کہانا درست اور جائز ہے فقط اور محرمات احرام کے دو ہین ایک کرنا
ترک واجبات احرام کا ثانی ترک نکرنا احرام کے ممنوعات کو جسکا ذکر فصل ممنوعات مین الگ ہوگا
یعنے عمل مین لانا قسم ہفتم بیان مفسدات حج اور احرام کی یہ دونو بشکل واحد کی ہے واضح ہو
جماع کرنا وقوف احرام باندہکر عرفات کے آگے حج سے ہے اور طواف کے پہلے عمرہ مین اور جو کوئی
حج مین ایسا فعل کرے تو حج اوسکا باطل ہوتا ہے اور اوسپر تین چیز واجب ہوتی ہین ایک
یہ کہ بکری ذبح کرنا دوسرے باقی افعال حج کے وقوف سے لیکر طواف وداع تک ادا کرنا تیسرے
قضا کرنا اس حج کو دوسرے سال حج کا احرام باندہکر اور جو کوئی شخص وقوف عرفات کے
بعد اور طواف زیارت کے پہلے جماع کرے تو حج اوسکا فاسد نہین ہوتا لیکن ذبح کرنا اونٹ یا گائے
کا لازم ہوتا ہے اور اگر بعد طواف زیارت یعنے چار شوط فرض کے بعد جماع کیا تو کوئی چیز لازم نہین
ہوتی ایک یہ فایدہ بہی قابل یاد رکہنے کے ہے یعنے جو کوئی حج کا احرام باندہے سب وقتنمین
تلبیہ کہے ولیکن جمرات ثلثہ کے رمی کے وقت موقوف کیسے اور طواف قدوم طواف

زیارت مین دعوات ماثورہ پڑہنا چاہیے +

فصل چہارم بیان مین حج کے آداب مین

ای بھائی مسلمانون بخوبی جانو کہ آداب حج مین کہ جب کوئی شخص حج کا ارادہ کرے ادایے دیون سے فارغ البال بہرحال ہووے اور مرد دانا اور صاحب خرد کے مشورہ سے باتباع آیہ کریمہ شاورہم فی الامر کے نکلنے کا وقت تجویز کرے اور دو رکعت نماز استخارہ یا سورہ اخلاص اداکرے دعا استخارہ بموجب حدیث کے پڑہے بعدہ اپنے گناہون سے توبہ کرے اور جن لوگون کو اوسنے رنج پہونچایا ہو اونسے معافی چاہے اور جو عبادات کہ قضا ہوئی ہون اونکو اداکرے اور اپنی تقصیر پر نادم ہووے اور ریا اور فخر اور عجب اور اپنی بڑائی کا ہرگز کچہ بہی خیال نرکہے اور نفقہ حلال کے حاصل کرنے مین بہت کوشش کرے کیونکہ مال حرام سے جو حج کیا جاتا ہے مقبول نہین ہوتا اگرچہ فرض اوترجاتا ہے یعنے ساقط ہوجاویگا اور جو مال شتبہہ ہے تو بہتر ہے کہ قرض لیکر ادای حج کرے اور اوس مال مشتبہ سے قرض کو ادا کردیوے حج صحیح ہوگا اور رفیق صالح بہم پہونچاوے مگر قرابتی سے اجنبی رفاقت مین افضل ہین اور اپنے اہل وعیال کیواسطے نفقہ رکہکے آپ بخاطر جمعی وخوشدلی سے روانہ ہووے اور راہ مین اللہ جل جلالہ کا ذکر بہت کیا کرے اور زہد اور تقوی کے لباس سے بخوبی آراستہ ہو اور غیظ اور غصے کو دل سے نکال دیوے خصائل احسن اختیار کرے اور شکل رزائل کو چہوڑ دیوے اور لوگون کی باتونکی برداشت کو اپنے مین حلم اور وقار کا پہاڑ بنا دیوے اور کلمات لایعنی اور بیہودہ گوئی نکرے اور قبیح کامون سے دست بردار ہووے اور اس سفر مبارک کی تجارت سے خالی کرے اور اسباب زائد خرید نکرے اور زاد راہ مین غیر کو شریک نکرے اور پنجشنبہ کے دن اور بعض نے دوشنبہ کے دن بہی

لکھا ہے گھر سے نکلے اور اپنے اہل وعیال کو رخصت کرتے وقت اونکی نسبت دعا کرے اور
دنیا سے سفر کرنے والے کے طور پر سفر کرے اور گھر سے نکلنے کے وقت دو رکعت نماز
نفل ادا کرکے یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ بِکَ انْتَشَرْتُ وَاِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَبِکَ اعْتَصَمْتُ
وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ رَجَائِیْ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ وَ
مَا لَا اَھْتَمُّ بِہٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ عَزَّ جَارُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِیْ
التَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَوَجِّھْنِیْ اِلَی الْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ
وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ
اور جب گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَاحْفَظْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بعدہ آیۃ الکرسی اور سورہ
اخلاص اور معوذتین ایکبار پڑہے اور سواری سے نکلے کہ پیادہ چلنے سے افضل ہی اور
جب سوار ہووے یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِلْاِسْلَامِ وَعَلَّمَنَا الْقُرْاٰنَ وَمَنَّ
عَلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

فصل پنجم بیان میں عمری کے

بہائی مسلمانو اس بات کو گوش دل سے سنو کہ عمرہ حج اصغر ہے یعنے چھوٹا حج اور اسکے بھی
فضایل نہایت ازحد ہین جیسا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ یعنے ایک عمرہ دوسرے
عمرے تک کفارہ ہے ان گناہون کا جو درمیان مین اون دونون کے ہون اور حدیث
شریف مین وارد ہے ثَلَاثُ عُمْرَاتٍ کَحَجَّۃٍ یعنے تین عمرے مانند ایک حج کے ہین اور

ایک روایت مین آیا ہے عُمْرَتَانِ کَحَجَّةٍ یعنے دو عمرے مانند ایک حج کے ہین یہ حکم غیر
رمضان کا ہے ولیکن رمضان مین ایک عمرہ مثل ایک حج کے ہے جیسا حدیث شریف
مین وارد ہے عُمْرَةٌ فِی رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا
اور سنت موکدہ بہی ہی تمام عمر مین ایکبار نزدیک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اور نزدیک
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام عمر مین ایکبار فرض ہے ولیکن زیادہ اس سے مستحب ہے بالاجماع
اور وقت اسکا تمام سال ہے مگر پانچ دنون مین جائز نہین ہے یعنے روز عرفہ اور عید و تشریق کے دنمین
احرام عمرے کا باندہنا مکروہ تحریمی ہے شرط عمرے کا احرام ہے جیسا کہ حج کے لیے اور رکن
اسکا طواف ہے بقدر چار بار کے اور واجب اسکا آخر کے تین مرتبے طواف سے اور
سعی اور حلق او قصر ہی پہر جب طواف اور سعی او حلق او قصر کیا تو احرام سے نکلا شرطین او فرضین و واجبین او سنتین عمرہ عمرے
کی وہی ہین جو حج کی ہین جیسا کہ جو چیز احرام مین اور طواف مین اور سعی مین اور حلق مین
حج کے فرض اور واجب اور سنت او مستحب اور حرام اور مکروہ ہین وہی سب چیزین اسمین بہی
واجب العمل ہین او ممنوعات اور مباحات وغیرہ احرام عمرے کے بجنسہ مانند احرام حج کے ہین
بہرحال ان دونونکے جملہ احکام الہی ہین کچہ فرق نہین ہے مگر فرق........دس چیزون مین ہے
حج اور عمرے مین سو یہ ہے جو بیان کیا جاتا ہے پہلے عمرہ فرض نہین برخلاف حج کے ثانی
یہ کہ عمرے کو کوئی وقت معین نہین یہان تک کہ تمام عمر جائز ہے سوای پانچ دن کے یعنے عرفہ
وعید و تشریق کے کہ ان دنومین مکروہ ہے برخلاف حج کے اسکا وقت معین ہے تیسرا
عمرہ فوت نہین ہوتا بخلاف حج کے کہ وہ فوت ہوتا ہے چوتہا عمرے مین نہ وقوف عرفات
کا ہے نہ وقوف مزدلفے کا اور نہ شب باشی ہے مزدلفے مین اور منا مین اور نہ رمی جمار ہے
اور نہ جمع کرنا دو نمازون کا اور نہ خطبہ ہے بخلاف حج کے کہ اس مین سب چیزین ہین پانچوان
عمرے مین طواف قدوم نہین اگرچہ معتمر آفاقی ہووے چہٹا بعد عمرے کے طواف وداع نہین مگر

اہل عمرہ آفاقی ہووے اور ارادہ سفر کا رسکے بخلاف حج کے مگر بعضون کے نزدیک عمری مین بہی
طواف وداع واجب ہے ساتوان واجب نہین ہوتا کسی خیانت سے عمری مین ذبح کرنا اونٹ
یا گای کا بخلاف حج کے کہ اسمین وہ جنابت سے واجب ہوتا ہے ایک احد اسبیلین مین جماع
کرنے بعد وقوف عرفات اور آگے طواف زیارت کے دوسری جنابت یا حیض یا نفاس
کی حالت مین طواف زیارت کرنے سے آٹھوان میقات عمری کا سکے واسطے کل حل مین تمام
زمین حل ہے اور میقات حج کا اونکو حرم ہے بخلاف آفاقی کے اور میقاتی کے کہ میقات اونکا
دونون احرام کے لیے ایک ہی ہے نوان عمری مین طواف شروع کرنے کے وقت تلبیہ
موقوف کیا جاتا ہے بخلاف حج افراد کے اور قران اور تمتع کے کہ اسمین جمرہ عقبہ کے رمی
شروع کرنے کے وقت سے موقوف کیا جاتا ہے دسوان واجب نہین ہوتا ہے صدقہ جنابت
طواف مین عمرہ کے جب تمام شوط یا اکثر یا اقل بے وضو یا بے غسل ادا کیا ہو مگر دم
بخلاف حج کے کہ اسمین اگر جنابت کیا ہو طواف زیارت مین اقل اشواط بے وضو یا بے غسل
ادا کرنے سے اور اعادہ اسکا طہارت سے نہ کیا ہو کہ اس صورت مین صدقہ یعنے آدہی صاع
واسطے ہر شوط کے واجب ہوتا ہے اور یہ فرق طواف جنابت ہونے سے ہے
پہر اگر غیر طواف مین جیسا سعی مین عمری کے جنابت ہو تو اوسکا حکم اور حج کی سعی کا حکم ایک ہی
ہے اور مفسد عمری کا جماع کرنا احد اسبیلین مین پہلے ادا کرنے چار شوط طواف عمری سے ہے
پہر اگر ایسا فعل عمری مین کیا تو اوسپر تین چیز واجب ہوتی ہے ایک بکری ذبح کرنا اور دوسری
باقی افعال عمری کے ادا کرنا تیسرے پہر دوسرے بار احرام باندسکے اس عمری کو قضا کرنا

فصل ششم بیان مین ممنوعات کے

واضح ہو کہ اسمین چہہ قسم ہے قسم اول احوالات ناجائز مین وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص احرام

حج خواہ عمرے کا باندہے تب اوسکو بہر طور لازم ہوگا کہ دور رہے رفث اور فسوق اور جدال سے
جیسا کہ تبارک وتعالے ارشاد فرماتا ہے فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ
معنی رفث کے صحیح قول سے ذکر کرنا جماع کا اور شہوت خیز باتین روبرو عورتون کے کہنا ہویا
مردون کے اور فسوق جمع ہے فسق کی اور فسق سے مراد گناہان سے ہے اور وجہ ممانعت
کی عین احرام مین یہ ہے کہ احرام بحالت گناہ کے بدتر ہے کسی اور وقت کے گناہ سے اور
مراد جدال سے یہ ہے کہ بناحق لڑائی کرنا لوگون سے بزور نفسانیت ونافہمی خودلیس ارتکاب
سے ان چیزون کے دم لازم نہین ہوتا ہے ولیکن مرتکب سخت گناہ گار ہوتا ہے اور حج قبول
نہونے کا اندیشہ ہے عدم اجابت پر اور محرم پر سوای انکے کئی چیزین حرام ہوتی ہین جوانکو
ممنوعات اور مباہات احرام سے کہتے ہین پہر اگر محرم عمداً اور بغیر عذر کے کوی حرکت ان ممنوعات
سے کر بیٹھے تو اوسکا کفارہ اور گناہ دونون عاید ہوتے ہین یعنے چاہیے کہ بعد کفارہ دینے کی
توبہ کرے اور اگر عذر یا چوک یا بہول یا جبر یا نادانی سے اس ممنوع کو عمل مین لاوے تو کفارہ
ہے اور گناہ نہین یعنے گناہ کے واسطے توبہ نہین ہوتا بہرحال ممنوعات کے ارتکاب سے
کفارہ لازم آویگا خواہ احرام کو یاد رکہا ہو یا بہولا مسلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اپنے اختیار سے ہووے
یا غیر کے جبر سے سوتا ہو یا بیدہشت ہو یا ہشیار معذور ہو یا غیر معذور قدرت والا ہو یا بیمقدور
بخلاف واجبات کے کہ اگر کوئی واجب کو عذر شرعی سے ترک کرے تو کسی قسم کا کفارہ لازم
نہ آویگا اور اگر بغیر عذر شرعی کے خواہ قصداً یا سہواً یا خطاً یا جبر وغیرہ سے ترک کرے تو بلاشک
دم لازم آویگا جیسا کہ حج کے وجوب مین اسکا مذکور ہوچکا ہے اور کفارہ تین چیز کو کہتے ہین
اول دم دینا یعنے جانور ذبح کرنا اونٹ یا گاے یا بکری نر ہو یا مادہ یہ جملہ جنایتون مین کافی ہے
ولیکن دو جنایت مین سواے گاے یا اونٹ دوسالہ ذبح کیے کی جایز نہین اولے یہ
کہ کل طواف فرض یا اکثر جنابت یا حیض یا نفاس کی حالتمین ادا کیا جاوے ثانی یہ کہ بعد وقوف

عرفات کے احد سبیلین مین جماع کیا ہووے دوم صدقہ دینا نصف صاع کیہون سے یا ایک صاع
کہجور یا جو سے مسکین کو دینا سوم تین روزے پے درپے یا جدا جدا رکہنا پس جنایات باعتبار کفارہ کے
تین قسم ہین پہلی قسم وے چیزین ہین کہ جنکے کرنے سے دم لازم آتا ہے اور دوسری قسم یہ ہے
کہ سب جنکے کرنے سے صدقہ لازم آتا ہے اور تیسرے وے چیزین ہین کہ جنکے
کرنے سے قیمت لازم آتی ہے پہر اگر بسبب عذر کے کوی جنایت محرم سے ہووے تو اختیار ہے
کہ دم لازم آنے کی صورت مین دم دیوے یا صدقہ دیوے یا روزے رکہے اور صدقہ دینے
کی صورت مین صدقہ دیوے یا روزے رکہے کفارہ اعتذاری یعنے منجملہ دم دینے یا صدقہ دینے
یا روزہ رکہنے کے کوئی امر بجالاوے پہر جب دم دیوے تو سواے حرم غیر حرم مین جائز نہین ہے
اور صدقہ دیوے تو تین صاع گندم چہہ نفر مسکین کو یعنی ہر واحد کو نصف صاع دیوے اور جو روزے
رکہے تو برابر برابر تین روزے رکہے یا جدے جدے بہی صحیح ہی لیکن عمل درآمدان دونون
کا ہر جگہہ جائز ہے اگر بغیر عذر کے یعنے دوسری وجہون سے اعنے بہول یا چوک یا اختیار
یا کفارہ اختیاری یعنے سواے دم دینے کے دوسرا چارہ نہین یا جبر سے یا خواب یا بیداری
وغیرہ مین کوی جنایت ہو تو اسکا کفارہ دم یا صدقہ مقررہ کو دینا چاہیے اور عذرات شرعی جو معتبر
ہین اونمین سے ایک تپ ہے کہ وہ کسی قسم کی ہووے ثانی سردی جو سختی ہووے ثالث
گرمی جو بکثرت ہووے رابع زخم خواہ شمشیر وغیرہ کا ہووے یا پہوڑے کا خامس تمام سر کا درد
ہو یا آدہے کا سادس جواین کثرت سے ہون بالون مین سر کے پہر ممنوعات احرام کے پانچ
چہہ قسم کے ہین جیسا اوپر مذکور ہو گیا ہے فقط قسم دوم بیان مین ملبوسات کے حکم کے جاننا
چاہیے کہ پارچہ سوزن زدہ یعنے ایسا سیا ہوا کہ بدون باندہے صرف ذریعہ سیون سے بدن یا
عضو پر محیط ہووے یا کہپ جاوے سو ایسا کپڑا پہنا محرم کو حرام ہے اور ممنوع اور ناجائز ہے جو لباس
کہ اس صفت سے باہر ہے وہ درست ہے اگرچہ سیون دار کپڑا ہو جیسے سیا ہوا کرتہ یا جامہ

یا لنگ کہ بجای لنگ کے ڈورے یا رسی سے اسکو کمر مین باندہے تو ممنوع اور حرام نہ ہوگا روزہ کفارہ عاید و واجب ہوویگا مگر مکروہ البتہ ہے احسن سے ہے کہ تہبند درجہ اقل یک ہاتہ اور چادر ۶ ہاتہ بدون سیا ہوا عمل مین لاوے اور محرم اپنے ہاتہ سے ناپے اور جب محرم حسب عادت اپنی سیا ہوا لباس ایک رات دن کامل کے قدر پہنا تو اوسپر دم دینا واجب ہوا یا اوس مدت مقدار سے کم اور بقدر ایک ہی ساعت کے ہووے تو صدقہ بطریقہ صدقہ کے دینا پڑیگا اور جو ایک ساعت سے کم ہو تو لپ بھر گیہون یا دو لپ جو ہارا جو دینا چاہیے اور جو چند روز تک پہنے ہوی رہا اور بدن سے الگ نہ نکیا اوسوقت ایکہی دم اوسپر لازم آویگا اور اگر ان دنون دم دینے کے بعد پہر ایک روز یا اوس سے زاید کپڑا بدن سے جدا نکیا جدا کر کے پہر اوسکو پہر لیا اور دوسرا دم دینا پڑیگا اور ایک ہی روز کامل مین پہنا اور نکالا دو مرتبہ تو یہ دیکہنا چاہیے کہ پہلے بار جو نکالا سو پہر اوسی کو یا دوسرے کپڑا کے پہننے کے ارادے سے نکالا ہو تو دوسرا کفارہ لازم آویگا ورنہ کفارہ ثانی عاید ہوگا اور اگر بضرورت سب اقسام کے لباس مانند قمیص اور قبا اور ٹوپ اور پگڑی اور پاجامہ کے ایک دن یا کئی دن پہنا اور سوتے وقت رات کو نکالا اور پہر دنمین پہن لیا یا بوجہ برودت کے کیی رات کو پہنا اور دن کو نکالا تو ان صورتون مین ایکہی کفارہ دینا لازم آویگا یعنے کفارہ اعتذار کہ جس مین دم یا صدقہ یا روزے جائز ہین اور دو کپڑے پہنا ایک بضرورت و ثانی بدون ضرورت کے مثلاً قمیص ضرورۃً اور موذی بدون ضرورت کے پہنا تو اول مین کفارہ اعتذار کا اور دوسرے مین کفارہ اختیار کا ثابت ہوویگا یعنے دم ہی دینا لازم پڑیگا اور اگر تپ بغنے سے ہے اور کپڑا ایکروز پہنا دوسرے روز نکالا تو ایکہی کفارہ لازم آویگا جب تک اوسکو دورہ تپ ہے اور عذر جانے کے شک کی صورت مین سے ایک ہی کفارہ ثابت ہے اور اگر ایکروز کامل عبا یا قبا کے تکمہ لگایا اور ہاتہ آستینو نمبر

داخل کیا تو ایک دم لازم آویگا اور اسیطرح ایکہی دم سے ہے اس صورت مین جو آستین مین ہاتہ نڈالا
اور تکمہ لگایا اور اگر آستین مین ہاتہ نہین ڈالا اور تکمہ بہی نہین لگایا تو کچہ لازم نہ آویگا مگر کراہیت سے ہے
اور اگر محرم کو سیا لباس پہنایا تو پہنانے والے پر کچہ نہین صرف پہننے والے پر جزا ہے اور اگر سر
اور منہ کے سوا کسی جای پر بدن سے پٹی باندہے تو کچہ بہی لازم نہ آویگا مگر مکروہ ہے اور
اگر زعفران یا کسم سے رنگا ہوا سیون کا کپڑا پہنے تو مرد پر دو دم اور عورت پر ایکدم واجب ہوگا یعنی
مرد پر ایکدم سیون کے باعث سے اور دوسرا باعث خوشبو کے ہے اور عورت پر ایکدم فقط بوجہ
خوشبو کے ہے اور اگر دو چار کپڑے جمع کرکے اس طور سے پہنا کہ پہلے دن قمیص پہنا اور دوسرے
دن پگڑی باندہا اور تیسرے روز موزے پہنے تو ہر ایک لباس کے واسطے جدا جدا دم دینا
لازم آویگا اور اگر سر یا منہ ایک روز یا ایک رات کامل سوزن دوختہ کپڑا یا بغیر اوسکے چھپاوے تو دم
لازم آویگا اور اگر ایک روز یا ایک رات سے کم ہووے تو صدقہ دینا واجب ہوگا اور اگر عورت منہ
پر نقاب ڈالے تو ایک روز اور ایک رات مین دم اور اوس سے کم مین صدقہ واجب ہوگا اور
چہارم سر و چہارم روے کا حکم کامل تمام سر و منہ کا برابر ہی اور اگر کوئی گاڑہی چیز خوشبودار مانند صندل
وغیرہ کے سر پر لگاوے تو دو دم لازم ہونگے ایک سر چھپانے اور دوسرا خوشبو لگانے کی
سبب سے اگر وہ خوشبودار نہو تو ایکدم لازم آویگا اگر پہلی چیز خوشبودار نہووے سر پر لگاوے
یا مانند گونی یا تہلا اور طشت اور لگن اور پتہر و ڈہیلا اور لوہا و پتیل اور تختے کے سر پر اوٹہاوے
تو کچہ لازم نہووےگا اگر کوئی ایکدن یا ایک رات موزے پہنے رہے تو دم اوس سے کم ہو
صدقہ لازم آتا ہے اگر موزے کو پا اونکے نیچے کے پاس سے تراش کرکے پہنا جو اوسکے پشت کی
اونچی ہڈی سے نیچی ہووے یا جوتہ اس طور کا پہنا تو کچہ لازم نہوگا فقط قسم سوم بیان خوشبو یا
کے واضح ہو کہ خوشبو لگانا بدن مین قبل احرام باندہنے کے مستحب ہے مگر نزدیک امام مالک کے
جائز نہین ہے اور کپڑون مین لگانا بالاتفاق ناجائز اور مکروہ ہے اور بعد احرام کے بدن اور

کپڑون مین لگانا خوشبو کی چیزون کا مثل مشک و کافور اور عنبر اور عطر اور اگر اور صندل اور گلاب
کا پھول تر ہو یا خشک اور زعفران اور کسم اور منہدی اور بنفشہ اور سبزہ اور موگرہ اور چنبیلی اور
نرگس اور زتیون وغیرہ کے محرم مرد اور عورت پر جائز نہین ہے کہ بدن مین یا کپڑون مین لگاوے
یا کہاوے یا سونگہے پھر اگر کوئی شخص محرم ایک عضو کامل پر یا زیادہ اوس سے خوشبو لگاوے
تو اوسپر دم لازم آویگا اگر عضو کامل سے کم ہووے تو صدقہ دینا واجب ہوگا اور مراد عضو کامل
سے مانند سر اور داڑہی اور مونچہین اور ہاتہ اور ران اور پنڈلی اور بازو کے ہے اور خوشبو کم ہو
تو اعتبار عضو کو ہے اور اگر خوشبو زاید ہے تو اعتبار خوشبو کو ہے یعنے اگر تہوڑی خوشبو کامل
عضو مین استعمال کیا یا زیادہ خوشبو ایک عضو سے کم مین استعمال کیا تو دم لازم آویگا اور اگر تہوڑی خوشبو
ایک عضو سے کم مین استعمال کیا تو صدقہ واجب ہوگا اور اگر ایک مجلس مین سب عضا کو خوشبو
لگاوین تو اوسپر ایکدم لازم ہے اور اگر متعدد مجلسون مین لگاوے تو ہر عضو کے لیے جدا
جدا کفارہ دینا پڑیگا اور اگر تمام بدن کی متفرق جگہون مین استعمال خوشبو کا کری پھر اوسکو جمع کرنے
سے ایک عضو کامل کے مقدار ہووے تو دم لازم آویگا وگرنہ صدقہ اور اگر سرمہ خوشبو دار
تین مرتبہ آنکہون مین لگاوے تو اوسپر بہی دم ہے اور اگر ایک مرتبہ یا دو مرتبہ لگاوے تو صدقہ
اور جس سرمہ مین خوشبو نہو اوسکے لگانے سے کچہ لازم نہین آویگا مگر ترک اوسکا اولے ہے
اور اگر خالص خوشبو جیسا زعفران اور مشک و کافور وغیرہ سنے ملاتے دوسری چیز مین بہت سی
کہ جس سے اکثر کہانے سے منہ بہر جاوے پکلاوے تو دم واجب ہوگا اور اگر اوس سے کم
ہووے تو صدقہ لازم آویگا اور خوشبو کی چیزین کہانے مین ڈالکر پکا کے کہاوے تو کچہ لازم
نہوگا اور اگر بغیر پکانے کے کہانے کی چیزون مین ملاکر کہاوے تو اعتبار ظن غالب کو ہے
اگر خوشبو کی چیز غالب ہے تو دم لازم آویگا اور اگر مغلوب ہے تو کچہ بہی نہین بخلاف اوسکے
کہ اگر پینے کی چیزون مین ملاکر پیے تو خوشبو کی چیز غالب ہونیکی صورت مین دم اور بحالت مغلوب

صدقہ ہے اور اگر خالص خوشبو یا کوئی خوشبو ملاتی ہوئی چیز بغیر لگانے کے زخم پر ایکبار لگایا تو
صدقہ لازم ہوگا پھر اگر زخم چنگا ہونے تک استعمال کرتا رہا تو دم لازم ہوگا اور اگر کپڑے کو عرض و
طول مین ایک بالشت سے زاید خوشبو لگی ہوا اور اوسکو ایکدن یا رات بدن پر رکھا ہو تو دم دیوے
اور اگر بالشت بھر ہو تو صدقہ اور اوس سے کم ہووے تو ایک لپ گیہون دیوے اور مانند
زعفران او رکسم کے خوشبوی سے رنگا ہوا کپڑا ایک روز پہننے سے دم اور اوس سے کم مین
صدقہ لازم آویگا اور ایکروز یا ایک رات تک چادر یا پلنگ کے پلو مین مشک یا کافور یا عنبر یا
عود باندہ رکہنے سے دم یا صدقہ لازم ہوویگا یعنے اگر وہ خوشبو اگر زاید ہے تو دم اور جو کم ہی
تو صدقہ اور جو تمام سر یا داڑہی یا ہتیلی کو منہدی سے خضاب کرے اگر وہ منہدی پتلی ہے
تو ایکدم واجب ہوگا اور اگر گاڑہی ہے تو دو دم اور اگر تمام سر کو منہدی پیسکر لگاوے گا تو مرد پر دو دم
اور عورت پر ایکدم واجب آویگا اور اگر عورت ہاتہ کی ہتیلی یا پاون کے تلوُن مین منہدی
لگاوے تو دم لازم ہوگا اور جو تیّا اور کہانس کہ خوشبودار ہووے سو اوسکا بہی یہی حکم
ہے اور جو تیل کہ خوشبودار ہووے سو اوسکو کامل ایک عضو پر ملنے سے دم اور ایک عضو
سے کم ہو تو صدقہ لازم ہوگا اور خالص تل کا تیل یا زیتون کا تیل بطور خوشبو کے بہت استعمال
کرنے سے دم نزدیک امام کے اور تہوڑے استعمال سے صدقہ ...... لازم ہوگا اور
اور اسکو کہاوے یا بطور دوا کے استعمال کرے یا پاون کے شقوق مین یا زخم کو لگاوے
یا کان یا ناک مین ٹپکاوے تو کچہ نہین اور اگر ایک محرم نے دوسرے ایک محرم کو خوشبو
لگایا تو فاعل پر کچہ نہین اور مفعول پر جزا ہے جیسا سوزن زدہ لباس پہناوے تو یہی حکم

ہے یعنے دونون کا حکم واحد ہے فقط قسم چہارم بیان مین سر مونڈانے اور ناخن
کٹوانے مین جاننا چاہیے کہ اگر سر تمام یا پاو سر اور تمام داڑہی یا پاو داڑہی اور تمام گردن کے
بال اور زیر ناف کے بال اور سنگہی لگانے کی جگہہ کے بال اور دونو بغل یا ایک بغل کے

بال اور کوئی کامل عضو کے بال مونڈے یا مونڈاوے یا اوکھاڑے یا نورہ سے پاک
کرے تو ان جملہ شکل مین دم لازم آویگا اور جو سر یا ڈاڑہی کے بال پاؤ حصہ سے کم تراشے
اور دوسرے اعضا مذکورہ کے بال پا ؤحصہ سے زاید تراشے تو صدقہ ہی لازم ہو ویگا اور جو
بال مونچہ کے کل یا تہوڑے ترشواے تو بہی حکم صدقہ کا ہے اور اگر ان سب عضا کے
بال ایکہی نشست مین نکالے تو ایکہی دم لازم آویگا اور اگر ایک عضو کو مانند سر کے چار جلسہ
مین یعنے ہر ایک نشست مین پاو سر مونڈاوے تو بہی ایکہی دم واجب ہوگا اور سر سے یا ڈاڑہی
سے بوقت وضو یا وقت کہجلانے یا ہاتہ پہرانے کی وجہ سے ایک بال سی لیکر نو بال تک نکلے
تو ایک مٹہی گندم یا ایک ٹکرا روٹی کا یا ایک کہجور واسطے ہر بال کے صدقہ دیوے اور جو
دس بال ہون دم واجب ہوگا اور اگر روٹی پکاتے وقت کسی کے بال جل جاوین اور عضو
کامل کو پہونچے تو صدقہ لازم آویگا اور جو باعث بیماری کے سر یا ڈاڑہی کے بال جہڑ جاوین
تو کچہ لازم نہ آویگا اور ایک محرم نے سر مونڈا محرم یا غیر محرم کا تو مونڈنے والے پر صدقہ اور مونڈانے
والے پر دم لازم آویگا سواے غیر محرم کے کہ اوسپر کچہ نہین خواہ وہ مونڈنے والا بحکم محرم
مونڈے یا خود جبراً یا بوقت خواب کے مونڈے ولیکن جبر اور حالت نیند کے اوسپر دم واجب
نہوگا مگر صدقہ دینا ضرور ہے اور اگر حلال محرم کا سر مونڈے اوسکے حکم سے یا بدون حکم
کے تو محرم پر دم لازم آویگا اور حلال پر صدقہ عاید ہوگا اور ایک محرم دوسرے محرم یا غیر محرم
کی موچہین مونڈے یا کتراوے یا ناخن کٹاوے تو مونڈنے والے پر صدقہ دینا واجب
ہوگا اور بفحواے ایک قول کی غیر محرم کے بال مونڈے اور اوسکے ناخن کٹا لینے سے
محرم پر صدقہ معین نہین مگر کچہ خیرات کرے اور جو محرم ایک ہاتہ یا ایک پانوں کے ناخن تراشے
یا ایک جلسہ مین دونو ہاتہ یا دونو پاؤن کے یا ایکہی ہاتہ یا ایکہی پانون کے ناخن کٹاوے
تو ایکدم لازم آویگا اور چار اعضا کے ناخن چار مجلس مین متفرق تراشے تو چار دم واجب ہوونگے

اگر چار و اعضا سے پانچ ناخن یا ہر ایک عضو سے چار ناخن تراشے تو ہر ایک ناخن کے مقابلہ
مین آدھے صاع گیہون صدقہ دیوے مگر جب دم کی قیمت کو پہونچے تو دم دینا جائز
ہوگا اور اگر ہاتہ کے یا پانون کے پانچ ناخن سے کم تراشے واسطے ہر ناخن کے صدقہ لازم
ہوگا فقط قسم پنجم بیان مین جماع اور دواعی جماع کے واضح ہو کہ جماع سے احرام اور حج اور عمرہ
فاسد ہوتا ہے پہر اگر کوئی محرم جماع قبل یا دبر مین آدمی کے وقوف عرفات کے یا آگے طواف
عمرہ کے کرے تو حج اور عمرہ ان ہر دو کا فاسد ہوتا ہے اگر وہ دونون محرم ہون اور اونپر
تین چیزین واجب ہوتی ہین جیسا بیان اسکا حج اور احرام کی مفسدات مین گذر گیا اور اگر وقوف
عرفات کے بعد یا حلق اور اگر طواف زیارت کے آگے جماع کرے عمداً یا سہواً حج فاسد نہین
ہوتا ہے اور اوسپر بدنہ واجب ہوتا ہے اور اگر بعد طواف زیارت اور آگے حلق کے جماع
کرے تو بکری لازم آتی ہے اور اگر بعد طواف اور حلق کے جماع کرے تو کچہ لازم نہین ہوتا
اور اگر کوئی محرم آگے وقوف عرفات کے یا بعد اوسکے یا دون فرج مین جماع یا معانقہ یا مباشرت
فاحشہ کرے یا بوسہ لیوے یا شہوت سے چہووے انزال ہو یا نہو اوسپر دم لازم آویگا
لیکن حج یا عمرہ فاسد نہوگا اور عورت کی شرمگاہ دیکہے یا جماع کا خیال کرنے سے انزال ہووے
یا احتلام ہووے تو کوئی چیز اوسپر لازم نہوگی اور بسبب زلق کے یعنے ہاتہ کی حرکت سے
منی نکالے تو دم لازم آویگا قسم ششم بیان مین شکار اور حرم کے جنگل کا جہاڑ کاٹنی اور جوئن وغیرہ
کے مارنے کے جاننا چاہیے کہ محرم پر حرام ہے جانور جنگل کے خواہ حل مین یا حرم مین مارنا
اور اوسکے قتل کو غیرون کو حکم یا اجازت دینا یا اشارہ کرنا اور کسی شکاری کو جاگہ جانور کے بتانا
پہر اگر اون غیر نے قتل کیا تو جزا واجب آتا ہے ورنہ نہین اور شکار کرنے والے کی اعانت
کرنی اپنی ذات سے یا ہتیار سے مانند تیر و یا بندوق وغیرہ سے اور کسی جانور کو اوسکی جگہہ
سے نکال دینا اور اوسکو بیچنا خرید کرنا پہر ان سب صورتون سے جزا لازم ہوتی ہے یعنی اوس

شکار کی قیمت اور وہ اسطور پر ہے کہ اوسکے مارے جانے کی جگہ مین یا اوسکے اطراف مین جو قیمت اوسکی اوسوقت مین دو شخص عادل ٹہرانے سے ٹہر جاوے پہر وہ شخص مختار ہے چاہئے کہ اوس قیمت سے ہدیہ قبول لیوے اگر ممکن ہے اوسکو مکے مین ذبح کرکے گوشت کو اوسکے خیرات کرے یا اس قیمت سے گندم وغیرہ کے مول لیکر محتاجون اور مسکینون کو آدہے آدہے صاع گیہون اور ایک ایک صاع جو یا چہوہارا یعنی خرمہ خیرات کر دیوے یا ہر مسکین کے صدقہ کے بدلے تین روزہ رکہے پہر تقسیم کے آخر اگر کچہ غلہ آدہی صاع سے کم گندم مین اور ایک صباع سے جو خرمہ مین رہ جاوے تو اوسکو بہی تصدق کر دیوے یا اوسکے بدلے مین بہی ایک روزہ رکہے اور جو غیر محرم شکار کو حرم کے قتل کرے تو اوسکو بہی یہی جزا ہے لیکن اوسکو روزہ رکہنا جائز نہین ہے اور شکار کو زخمی کرنے یا اوسکا کوئی عضو کاٹنے یا اوسکے بال اوکہاڑنے کی صورتون مین اسکے نقصان کے موافق جو قیمت ٹہیر گئی سو اوسکو خیرات کر دے اور جو کوئی کسی جانور کے پرون کو اوکہاڑے یا اوسکے پاؤن کاٹے اور وہ اوڑنے سے عاجز ہو جاوے یا انڈا پہوڑکے مرا ہوا بچہ اوسمین سے نکالا تو قیمت اوس جانور کی کامل اسپر واجب ہووے گی اگر کوئی محرم حل کے یا حرم کے شکار کو ذبح کیا تو کہانا اوس گوشت کا اوسپر اور غیر پر حرام ہوا پہر اگر محرم اوسکو کہاوے تو پہر اوسنے گوشت کی قیمت خیرات کرنا اوسپر واجب ہوا اور غیر محرم کہاوے تو کچہ نہین اور جو غیر محرم کے شکار کو ذبح کیا تو وہ جانور مردار ہوا اور غیر محرم کے شکار کا گوشت جو اوسنے حل مین شکار کیا اور ذبح کیا ہو محرم کو کہانا حلال ہے اس شرط سے کہ محرم نے اوسکو شکار کرنے کے واسطے حکم یا اشارہ نکیا ہو اور جو کسی کے ساتہ حرم مین داخل ہوتے وقت شکار ہووے تو چاہیے کہ اسکو چہوڑ دیوے اور اگر وہ جانور مر جاوے تو جزا لازم ہوتی ہے اور اگر اسکو کسی کے ہاتہ بیچا ہے تو پہر اوس سے مول لیکے چہوڑ دینا واجب آتا ہے اور اگر دو محرم یا زیادہ ایک

جانورکو قتل کرین حل مین ہو یا حرم مین تو ہر ایک پر کامل جزا لازم ہوتی ہی اور اگر دو شخص
غیر محرم یا زیادہ ایک جانورکو حرم کے اندر ایک ہی ضرب مین قتل کرین تو جزا اوسکی
سب پر تقسیم کیجاویگی اور اگر کوئی محرم اپنے شکار پکڑا اور دوسرے محرم نے اوس شکار کو
ذبح کیا تو جزا دونون پر لازم آویگی مگر جزا پکڑنے والے کی جانب ہی قاتل ہی کو دینا
ہووےگا اور حرم کی گھانس یا جنگلی جھاڑ کاٹنے سے قیمت اسکی واجب ہوتی
ہی جانا چاہیے بہائی مسلمانون کہ وہ مفرد پر واجب ہوتا ہی سو دونا اسکا قارن
پر اور اس قدر متمتع پر جو اپنے ساتھہ ہدی لے گیا ہی واجب ہوتا ہی اور جب
قارن میقات سے بغیر احرام کے آگے بڑھے تو مفرد کے برابر ہے
اگر محرم ہرنی کو حرم کے حرم سے باہر نکالا اور وہ نکلے بعد بچہ جنے
پہر دونون مر گئے ضمان دونون کا لازم آیا اور اگر بعد نکلنے کے ہرنی کا ضمان دیا
بعد بچہ پیدا ہوکے دونون مر جاوین تو ضمان ہرنی کا واجب ہوا نہ بچہ کا اور
ایک جوان کو مارنے سے ایک ٹکڑا روٹی کا صدقہ دیوے اگر دو تین ہووین
تو ایک مٹھی گندم دیوے اگر تین سے زائد ہوون تو آدہا صاع گندم دیوے یہ
اس صورت مین ہی کہ جب اپنے سر یا کپڑے سے پکڑ کر مارا ہو اور جو زمین سے
پکڑ کر مارا ہو تو کچھ واجب نہین ہوتا ہی اور اگر کپڑے کو دہوپ مین ڈال دیا کہ جوین
مر جاوین اور بہت جوین موئے تو اوسپر نصف صاع گندم خیرات کرنا لازم ہے
اور جو دہوپ مین کپڑا خشک ہونے کو رکھا اس نیت سے کہ جون مر جاوین یا اون
جون کو غیر کے ہاتھہ سے مروا ڈالا تو اس پر نصفی صاع گیہون صدقہ دینا واجب ہا ہے
اور اگر دہوپ مین کپڑا رکہا ہووے اور نیت جون مرنے کی نہ کیا ہووے اور
جون مر جاوین تو اسپر کچھہ ہی لازم نہین آتا ہی اور ایک تڈا مارنے سے جنس گندم
وغیرہ سے تہوڑا سا صدقہ دینا ضرور ہوتا ہی واضح ہو کہ حرم کے جھاڑ چار قسم پر ہین

پہلے وہ ہی جو آدمیون سے لگایا ہو جیسا کہ لگاتے ہین دوسرے وہ ہی کہ جو
خود بخود پیدا ہوا ہووے ویسا جو آدمی نہین لگاتے ہین پہر اونکی تین قسمون سے
جہاڑ کاٹنا اور استعمال مین لانا درست ہی اور چوتہی قسم سے بشرطیکہ تر و تازہ ہو کاٹنا
اور اوسکو استعمال کرنا کسیکو جائز نہین محرم ہووے یا غیر پہر اگر کوئی مسلمان
عاقل و بالغ اس جہاڑ کو کاٹے اور وہ کسیکے ملک مین نہووے تو قیمت اوس
جہاڑ کی دینی اوسپر واجب ہے پہر اگر چاہے اس قیمت سے گندم خرید کر مسا کین
کو آدہے آدہے صاع کے حساب سے صدقہ دیوے یا اس قیمت سی بکری
خرید کرکے ذبح کرے اور یہ صدقہ ہر جگہ پر جائز ہی اور ذبح سوا حرم کے
جائز نہین ہی اور ادا قیمت کے بعد اس جہاڑ کو استعمال مین لانا مکروہ ہے
ولیکن اگر اوسکو بیچکر قیمت کو اوسکی خیرات کیا تو جائز ہی اور سوکہا جہاڑ یا گہانس کاٹنا
اور اوسکو استعمال مین لانا محرم اور غیر محرم کو جائز ہی اور اسیطرح جہاڑ سے تازے
پتے لینا بشرطیکہ جہاڑ کو ضرر نہووے جائز ہی اور تازہ گہانس کاٹنے اور جانور
چرانے سے قیمت لازم ہووے گی ؛؛

فصل ہفتم بیان مین مباحات احرام کی

واضح ہو کہ بعد احرام کے محرم کو غسل کرنا مباح ہی آب خالص سے واسطے طہارت
کے اور اوس پانی مین کسی قسم کی خوشبو نہو اگرچہ گرم پانی ہو ولیکن بدن کو نہ ملے اور
میل دور نکرے اور پانی مین غوطہ مار کے نہانا اور کپڑے دہونا طہارت کی نیت
سے نہ جوان کے مرنے کے ارادے سے اور ہتیار باندہنا مانند شمشیر و غیرہ کے
اور کمر بند باندہنا اور کمر مین ہمیانی باندہنا اور دہوپ سے گہر یا دیوار یا دیرہ
یا چہتری کا آسرا لینا جو سر کو نہ لگے اور سرمہ لگانا کہ جسمین خوشبو نہو سنت اور

فوت طہارت کی نیت سے اور آئینہ دیکھنا اور مسواک کرنا اور دانت کو جڑ سے اوکھاڑنا
اور ٹوٹا ناخن ترشنا اور فصد کہولنا اور سینگی لگانا بشرطیکہ بال نہ مونڈے اور ختنہ کرنا
اور ٹوٹے عضو پر پٹی باندہنا منہ اور سر کے سواے اور اوڑہنا سب طرح کے
کپڑونکا خواہ سفید ہو خواہ رنگا ہو مگر سرخ اور زرد اور خوشبودار نہو اور تکیے
پر سر اور رخسار لگانا اور سر پر ہاتہہ رکہنا اپنا ہو یا غیر کا اور پہننا جوتے کا جو پاؤن
کے پیٹہ کی ہڈی اونچی سے نیچی ہووے اور دو کانون اور کپڑون اور ٹہڈ ہی
کے نیچے داڑہی اور باقی سب بدن کو ڈہانپنا سواے سر اور منہ کے اور اوٹہانا
سر پر ٹوکری اور تہلا اور طبق اور تختہ اور مانند اسکے نہ کپڑے کہ مکروہ ہین اور کہانا
اس شکار کے گوشت کا جو غیر محرم اوسکو بے اجازت محرم کے حل مین شکار کیا ہو اور
غیر محرم نے اوسکو ذبح کیا ہو اور شکار کرنا مچھلی کا اور کہانا اوس کہانے کا کہ جسمین خوشبو
کی چیزین ڈالکر پکائے ہون مانند زعفران اور لونگ اور دارچینی وغیرہ کے اور کاٹنا
یا اوکھاڑنا کہاس یا چہار کا حل کی زمین سے تر ہو یا خشک اور شعر پڑہنا اور بنانا کہ جسمین
گناہ کا مضمون نہو اور نکاح کرنا یا کردینا بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اونکے نزدیک
جائز نہین ہی بلکہ حالت احرام مین حرام ہی اور ذبح کرنا گائی اور بکری اور مرغی اور اونٹ
کا اور مارنا سانپ اور بچہو اور چوہا اور کوا اور چیل اور چیونٹی اور نا بیل اور گرگٹ اور لاندی
کا اور مارنا اون جانورونکا جو پہاڑ کہانے والے اور ایذا دینے والے ہین اور مارنا
کٹہلک اور مکہی اور مچہر اور پسو اور گوجڑ کا اور مانند اسکے اور مارنا دیوانے کتے
اور درندے کا اور کہجلانا بدنکا اسطور سے کہ بال نہ ٹوٹے اگرچہ خون نکلے اور
بیٹہنا عطار کی دوکان مین جس کے پاس کہ خوشبو ہو وے بشرطیکہ خوشبو
سونگھنے کا ارادہ نہو۔

آغاز فصل ہشتم بیان مین اقسام احرام اور احکام قران اور تمتع وغیرہ کے

اے مسلمانون بخوبی جانو کہ احرام چار قسم پر ہی پہلا احرام افراد حج کا ثانی احرام افراد
عمرے کا ثالث احرام قران کا چوتہا تمتع کا پہر نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کے ان چارون مین قران افضل ہی بعد تمتع اوسکے بعد افراد حج بعد
ازان افراد عمرہ اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے افراد حج افضل ہی پس
پیچہے تمتع اوسکے بعد قران ولیکن قران اور تمتع آفاقی کے حق مین مشروع ہی
اور میقاتی اور مکی کے حق مین ممنوع اور افراد حج اور افراد عمرہ سب کے حق
مین درست اور صحیح ہی خواہ آفاقی ہو یا میقاتی یا مکی پس افراد حج کا احرام یہ ہی
کہ حج کرنے والا میقات کو پونہچکے یا آگے سے میقات سے حج کے ماہون
مین یا اوسکے آگے فقط حج کا احرام باندہے پہر اگر حج کے مہینون سے مکے کو
پونہچا ہی تو طواف قدوم بجالا کے اسی احرام سے حج کے دنونمین حج ادا
کرے اور عمرہ ادا نکرے یا ادا کرے تو بعد حج کے دن گذرنے کی دوسرے
احرام سے عمرہ ادا کرے اور اگر حج کے مہینون سے آگے مکے کو پونہچا ہی
تو چاہیے کہ اول عمرہ ادا کرے لیکن حلال نہووے یعنی سر نہ مونڈاوے
پہر حج کے دنونمین اسی احرام سے حج ادا کرے اسطور کے احرام باندہنے
والے کو مفرد حج بولتے ہین اور افراد عمرے کا احرام یہ ہی کہ میقات کو پونہچکے
یا آگے سے میقات سے صرف عمرے کا احرام باندہے حج کے مہینون
مین یا آگے اوسکے اور ذکر کرے عمرے کو تلبیہ کہتے وقت اسطور سے لبیک
بالعمرۃ اور ادا کرے اوسکو حج کے ماہون کے سوا سے یعنی حج سے آگے
یا بعد حج کے یا اس سال حج نکرے اور عمرہ فقط بجالاوے اسطور سے احرام
باندہنے والے کو مفرد عمرہ بولتے ہین اور قران کا احرام یون ہی کہ میقات
سے یا اوسکے آگے سے حج کے مہینون مین یا اوسکے پہلے حج اور عمرے کو

ملاکر دونون کے واسطے ایک ہی احرام باندہے اور مکہ معظمہ مین جا کے
اون ارکان عمرے کے یعنے طواف اور سعی حج کے ہی مہینون مین بجالاوے
بعد دوسرے بار طواف قدوم ادا کرے اور احرام نہ کہولے یعنے سر مونڈے
بلکہ اسی احرام پر رہے پہر حج کے دنونمین ارکان حج کے ادا کرے احرام کہولے
ایسے احرام باندہنے والے کو قارن زبان درکرتے ہین پہر اگر قارن حج اور
عمرے کے واسطے دو طواف اور دو سعی ملاکر کیا تو جائز ہی لیکن گناہ ہی اور
عید کے روز یعنے دسوین تاریخ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد واسطے اوسکے
بکرا یا بدنہ ذبح کرے جو سات آدمی شریک ہوکے ایک بدنہ یعنے اونٹ ذبح
کرین تو درست ہی دم قران اسکو کہتے ہین یہہ دم واجب ہی قارن پر جو احرام
قران کا باندہے اور بعد ذبح کے حلق یا قصر کرکے احرام سے نکلے اور جسکو
بکرا یا بدنہ خرید کرنے کی قدرت نہین ہی تو تین روزے رکہے یعنے احرام
باندہنے کے بعد سے نوین تاریخ تک یہہ روزے رکہنے جائز ہین مگر
افضل اور اولی یون ہی کہ ساتوین و اٹہوین و نوین رکہے بعد نحر کے روز
یعنے دسوین تاریخ کو حلق کرے بعد ایام تشریق کے سات روزے رکہے
اور ان روزون کی نیت رات کو کرنا شرط ہی جیسا کہ قضا رمضان یا نذر مطلق
یا کفارے کے روزون مین شرط ہی اور جائز ہی کہ پی در پی رکہے یا جدا جدا مکہ
مین رہ کے رکہا ئے یا اور کہین یہ دس روزے بدل ہین دم قران کے ہین
پہر جو قارن اول کے تین روزے رکہے گا تو دوسرے سات روزے بہی
اوسکے ذمہ سی ساقط ہوتے ہین اور اسکے بدلے مین دم دینا لازم آتا ہی اور اگر
کوئی قارن مکے کو نجاکے عرفات مین جاکر ٹہرا تو عمرہ ترک ہونے سے ذبح
کرنا بکری کا اور قضا کرنا عمرے کا اسپر واجب ہوتا ہی اور اگر پہلے حلق کے بدلے

قادر ہو تو اوسی ذبح کرنا لازم ہی اور روزے رکہنا اوسکے بدلے مین جائز نہین ہی اور تمتع کا احرام یون ہی کہ میقات سے یا اوسکے آگے سے مہینونمین حج کے یا اوسکے آگے احرام عمرے کا باندہے اوسکے بعد حج کے ہی مہینون مین مکہ شریف مین پونہچکر اول طواف عمرے کا بجالاوے اور اس طواف مین حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت تلبیہ موقوف کرے بعد سعی کرے پہر حلق کرے یا قصر کرکے احرام سے نکلے پہر حج کے دنونمین ساتوین یا آٹہوین تاریخ احرام حج کا باندہ کے حج ادا کرے پہر اگر عمرہ کو حج کے مہینون سے آگے ادا کیا تو متمتع نہووے گا بلکہ مفرد عمرہ اور مفرد حج ہووے گا اور دم تمتع کا اوسپر واجب نہوگا کیونکہ عمرے کو حج کے ماہون مین ادا کرنا تمتع اور قران کے لیے شرط ہی اور اوس متمتع پر واجب نہین کہ حلق یا قصر کرکے احرام سے باہر آوے بلکہ مختار ہی کہ طواف اور سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کرے یا نہ کرے احرام باقی رکہے بعد ازان ارکان حج کے ادا کرے اسطور سے احرام باندہنے والے کو متمتع بولتی ہین پہر جو متمتع میقات سے اپنے ساتہ ہدی نہین لے گیا سو اوسکا حال یہی ہی جو مذکور ہوا اور جو متمتع اپنے ساتہ ہدی لے جاوے اوسکو حلال ہونا جائز نہین بہر حال متمتع پر خواہ ہدی چلاوے یا نہ چلاوے بکرا یا بدنہ ذبح کرنا واسطے شکر کے واجب ہوتا ہی جیسا قارن کو پہر اس دم کو دم تمتع کہتے ہین اگر بکرا یا بدنہ خرید کرنے کی قدرت یعنی مقدور نہو تو اوسکے بدل دس روزے رکہنا واجب ہوتا ہی اس تفصیل سے جو قارن کے روزے رکہنے کا حکم اور متمتع مانند مفرد حج کے ہی حج کے افعال ادا کرنے مین مگر طواف قدوم متمتع کے حق مین نہین ہی بلکہ طواف عمرے کا ہی اور وہ ملی

کرے طواف زیارت مین بعد اوسکے سعی کرے اور جاننا چاہیئے کہ افراد او ر
غیر افراد مین فرق یہی ہی کہ حج قران اور تمتع مین ذبح کرنا ہدی کا واجب ہوتا ہی
اور حج افراد مین واجب نہین اور قران اور غیر قران مین اسقدر فرق ہی کہ اگر
قارن سے ایک جنایت ہو تو دو جزا لازم آتی ہی بخلاف مفرد اور متمتع کے
ایک جنایت مین ایکہی جزا لازم آتی ہی مگر جو متمتع کہ احرام کو عمرے کے حلق
کرنے یا قصر کرنے سے یا کہول کر پہر احرام حج کا باندہے اور اوسوقت
اوس سے کوئی ایک جنایت ہووے تو اوس پر مثل قارن کے دو جزا
واجب الادا ہوتے ہین دو احرام کے باعث سے اور تمتع اور قران مین فرق
یہ ہی کہ اگر متمتع ہدی کو میقات سے مکے کو اپنے ساتہ نہین لے گیا ہے
تو جائز بلکہ مستحب ہی کہ نہ لیجاوے اور عمرے کے احرام سے نکلے
اور بعد اوسکے احرام حج کا باندہے بخلاف قارن کے کہ اوسکو عمرے کا
احرام کہولنا جائز نہین پہر اگر قارن عمرے کا طواف اور سعی کر کے حلق کیا تو
احرام سے نہین نکلتا بلکہ اوسپر دو دم واجب ہوتے ہین فقط

فصل نہم بیان مین بنا کرنے ایک احرام پر دوسرے احرام کو

واضح ہو کہ دو احرام دو حج کے واسطے یا دو احرام دو عمرے کے لیے جمع کرنا
اور عمرے کے احرام کو حج کے اعمال پر یا حج کے احرام کو عمرے کے
اعمال پر بنا کرنا اور عمرے کے احرام کی بنا حج کے احرام پر یا حج کے احرام
کی بنا عمرے کے احرام پر کرنا مکی اور میقاتی اور آفاقی کے حق مین بدعت ہی مگر
اس آفاقی کے حق مین جو قارن ہو یا تمتع کرنا ایکہی احرام مین حج اور عمرے کو
بشرطیکہ عمرے کو حج ہی کے مہینون مین ادا کرے اور بنا کرنا حج احرام کو عمرے

لے احرام پر بشرطیکہ عمرے کے طواف سے چار شوط یعنی چار دوڑ ادا نہ کیا
ہو یا بنا کرنا عمرے کے احرام کو حج کے احرام پر وقوف عرفات سے پہلے
جائز بلکہ سنت ہی کہ اسکو قران کہتے ہین ولیکن صورت اخیر مین اشارت گناہ ہی
کیونکہ اس صورت مین حج کے احرام اور اوسکے افعال مین عمرے کے افعال
حاصل ہوتے ہین پہر جب وہ دونون احرام حج کے ہون تو ادا ہر دو کا لازم
ہوگا مگر ایک ترک کرکے دوسرے سال قضا کرنا پڑے گا کیونکہ تکرار حج
کی ایکسال مین ناجائز ہی اگر وہ ہر دو احرام عمرے کے ہون تب بہی ادا کرنا دونون
کا واجب ہوگا لیکن ایک کو ترک کرکے بمرتبۂ ثانی اسی سال مین قضا کرنا لازم ہوگا
کس واسطے کہ تکرار عمرے کے ایکسال مین درست اور صحیح ہی اور باقی مذکورہ ہی
چاروں صورتون مین ہی حج اور عمرہ ہر دو کو ادا کرنا واجبات سے عائد حال
ہوگا مگر قران کی صورت کے سوا ان دوسے ایک کو ترک کرنا پڑے گا
پس ایک کو ادا کرنے کے بعد دوسرے کو ادا کرنا واجب اور لازم ہوگا
پہر اگر متروک عمرہ ہی اسکو قضا کرے ترک کرنے کی جنایت کا دم دیوے اور
جو متروک حج ہی تو اوسکو دوسرے عمرے کے ساتہ قضا کرکے دم جنایت کا
دیوے مثال ان چار صورتون کی علی الترتیب سے ہین مثال جیسا کوئی آفاقی
یا غیر آفاقی حج کا احرام باندہے حج کے طواف سے اقل شواط یعنے ایک
یا تین بار پہرنے کے بعد عمرے کے لیے احرام باندہا تو عمرے کو چہوڑ
دیوے اور بعد ادائے حج کے عمرے کو قضا کرے اور دم دیوے مثال
جیسا کہ مکی اور میقاتی عمرے کا احرام باندہ کر اوسکے طواف کثر اشواط پہرنے
کے بعد حج کا احرام باندہا تو اس حج کو چہوڑ دے اور اوس عمرے کو ادا کرنے
کے بعد حج کو قضا کرے اوسی سال یا دوسرے سال ساتہ دوسرے عمرے کی

اور دم دیوے دوسرے مثال جیسا کہ آفاقی یا غیر آفاقی مکی ہو یا میقاتی حج کا احرام باندھا اور
اسکے طواف سے کوئی شوط ادا نہ کرکے پھر عمرے کے احرام کو باندھیں عمرے
کو ترک نہ کرے بلکہ عمرہ بجا لاکے حج ادا کرے اسصورت مین آفاقی قارن ہوگا
مگر اوراوپر دم شکر اور غیر پر جنابت کا واجب ہوگا مثال جیسا کہ مکی یا میقاتی عمرے
کا احرام باندھکے اوسکے طواف سے کوئی شوط نہین پھر سکے حج کا احرام باندھی
تو عمرے کو ترک کرے او حج ادا کرکے اس عمرے کو قضا کرے اور دم دیوے
اور اگر اس عمرے کے طواف سے چار شوط پھرنے کے بعد حج کا احرام کیا
ہی تو حج کو چھوڑے اور اس عمرے کو ادا کرنے کے بعد حج کے تین دوسرے
عمرے کے ہمراہ قضا کرنا ضرور ہی اور دم دینا بھی واجب اور لازم ہوگیا اور اگر عمرے
کو چھوڑکر حج ادا کیا تو قضا فقط عمرے کا واجب اور لازم ہوگیا اور دم بھی دینا لازم
آوے گا اور جو حج اور عمرے دونون کو ادا کیا ملاکر تو بھی جائز ہی مگر دونون کو
جمع کرنے سے دم جنابت واجب الحال ہوگا پس یہ حکم بنا بر مکی اور میقاتی سکے
خاص ہی مگر آفاقی جو قارن ہی اسی صورت مین کہ عمرے کے طواف سے
چار شوط ادا کرنے کے آگے حج کا احرام باندھا ہی تو اس کے حق مین سنت
ہی کہ حج یا عمرے کو ترک نکرے بلکہ عمرے کو ادا کرکے حج گذارے یا حج اور
عمرے کی افعال ہر طرح جمع کرکے بجا لاوے پس اسپر بھی دم قران واجب
ہوگا ولیکن یہ دم دم جنابت نہین بلکہ دم شکر ہی اور اگر اوس نے چار شوط ادا
کرنے کے بعد حج کے احرام باندھا ہی تو قارن نرہیگا بلکہ مفرد حج ہو جائے
گا پس اسکا حکم مکی اور میقاتی کا ہے فقط

فصل دہم بیان مین طواف حج اور جنابات طواف اور سعی

اور وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ اور رمی جمار اور ذبح ہدایا وغیرہ سے کے ہے

اے برادران مسلمانون اپنے گوش دل سے بخوبی سنو اور جانو کہ حقایق اس کے آٹھ اقسام پر حاوی ہین

پہلی قسم بیانون مین طواف حج کے ہی

واضح ہو کہ طواف کعبہ مکرمہ کے گرد پہرنے کو کہتے ہین اور ہر طواف کے ساتہ پہیر ہین اور ہر پہیر کو شوط عرب مین کہتے ہین سو اوس طواف کے تین طرح ہین اول طواف قدوم جو بلفظ تحیت اور لقا کے ہی زبان زد ہی سو وہ سنت موکدہ ہی میقاتی اور آفاقی پر جو مفرد حج یا قارن ہووے ولیکن مکی اور متمتع اور مفرد عمرے پر سنت نہین اور اسکی صحت کا وقت دخول مکہ ساتہ احرام کے ماہ ہائے حج مین پس جو کوی طواف قدوم نکر کے عرفات مین جا ٹہرا تو وقت اوسکا فوت ہوا دوم طواف زیارت ہی کہ جو ساتہ طواف رکن اور طواف افاضیہ کے ہی نامزد ہے سو یہ طواف سب لوگ پر فرض ہی مگر مفرد عمرہ پر فرض نہین اور اوسکے صحت کا وقت عید کی طلوع فجر سے تحریک ہی یعنی انتہا بارہوین کے غروب آفتاب تک سیوم وداع ہی جو طواف صدر بہی کہاتا ہی یہ طواف واجب اور پر آفاقی کے ہر گونہ ہی یعنے بحالت ہونے حج مفرد یا متمتع یا قارن اور وجوب نہین اوپر مفرد عمرہ یا مکی خواہ میقاتی پر اور اوسکے جواز کا وقت بعد طواف زیارت کے ہی پہر اوسکو ایام نحر مین بجالاوین یا بعد اوسکے مگر مکی سے نکلتے وقت نیت سے رخصت کے بجالانا مستحب ہی اور ان تینون طوافون مین نیت طواف کی کرنی فرض ہی اور ہر طواف مین چار شوط فرض ہین اور باقی تین شوط واجب اور ان طوافون کے واجبات اور سنن حج کے واجبات اور سنن مین درج کیے گئے ہین وہان سے ہر شایق کو مفصل اور مشرح حالی خاطر کے ہوگا

اور جاننا چاہیے کہ اضطباع اور رمل طواف قدوم مین سنت موکدہ ہی لیکن اوسوقت
سے کہ حج کرنے والا بعد اس طواف کے سعی کرے اگر سعی نکرنا ہی تو اضطباع
اور رمل بہی اس طواف مین نکرے کیونکہ اس شخص کو اختیار ہی کہ حج کی سعی کو بعد
طواف قدوم کے بجالاوے یا بعد طواف زیارت کے ولیکن افضل بعد طواف
زیارت کے ہی اور اگر طواف قدوم کے بعد سعی کیا ہی تو طواف زیارت کے
بعد کرنا درست نہین ہی پہر اضطباع اور رمل اوس طواف مین سنت ہوگا کہ جسکے
پیچھے سعی پائی جاوے پس طواف عمرے مین اضطباع اور رمل بغیر شرط کے
سنت ہی اور طواف وداع مین نہ اضطباع ہی اور نہ رمل اور نہ اوسکے بعد سعی
ہی اور ہر طواف کی دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہی مگر اوسکو مقام ابراہیم کے پاس
ادا کرے افضل ہی اور ان دو رکعتون کو مکروہ وقتون مین نہ پڑہے اور مکروہ ہی
طواف کرنا نعلین یا موزہ پہنے ہوئے اور مکروہ ہی طواف کرنا نماز فرض اور خطبہ
جمعہ کے وقت اور جو درمیان طواف وضو جاتا رہے تو مناسب ہی کہ وضو کرکے
بقیہ طواف بجالاوے اس صورت مین صدقہ اوسپر کسی چیز کا واجب نہین ہوتا ہے
حدیث فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی طواف کعبہ شریف روز
گرما مین سات بار کرے اور برہنہ سر ہووے اور ہر نوبت مین حجر اسود کے
پاس پہونچے اور اوسکو بوسہ دیوے مگر یہ کہ اوسوقت کسیکو ایذا نہ پہونچے اور کلمات
دنیاوی نہ کہے بجز ذکر اوتعالے شانہ کے سو بعدد ہر قدم کے رکہنے اور اوٹہانے
ستر ہزار نیکوئیان اوسکے واسطے لکہی جاوین اور ستر ہزار حسنات اوسکے بلند کیے جاوین
اور اوسکے نامۂ اعمال سے ستر ہزار برائیان محو کی جاوین حدیث فرمایا آن سرور
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو فرشتہ لوگ کسی کے ساتہ مصافحہ کرین
ہر آئینہ ساتہ غازیان یا نیکی کنندگان یا مادر و پدر خودش کے یا جو کہ طواف

گرد کعبۂ مکرمہ کے کرین حدیث فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ
گرد مین کعبۂ معظمہ کے ستر ہزار فرشتہ ہین کہ آمرزش چاہتے ہین اون کے
واسطے جو طواف کرین حدیث فرمایا آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے کہ طواف کرنا ہر آئینہ درآنا ہی رحمت پروردگار عالم مین بدرستیکہ
خداوند تعالی مباہات کرتا ہی طواف کرنے والے کعبۂ مکرمہ کے ملائکان
پر حدیث فرمایا جناب رسول خدا تعالی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
کہ طواف بہت کرے پہلے اوس سے کہ حایل ہووے درمیان تمہارے و
درمیان کعبۂ شریفہ یعنے گویا کہ دیکھتا ہون حق مرد ہی را کہ آدم سر ہی
و پاکنج خانۂ کعبہ مین بیٹھا ہی اور باہر کرتا ہی ایک ایک سنگ اوسکے کو اور
بہی فرمایا ہی کہ جو کوئی دو رکعت نماز مسجد حرام مین ادا کرے وہ ایسا ہی
کہ ہزار رکعت میری مسجد مین ادا کیا ہو یعنے مسجد مدینہ مین اور ایک رکعت نماز
میری مسجد کی افضل تر ہی اوس سے جو ہزار رکعتین غیر وہان کے پڑہی
جاوین حدیث فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے
برابر ہی کہ زیارت کیا اوسنے میری میری حیات مین اور زیارت کرنے
والا میرا جاوے کہ اوسکو اجر کنا ہی ہر آئینہ میری قبر پر واسطے زیارت کے
آوے غرغرون یعنے نبرد وہیجو عرابۂ طفلان ۔

قسم دوم بیچ بیان طواف کی جنایات مین

ای برادران مسلمان بخوبی جانو بلکہ اسباب مین قاعدہ کلیہ پہچانو کہ طواف فرض کلی
ہی یعنے ساتون پہیرے یا اکثر چار پہیری پر ساتہ جنابت یا حیض یا نفاس کے
بجالایا جاوے تو بدنہ لازم ہوگا اور جو کوئی اقل تین پہیرے یا اس سے کم

بحالت جنابت کے اسی طواف سے اور کل یا اکثر بے وضو ادا کیا تو دم اوسپر
واجب آیا بکرا کرنے کا اور جو اسی طواف سے تین مرتبہ یا اوس سے کم
بے وضو پھرا تو ہر پھرنے کے بدل آدہا صاع گیہون مسکین کو صدقہ دینا
ضرور پڑے گا اور جو اسی طواف مین تین بار ہی یا کم اوسکے ترک کیے
جائین تو ذبح بکرے کا لازم آیا اور اسی طواف کے کل یا اکثر کی تاخیر سے
ذبح بکرے اور اقل کی درنگی سے صدقہ واجب الحال ہوتا ہی مسئلہ پس اعادہ
طواف فرض کا اوپر محدث کے ساتھہ طہارت کے مستحب ہی جب ایام نحر
مین اعادہ کیا یا اوسکے بعد ساقط الدم ہو جاوے گا اور جنب پر واجب ہے
طہارت سے اعادہ کرنا اوس طواف کا ولیکن بدنہ یا دم اوسوقت ساقط ہو جاوے
گا جبکہ ایام نحر مین اعادہ کیا جاوے اور زمان نحر کے بعد اعادہ کرنے سے
بصورت وجوب ہدیہ بدنہ ساقط ہو جاوے گا مگر بظہور تاخیر طواف کے اوسپر
دم دینا واجب آوے گا یعنے ذبح بکرا اور بحالت وجوب دم کے دم بہی ساقط
ہو جاے گا ولیکن ہر شوط کے بدل مین آدہا صاع گیہون محتاج کو دینا پڑے
گا ضرور اور جسی شخص نے اس طواف کو پارچہ نجس سے کہ اوسمین قدر درم سے
زاید آلودہ تہا نجاست ادا کیا تو جائز مگر مکروہ ہی اور دم واجب نہوگا اور جو
اوس طواف کو بدون ستر عورت کے ادا کرے تو اوسپر اوسکا پہیرنا واجب ہی
ورنہ دم دینا اوسپر واجب ہوگا مسئلہ اور طواف غیر فرض یعنے طواف قدوم
یا صدر کو کل یا اکثر کو بے وضو ادا کرنے سے صدقہ اور بحالت جنابت کی
کل یا اکثر کے عمل در آمد سے دم دینا اور اقل سے صدقہ لازم آتا ہی اور جملہ
طواف غیر فرض یا اوسکے اکثر کے ترک کرنے سے ذبح بکرا واجب آوے
گا اور اوسکے اقل کے ترک سے صدقہ مسئلہ پس طواف غیر مفروض کا اعادہ

محدث پر ساتہ طہارت کے مستحب اور مجنب پر واجب اور بصورت کرنے اعادہ
بطہارت اوسکے واسطے کچہ واجب نہوگا مسئلہ جس نے طواف زیارت ساتہ جنابت
کے ادا کیا اور اعادہ اوسکا ساتہ طہارت کے نکر کے طواف صدر آخر ایام تشریق
کے بطہارت بجالایا تو طواف ثانی ساتہ طواف اول یعنے زیارت کے بدل
جاے گا اور طواف ثانی یعنے صدر جاتا رہے گا سوا اس طواف متروک کے
عوض مین اوسپر دم دینا بالاتفاق واجب ہووے گا اور نزدیک امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کے تاخیر کرنے سے طواف زیارت کے بہی دوسرا دم بہی
لازم آتا ہی مسئلہ جو شخص کہ طواف زیارت بغیر وضو اور طواف صدر با وضو آخر
زمان تشریق مین بجالاوے تو اوسپر ایکہی دم واجب آتا ہی مسئلہ جو شخص طواف
زیارت بدون وضو اور طواف صدر بحالت جنابت عمل مین لاوے گا اوسپر
دو دم آوینگے واجب یعنے ایک بعوض زیارت اور ثانی بعوض صدر کے
مسئلہ جو شخص کہ ان دونون طواف کو ترک کرے گا اوسپر اوسکی عورت حلال نہو گی
تا وقتیکہ مستعد ہو کر ان دونوں کو ادا نکرے گا پہر اوسکے بعد باعث تاخیر بزیارت
اوسپر دم واجب ہی نہ بسبب ورنگی طواف صدر کے کسواسطے کہ اوسکا کوی وقت
معین نہین ہی مسئلہ طواف زیارت چہوڑ کے طواف صدر بجالانی کے صورت
مین یہ طواف اسکا بدل ہو کر بسبب متروک ہونے کے ایکدم اور طواف
زیارت کی تاخیر سے دوسرا دم واجب ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے
تین کرت کئے جاوین اور طواف صدر تمامیہ ادا ہووے تو چار کرت صدر سے
زیارت مین جاتے رہین گے اور طواف زیارت صحیح ہو جاوے گا
ولیکن بلحاظ تاخیر اس طواف کے اوسپر ایکدم لازم الحال ہوگا اور بسبب ترک
چار کرت طواف صدر کے دوسرا دم بہی عاید ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے

چار کرت عمل مین لایا جاوے اور طواف صدر پورا کیا جاوے تو صدر سے تین کرت زیارت مین لاحق ہوکر طواف زیارت صحیح اور کامل کیا جاویگا مگر اوس تین کرت کے درنگی کی باعث ایک صدقہ اور تین کرت اوسکے چہوٹ جانے کے سبب سے دوسرا صدقہ واجب ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے تین کرت اور طواف صدر سے بہی تین کرت بجالائے جاوین تو یہ چہون شوط داخل زیارت ہونگے پہر بوجہہ ترک ہونے ایک کرت زیارت کے ایکدم اور باعث ترک جملہ شوط طواف صدر کے دوسرا دم لازم ہووے گا مسئلہ اگر دونون طواف سی چار چار کرت عمل درآمد ہووے تو صدر سے تین کرت زیارت مین ملکر وہ پورا اور صحیح ہو جاوے گا اور بوجہہ تاخیر کے صدقہ اوسپر لازم ہوگا اور بوجہہ چہوٹ جانے چہہ کرت کے طواف صدر سے دم عاید ہوگا مسئلہ جو کسی نے طواف زیارت کے واسطے چار شوط پہرا اور طواف صدر کے لیئے کچہہ بہی نہین کیا تو اوسکا حج صحیح ہوگا بسبب اداے فریضہ کے لیکن اوسپر دو بکریونکا ذبح کرنا لازم ہوگا ایک بوجہہ نقصان زیارت کے اور ثانی بلحاظ ترک ہوجانے صدر کے سو چاہیے کہ اون دونون بکریونکو دوسرے سال ہنا مین بہیجدے کہ ذبح کیجاوین مسئلہ جو عمرے کا طواف بحالت حدث یا جنابت کے ادا کیا جاوے اوسکا اعادہ لازم ہی وگرنہ ہر دو صورت بکری ذبح کرنا لازم آوے گا مسئلہ طواف راکب اور محمول کا بعذر شرعی درست اور صحیح ہی بغیر دم کے اور جو عذر شرعی نہو تو بہی درست ہی مگر دم دینا لازم آوے گا فقط

قسم سیوم بیان مین سعی کے اور اوسمین تیرہ شروط مین

جاننا چاہیے بہائی مسلمانون کہ سعی ارکان حج سے رکن واجب سے ہی اور سعی

کہتے ہین درمیانین صفا اور مروہ کے دوڑنے کو یعنی پہرنے کو ایسا کہ صفا
سے مروہ مین آوے اور مروہ سے صفا مین جاوے سات بار اور ہر ایکبار کو شوط
کہتے ہین پہر اونمین چار بار فرض ہی باقی تین بار واجب جیسا کہ تفصیل بیان اسکا
طوافون مین بہی درج ہی پہر جو کوئی آدمی چار کرت ترک کرے تو ہرگز سعی نپائی
جاویگی اور دم لازم آویگا اور جو تین کرت چہوڑ دیوے تو واجب ترک ہوگا پس
بمقابلہ ہر کرت نصف صاع گندم محتاجونکو دینا ضرور ہی شرط دوم سعی پائی جاوے
مقام صفا اور مروہ کے بیچ مین اور دوسری جاگہہ کی سعی جائز اور صحیح نہین ہی شرط
سوم چاہیے کہ سعی بعد طواف کعبہ کے کیجاوے پہر جو کوئی قبل از طواف
کے سعی کیا تو درست اور جائز نہین ہوگا اسواسطے کہتے ہین کہ جب مکی حج
کا احرام باندہے اور طواف زیارت سے پہلے سعی کرنا چاہیے تو ضرور ہی
کہ اول طواف نفل بجالا کر سعی کرے بعد طواف زیارت ادا کرے بغیر سعی
کے کسواسطے کہ مکی کے حق مین طواف قدوم نہین ہی شرط چہارم احرام
حج یا عمرے کا اسکے مقدم ہووے شرط پنجم واجب ہی یعنے جو سعی کہ
مناسک حج ہی وہ موقوف ہی حج کے مہینون پر یعنے وقت اوسکا حج کا مہینہ
ہی بخلاف اس سعی کے جو عمرے کے واجبات سے ہی کہ وقت اوسکا
معین نہین بلکہ تمام سال اوسکے واسطے وقت ہی شرط ششم کہ اکثر مسافت صفا
اور مروہ کے جو درمیان مین ہی طی کیجاوی پہر جو بمقدار دو ثلث کے راہ باقی
رہ جاوے تو سعی جائز نہوگی شرط ہفتم واجب ہی سعی مین شروع سعی کا کری
صفا سے اور مروہ پر ختم کرے پہر جو کہ مروے سے آغاز کیا تو اول کرت حساب
مین نہ آویگا بلکہ اوس ایک کرت کا دوہرانا چاہیے اور اعادہ نکیا تو نصف صاع
گندم صدقہ دیوے شرط ہشتم اور تین شوط اخیر کے واجب سعی سے ہین

فوت نہین ہوتا ہی کیونکہ عمرے کا وقت تمام سال ہی جب چاہے ادا کرے
شرط ہفتم اوس روز نماز عصر کو ظہر کے وقت نماز ظہر کے ساتہ ایک اذان
اور دو اقامت سے ملا کے ادا کرنا سنت ہی کہ جسکو جمع تقدیم کہتے ہین
اور یہ نماز بعض کے نزدیک مستحب ہی ساتہ چہہ شرطون کے پہلی یہ کہ
احرام حج کا ظہر اور عصر کے آگے پایا جاوے پہر کوئی ظہر کو بغیر احرام
کے ادا کرے اور اوسکے بعد احرام باندہ کے نماز عصر کو ظہر کے وقت پڑہے تو
ہرگز جائز نہین شرط ثانی ظہر کو نماز عصر سے قبل ادا کرنا چاہیے پہر جو کوئی
بہول سے نماز عصر کو نماز ظہر سے آگے ادا کرے بعد نماز ظہر پڑہے تو یہ
جمع صحیح نہوگی بلکہ عصر کو اسکے وقت مین پہر اکر پڑہنا ضرور ہیے شرط سوم یہ کہ
وقت ہونا یعنے عرفے کا روز پایا جانا شرط چہارم ہونا مکان یعنے جاگہہ عرفات
کے شرط پنجم ہر دو نماز کے واسطے جماعت ہونا پہر جو کوئی ان دونون نمازون
کو یا ایک کو تنہا ادا کیا تو عصر جائز نہین ہو گی اسکے وقت کے آگے شرط ششم
دونون نمازون مین سلطان یا اوسکا نائب امامت کو ہونا چاہیے پس اگر
سلطان یا نائب کے سوا ے کوئی شخص ان دونون نمازون مین یا ایک مین
امامت کیا تو جائز نہین ہی اگر عرفہ اور جمعہ ملکر آوے تو جمعے کی نماز وہان پر
نہ پڑہنا چاہیے کسواسطے کہ جمعے کی نماز عرفات مین صحیح نہین ہووے گی
کیونکہ وہ مقام قصر نہین ہی بخلاف منا کے نماز جائز ہی اور مستحب ہی کہ عرفات
مین جاتے وقت ضبیب کہ نام پہاڑ ہی اوس راہ سے جاوے اور آتے وقت
مازمین کی راہ سے آوے فقط واضح ہو کہ مقام عرفات جا مستجاب الدعوات
ہی جو دعا کہ مانگے پروردگار عالم اپنے فضل اور عنایات سے اوسکو قبول
اور منظور فرماتا ہی حدیث فرمایا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کہ جو کوئی

یک نظر کعبہ مکرمہ پر کرے گناہان اوسکے معاف ہوجاوینگے اگرچہ وگناہ بعدد
کف دریا کے ہوون یا برابر ریگ بیابان کے اور جو روز عرفہ ہو اور خلق تہرنے
کو عرفات مین حاضر اور آمادہ ہوون اوسوقت رحمت خدا تعالے کی نزدیک اون
خلق کے عاید ہووے اور آسمان دنیا پر نزول فرماوے اور اوسکے بعد جملہ
دروازے آسمان کے کہل جاوین پس خداے تعالے مباہات فرماوے
اور حاجیان کے واسطے فرشتگان کو اپنے کہے کہ دیکھو میرے بندے
سب آئے ہین ژولیدہ بال اور آلودہ گرد پر روے رستون دور و دراز
سے بامید مغفرت ہم پاس بدرستیکہ جملہ گناہ ان لوگون کے بخشدیا مین نے
اور منادی دو یعنے کہہ پہرو کہ میرے بندے سب جاؤ اور جانو کہ ہمیشہ کو
مین نے تم سب کے گناہان بخشا اور تمہارے سب گناہونکو معاف فرمایا
جس شخص کی لئے چاہو شفاعت کرو اگرچہ اونکے سب گناہ گنتی مین مانند ریگ
بیابان وکف دریا وبعدد ستارگان آسمان اور بعدد قطرہای باران کے ہووین
سو سب کا سب مین نے بخشا کیونکہ ہم ارحم الراحمین ہین اور رحمت میری سب
چیزون پر پہونچتی ہی یعنے کل شی پر محیط ہون حدیث فرمایا آنحضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ حج اسلام ادا کرے تمام گناہ اوسکے بخشے جاوین
پس اوس پاس فرشتہ آوے اور اپنا ہاتھ اوسکے دونون شانون کے درمیان
مین رکہے اور کہے کہ ای بندۂ بسیار گنہگار تیرا کار گذشتہ تیرا ساتھ کفایت کے
انجام پایا اور کبہی کوئی ذریعۂ معافی گناہ بزرگ تر کا اوس سے نہین ہی کہ
ہرگاہ بندہ عرفات سے پلٹ جاوے گناہ سب اوسکے عفو ہو دین اور پہر کہے
کہ بخشا گیا گناہون سے خدا تعالے کو ایک نوع کی رحمت ہی کہ ہرگاہ بالاے
زمین نزول اجلال فرماتا ہی دس جزو ہوتا ہی تو جزو نصیب اہل سکے کے

اور ایک جزو نصیب تمام اہل عالم سے کے فقط

قسم پنجم بیان مین حقایق مزدلفے کی

جاننا چاہیے ای بہای مسلمانون کہ تاریخ نوین کو پس از غروب آفتاب عالمتاب حضاران عرفات عرفات سے مزدلفے مین اوین جب قریب پونہچین سواری سے اوترین اور غسل کرین اور پیاده وہان سے چلکر مزدلفے کو آوین اور وہان پر بتغیر یا خیر سے نماز مغرب اور نماز عشا کو عشا کے وقت مین ایک اذان و اقامت سے پڑہین یعنے پہلے نماز مغرب نیت ادا پہر نماز عشا دونون جماعت سے اور سنت مغرب اور عشا اور وتر کو بعد ازان ہر دو نماز کے ادا کرے اسکو جمع تاخیر کہتے ہین یہ جمع واجب ہی مزدلفے مین عشا کے وقت اس شخص پر جوان دونون نمازون کے لیے آگے حج کے احرام باندہا ہی اور پہلے ان نمازون کے عرفات مین جا ٹھہرا ہی اور اس جمع اور جمع تقدیم مین اسقدر فرق ہی کہ وہ سنت ہی اور یہ واجب ہی خاص مقام مزدلفے مین اور اوس جمع مین جماعت شرط ہی اور اسمین جماعت شرط نہین مگر افضل ہی اور اوسمین امامت کے لیئے سلطان یا نائب شرط ہی اور اسمین شرط نہین ہی اور اسمین خطبہ پڑہنا مسنون ہی اور اوسمین نہین ہی اور اوسمین ہر نماز کی اقامت جدی جدی ہی اور اسمین دونون نمازون کے واسطے ایکہی اقامت ہی پہر وہان تمام شب رہنا سنت ہی موکدہ اور اوس شب مین نماز اور اذکار اور درود اور تلاوت قرآن اور تلبیہ اور ادعیہ مین مشغول رہے اور پہر روز عید فجر کے طلوع ہوے اور بعد مزدلفے مین ہی ٹہرنا واجب ہی اگرچہ ایکہی لحظہ ہووے اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک سنت ہی لیکن ہمارے امام کی نزدیک

نزدیک فجر کے وقت سے طلوع آفتاب کے قریب تک ٹھہرنا سنت ہی موکدہ
اور طلوع فجر کی بعد نماز صبح کو تاریکی مین یعنے اول وقت مین ادا کر کے امام کی
ساتھ جبل قزح پر کہ جسکو مشعر الحرام کہتے ہین ٹھہرنا مستحب ہی پھر اگر کوئی طلوع فجر کی
پہلے وہان پر نہ ٹھہرے کے نکلا یا بعد طلوع آفتاب کے وہان ٹھہرا تو معتبر نہوگا
اور دم لازم آوے گا اور مزدلفے سب موقف ہی مگر بطن محسر کہ وہ مزدلفے
مین داخل نہین ہی پھر اوس جگہہ رہنا معتبر نہوگا اور جب مزدلفے مین ایک لحظہ ٹھہرنا
واجب ٹھہرا پھر ٹھہرنے والا خواہ جاگتا ہو یا سوتا ہو شیار ہو یا بے ہوش مست ہو
یا دیوانہ راغب ہو یا مجبور مزدلفے کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو پاک ہو یا ناپاک حایض
ہو یا نفسا تو اوس سے واجب ادا ہو جاوے گا اگر یہ وقوف ترک ہو تو دم لازم
ہوگا فقط

قسم ششم بیان مین رمی جمار کے

واضح ہو جمرہ کے جمع جمرات وجمار ہی اور جمرہ ایک جگہہ کا نام ہی اور اوسطور کی
تین جگہہ ہین پہلے مقام نام جمرہ اولے ہی جو قریب مسجد خیف کے واقع ہی اور
منا سے نزدیک اور مکے سے دور ہی ثانی جمرہ وسطے ہی اور وہ جمرہ اولے
کے متصل ہی ثالث جمرہ عقبہ ہی کہ اوسکو جمرہ قصوے بھی کہتے ہین اور وہ
مکے سے قریب اور منا سے دور ہی اور رمی کنکر پھینکنے کو نامزد کرتے ہین پھر
اون جگہون پر کنکر پھینکنے کو رمی جمرہ یا رمی جمار یا رمی جمرات بولتے ہین جب ان لفظون
کے معنے اور اصطلاح معلوم ہوئے تو اب جاننا چاہیے کہ رمی جمار کی دن چار ہین
۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ مگر دسوین مین فقط جمرہ عقبہ کو رمی کرنا اور باقی تین دنون مین تینون
جمرات کو رمی کرنا واجب ہی مگر ۱۳ کی رمی اوس شخص پر ہو جو اوس روز طلوع فجر کے آگے

وہان سے مکے کو چلا آیا واجب نہین جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہی فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ
فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ یعنے جس کسی نے جلد ہی
کی دو دن مین پہر گناہ کچہ نہین ہی اوسپر اور جس کسی نے دیر کی پہر کچہ گناہ نہین اوسپر اور مراد
دو دن سے وہ دو دن ہین جو بعد روز نحر کے ہین اور منجملہ شروط رمی جمار کے کہ کل ۷
ہین اول یہ ہی کہ وہ کنکریان ہون جو خود اوسی جگہہ پڑین یا اوسکے قریب بفاصلہ
تین ہاتہہ کے پس اوس سے زیادہ دور پر گرین تو جائز نہین ثانی یہ کہ اون
کنکریونکا پہینکنا چاہیے کہ زمین پر رکہہ دیوین پہر جو کوئی اون کنکرون کو زمین پر
رکہدیا تو صحیح اور درست نہین بلکہ پہینکنا ہی شرط ہی ثالث یہ کہ ہر جمرے پر جدا
جدا سات سات کنکریان پہینکنا ضرور چاہیے پہر جسنے کہ ساتون کنکریونکو جمع کرکے
یدفعہ واحد پہینکا تو ہرگز درست نہین کیونکہ وہ سب ملکر ایکہی کنکر کا حکم رکہے گا پہر چہہ
کنکر اور سوا اوسکے جدا جدا پہینکنا پڑے گا رابع یہ کہ خود پہینکنے والا اپنے ہاتہہ
سے پہینکے دوسرے کسیکو اپنا نائب نکرے کسواسطے کہ نائب کرنا جائز نہین ہی
ولیکن بحالت عذر مشروع خامس یہ کہ وہ کنکریان جنس زمین سے ہووین مانند اسکی
جیسے ریت اینٹ اور ڈہیلون کے اور چونے کی کنکریان اور ہرتال اور
مردار سنگ وغیرہ سے رمی کرنا درست ہی اور روپا اور سونا اور یاقوت اور لکڑی وغیرہ
سے ناجائز ہوگا لیکن کنکرون سے رمی کرنا سنت ہی سادس یہ کہ وقت پایا جاوے
پہر جمرہ عقبہ کی رمی کی صحت ادا کا وقت دسوین تاریخ کے طلوع فجر سے لیکر ۱۱ تاریخ
کے طلوع فجر تک لامحالا ہی پس اس فجر کے پہلے رمی کیا تو غیر صحیح ہی اور بعد
اس فجر کے قضا ہونے کے نہ ادا اور وقت مسنون فجر دسوین سے تا زوال آفتاب
اور وقت جواز تا غروب آفتاب اور وقت مکروہ بعد غروب سے تا فجر یعنے صبح صادق
تاریخ یازدہم ہے اوسکے بعد وقت ادا ے قضا کا بعد صبح صادق سوا اگلی تاریخ کے وقت

زوال تاریخ ۱۲ کے ہی اور وقت جواز قضا ابتدائے زوال سے تا غروب آفتاب اور
وقت مکروہ قضا ۱۱ کے طلوع فجر سے لیکر تا ۱۳ تاریخ کے غروب آفتاب تک ہی پھر جو
کوئی تاریخ ۱۱ کے طلوع فجر کے بعد جمرۂ عقبی کو رمی کیا تو اوسپر دم قضا لازم الحال ہوگا
ضرور اور جو قضا کا بہی زمانہ گذر جاوے تو لازم آوے گا دم ترک باقی دنون کا حال
رمی کے وقتون کے بابت ویسا ہی جو بیان ہوگیا یعنے ہرگیارہوین اور بارہوین
تاریخ ہر سہ جمرات کو رمی کرنے کا وقت مسنون اوس روز کے زوال آفتاب سے
لیکر تا غروب ہے پہر آگے زوال کے رمی کرنا جائز ہی بعد وقت مکروہ ۱۲ و ۱۳
کی تا طلوع آفتاب ہی پہر بعد طلوع کے وقت ادا کا جاتا رہا اور وقت قضا کا زمان
تشریق کے آخر تک ہی باقی رہا پہر جو کوئی ان دونون دنونکے رمی کو قضا تک دیرنگ
کیا ہو تو اوسپر قضا اور دم دونون لازم ہوئے اوسکے بعد صرف دم عاید ہوگا نہ قضا اور
۱۳ کے رمی کا وقت مسنون اوسی روز کے ابتدائے زوال سے تا غروب آفتاب
ہے پہر آگے زوال کے مکروہ ہے اور بعد غروب کے فقط دم دینا واجب ہوگا
نہ قضا اور تینون دنون کی رمی کو ترک کرنے سے بہی ایکہی دم واجب ہوگا مستعہ
یہ کہ چار کنکریون سے کم نہو وے پہر جو کوئے تین کنکرون سے رمی کیا تو جائز
نہوگا اور اوسپر دم عاید ہوگا جیسا کہ کل کے ترک سے دم واجب ہوتا ہی اور جو چار
کنکر پہینک کر تین کنکرون کو چہوڑ دیا تو ہر کنکر کے عوض صدقہ دیوے نصف صاع گندم
اور وجوبات رمی جمرات کے قبیل مین پہلا یہ کہ چار کنکرون سے زاید پہینکے دوسرا
جمرۂ عقبہ کے رمی کو سر منڈانے پر مقدم کرنا مفرد ہو یا قارن یا متمتع تیسرا ہر روز کے
رمی کو اسکی قضا کے وقت آنے تک تاخیر نکرنا اور رمی جمار کی سنتون کے سی پہلے
یہ ہی کہ پی در پی کنکر پہینکنا دوسرے کنکر ہی پہینکنے وقت جمرے سے اتنے فاصلہ پر
کہڑا رہنا چاہیے جو پانچ گز سے کم نہو اگر زاید ہو تو مضائقہ نہین ہی تیسرے نگاہ رکہنا

ترتیب کا آخر کی تین دن کی رمی مین درمیان تینون جمرات کے یعنے پہلے جمرۂ اولے
کو کنکر مارے بعدہ جمرۂ وسطے کو بعد ازان جمرۂ قصوی یعنے جمرۂ عقبہ کو پہر جو کوئی جمرۂ
عقبہ سے شروع کرکے ہر سہ جمرات کو رمی کر چکا تو سنت یہ ہے کہ جمرۂ وسطے
اور قصوی کی رمی پہیر کرکے کرے چوتہے رعایت اوقات کی کرنا چاہیے یعنے
وقت مسنون مین جمرات کو کنکر مارنا جیسا مذکور ہوا ہے پانچوین کنکر خرمے کی گٹہلی کے
برابر یا تمر برابر ہونا چاہیے چہٹوین ٹہہرنا دعا کے واسطے جمرۂ اولے اور جمرۂ
وسطے کو کنکر مارنے بعد پر صرف جمرۂ عقبہ کو کنکر مار کے نہ ٹہہرے اور رمی جمار
کے مستحبات بہی یہ ہین پہلا یہ کہ قبلہ رو کہڑا ہونا آخر کے تین کنکر مارنے مین تینون
جمرات مین نہ اوس وقت جو بروز عید فقط جمرۂ عقبہ کو کنکر مارنے کیواسطے جاوے اوس
روز اوس جمری کو کنکر مارتے وقت منا کو داہنی طرف اور کعبہ کو بائین طرف رکہہ کے
جمرہ کیطرف منہ کرنا مستحب ہے دوسرے یہ کہ باوضو رہنا تیسرے رمی کے سب
دونون جمرۂ عقبی کو رمی کرتے وقت سوار اور دوسرے جمرات کو رمی کرتے
وقت پیادہ پا رہنا چوتہے یہ کہ دست راست سے رمی کرنا پانچوین یہ کہ چار دن
مین رمی کرنا یعنے چوتہے دن کے رمی کو ترک کرنا چہٹوین یہ کہ انگوٹہے پر
کنکر رکہہ کے شہادت کی اونگلی کے زور سے پہینکنا چاہیے کہ شرطون کو
ترک کرنے سے عمل باطل ہوتا ہے اور واجبات کے ترک سے عمل مکروہ تحریمی ہوتا ہے
اور دم لازم آتا ہے اور سنتون کے چہوڑ دینے سے عمل مکروہ تنزیہی ہوتا ہے
کفارہ وغیرہ لازم نہین آتا ہے فقط

قسم ہفتم بیان مین ہدی وغیرہ کی ذبح کرنی اور سر منڈانیکی حقایق مین

جاننا چاہیے کہ ہدی اوس جانور کو کہتے ہین کہ مکۂ معظمہ کو روانہ کیا جاوے اور وہ اونٹ

یا گاے یا بکری ہے پہر اون سب مین اونٹ افضل اور اوسکے ہے بعدہ گاے پس
ازان بکری اور بدنہ خاصکر اونٹ اور گاے کو زبان زد کرتے ہین اور جو شروط قربانی
کے جانور مین چاہیے وہ اوسمین ضروری ہے یعنے فربہ ہونا اور کانا اندہا لنگرا
لاغر گوش بریدہ سینگ شکستہ دم بریدہ اور کوئی نقصان بظاہر نہووے قدر چہارم حصہ
سے کم ہے تو جائز ہے لیکن زائد اوسکے سے نہووے اور دم دینا اوسکو بیان
کرتے ہین کہ باعث جنابت کے ذبح کرنا واجب ہوتا ہے جسکا ذکر ممنوعات احرام
کی فصل مین لکہا گیا ہے اور شرع نفل تطوع اور تمتع اور قران اور نذر کی یہہ ہے کہ
جسکو زبان ہندی مین کہتے ہین کہ گلے مین جانور کے کوئی چیز مانند پٹہ کے نشانی باندہ
دیجاوے اور یہ فعل مسنون ہے سواے بکری کے اور دم جنابت اور دم احصار
کے گلے مین بہی پٹہ باندہنا غیر مسنون ہے اور جو کسی نے باندہا تو ساتھ کراہت
کے جائز ہوگا بعد ذبح کرنا ہدی کا قارن اور تمتع پر واجب العمل ہے اور مفرد عمرہ
اور مفرد حج پر مستحب ہے لیکن بصورت جنابت کے جملہ یہ واجب کا حکم رکھتا ہے
پہر ان سب قسم کے ہدایا یعنے جانورون کو ذبح کرنا خواہ بحالت وجوب یا مستحب
گو کہ تمامی مقام حرم مین صحیح اور درست ہے مگر جو بروز نحر کے ذبح کرین تو منا
مین ذبح کرین اور جو بعد اسکے اتفاق ہو تو مکے مین ذبح افضل ہے مگر زمین حرم
کے باہر ہو تو نا جائز ہے اور ذبح کرنا دم نذر اور اضحیہ کا زمین حرم کے باہر بہی جائز
ہے اور ذبح کرنا تمتع اور قران کے ہدی کو قربانی کے دنون کے آگے ہرگز درست
اور صحیح نہین ہے اور ایام قربانی کے دنون کے بعد جائز ہے مگر ترک واجب ہونے
سے دم واجب العمل ہووے گا کیونکہ ان دونون قسم ہدی کو قربانی ہی کے دنون
مین ذبح کرنا واجب ہوتا ہے مگر جنابت کے ہدیہ اور نذر کے ہدی وغیرہ کے
ذبح کرنے کا وقت تمام سال ہے جسوقت چاہین اوسکو ذبح کرین خواہ قربانی

سے کے دنوں کے آگے یا بعد اور چاہیے کہ جسپر ذبح کرنا ہدایا کا واجب ہوا ہی اوس
شخص کو جائز نہین کہ اس ہدیہ کا گوشت کہاوے مگر قارن اور متمتع اور مفرد حج کو اپنے
ہدایا کا گوشت کہانا درست ہی بلکہ مستحب اور ہدیہ پر سوار ہونا اور بوجھہ لادنا جائز نہین
ہے مگر بوقت ضرورت کے جائز ہی پہر اگر اسمین کچہہ نقصان ہوگا تو ضمان اوس کا فقرا
پر خیرات کرنا واجب ہی اور اوسکا دودہ پینا بہی ناجائز بلکہ اوسکو خیرات کرے
اگر خود پیا یا غنی کو دیا اوسقدر ضمان دے اگر وہ بچہ جنے چاہیے کہ اوسکو
بہی ذبح کرے یا فقیر کو خیرات کر دیوے اور جو ہدیہ مر جاوے یا اوسکو شیر
کہا جاوے تو دوسرا خرید کرے بشرطیکہ وہ واجب ہووے اور لازم ہے
قارن اور متمتع پر کہ ذبح کرین ہدیہ کو اپنے سر مونڈلانے کے پہلے اور مفرد پر واجب
نہین ہی بلکہ مستحب ہی اور واضح ہو کہ حلق یعنے سر مونڈانا اور قصر یعنے سر کے
بال کترانا عمل واجب ہی پہر ان دونون مین سے کسی ایک کو اختیار کرلے تو جائز
ہے ولیکن حلق ہو یا قصر پاؤ سر کے مقدار سے واجب اور لازم ہی پر تمام سر
کا قصر اولے ہی اوس سے بحکم اس حدیث کے حَلَقَهُ کُلَّهُ اَوْ اَقْرَهُ کُلَّهُ
اور مردونکو تمام سر حلق مسنون ہی اور قصر مباح اور عورانونکو حلق کرنا حرام ہی
اور قصر مسنون ہی بصورت قصر کے پاؤ سر کے بال اونگلی کے ایک پہیرے
سے درازی مین کم کترانا نادرست ہی پہر جسکے سر مین بال ایک پہیرے
سے کم ہووے اوسکو سر مونڈانا لازم ہوجاوے گا اور جسکے سر پر بال
بالکل نہون تو بہی استرہ پہرانا اوسپر واجبات سے ہوگا اگر کوئی محرم بعد ادای
مناسک کے حلال ہوتے وقت اپنا سر مونڈاوے یا دوسرے محرم یا حلال
کا سر مونڈے تو کسی پر کچہ حاجت نہین حلق اور قصر کا حکم یہ ہی کہ محرم حلق یا قصر
کے بعد احرام سے نکلتا ہی اور جسقدر چیزین اوسپر حرام ہوائی تہین ما سب

حلال ہوتی ہین مگر عورت حلال نہین ہوتی ولیکن بعد طواف زیارت کے حلال ہوتی ہی
اور حلق یا قصر کا وقت دسوین تاریخ کی فجر سے ہی پہر جو کوئی آگے اس سے حلق
یا قصر کرے تو ناجائز اور غیر صحیح ہی اور شرط یہ ہی کہ بعد رمی جمرۂ عقبہ کے حلق کرے
پہر جو کوئی اوسکا اولٹا کیا تو اوسپر دم لازم آوے گا خواہ وہ شخص مفرد ہووے یا
متمتع یا قارن اسیطرح اگر قربانی کے تین دن حلق نہین کیا تو دم واجب ہووے گا فقط

قسم ہشتم بیان مین حقایق احصار کے

واضح ہو کہ معنی احصار کے قید کرنا اور محصر قید شدہ کو کہتے ہین مگر یہان پر محصر سے مراد
وہ اشخاص ہی جو احرام کے بعد منع کیا جاوے احکام وجوب احرام سے پہر وہ
مانع خواہ دشمن ہو یا قید یا بیماری یا درندہ جانور کہ راہ مین مرجاوے اور وہ طاقت
چلنی کی نہ رکہے یا محرم کسی عورت کا راہ مین فوت ہوگیا ہو پہر محصر کا حکم یہ ہی کہ اگر
وہ مفرد عمرہ یا مفرد حج ہی تو ایک ہدی اور قارن ہو تو دو ہدی اپنی طرف سے
مکے کو روانہ کرے تا اس ہدی کو اسکے جانب سے کوئی شخص وکیل ہو کر بنیابتا
اوسکو حرم مین ذبح کرے بعد اوسکے حلال ہووے یا اوسکے قیمت بہیجے یا اوس
سے ہدی خرید کرکے وہان ذبح کرے پر اوسکو آگے ذبح کرنے سے حلال ہونا
ناجائز ہی پہر جو کوئی چیز احرام کے ممنوعات سے عمل در آمد کرے پس ہو کہ محرم نزد جب
آتا ہی وہ اوسپر ہی واجب العمل ہووے گا اور اوسپر سر موڈنانا یا بال کترانا حلال
ہونے کے واسطے شرط نہین ہی لیکن سر موڈانا یا کترانا اچہا ہی پہر وہ محصر اگر مفرد
عمرہ ہی اوسپر قضا عمرے کے واجب ہوتے ہی پس جب ممکن ہو ادا اسے قضا کرے
اور جو مفرد حج ہی اوسپر ایک حج اور ایک عمرہ واجب ہوتا ہی اور جو قارن ہی تو اوسپر
ایک حج اور دو عمرے لازم ہوتے ہین اگر محصر احصار سے نکل کر اسی سال حج کیا تو نیت

اسکے قضا کی اوسپر واجب نہین ہوتی اور عمرہ بھی واجب نہوگا اور جو بعد ہدی بھیجنے کے
احصار سے خلاصی پاوے اور اسکو یقین ہووے کہ حج فقط یا ہدی اور حج ہر دو
ملین گے تو اوسپر لازم ہوگا ورنہ واجب نہین اور جو مکے مین طواف اور وقوف عرفات
سے منع کیا جاوے تو بھی محصر ہوگا جو شخص بعد وقوف کے محصر ہوا اور ایام تشریق
گذر گئے تو مناسب ہی اوسکو بوجہ اسکے یعنے نہ پہیرنے مزدلفے کے ایکدم
اور باعث ترک رمی کے دوسرا دم دیوے اور طواف زیارت کرے لیکن اسکے
اور حلق کی دیری سے دو دم لازم آوین گے احصار کے ہدی کو حرم کے سوائے
دوسری جاگہہ پر ذبح کرنا ناجائز ہی اور نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ذبح کرنا
اوسکا روز نحر کے پہلے اور بعد دونون طرح پر جائز ہی اور نزدیک صاحبین
کے قبل روز نحر کے ناجائز ہی اور اتفاق علما یون ہی کہ عمرے کے احصار کی
ہدیہ کو جسوقت چاہے ذبح کرے مگر حرم کے باہر نہین ہو فقط

فصل یازدہم بیان مین اون احوال کی جو ساتھ عورتون کی خاص کیے گئے ہین

واضح ہو کہ احکام حج اور احرام کے مردون اور عورتون کے حق مین ایکہی ہی لیکن
بارہ چیزین خلاف مردون کے بحق عورتون کی مخصوص ہین یہ فرق ہی اول یہ
کہ جائز ہی کہ عورتون کو پارچہ دوختہ اور رنگین کا پہننا مگر رنگ خوشبو سے مانند
زعفران اور کوسم کے یا دیگر خوشبو کے نہووے دوم یہ کہ کپڑے سے
سر چھپانا اور منہ چھپانا اسطور سے چاہیے کہ کپڑا منہ سے نہ چھوجاوے
کیونکہ منہ چھپانا محرمون سے عورتون کو فرض ہی جیسا کہ ہدایہ مین درج ہی سوم یہ
تلبیہ پکار کے نہ کہنا چاہیے بلکہ آہستہ سے چہارم یہ کہ اضطباع اور رمل طواف مین

پکڑنا چاہیے پنجم یہ کہ لوگون کی کثرت کے باعث حجر اسود کو بوسہ دینا ترک کرنا پر ضرور
مگر رکن یمانی کو بوسہ دیوے کہ وہ حجر اسود کے بوسہ دینے کے حکم مین ہی ششم
یہ کہ لوگون کے جماؤ کے سبب سے نماز طواف کو مقام ابراہیم مین نہ پڑہے بلکہ دوسری
کسی جگہہ مین ادا کرے ہفتم یہ کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنیکے وقت
میلین اخضرین کے قریب دوڑکر نہ چلے ہشتم یہ کہ بسبب ازدحام کے صفا اور
مروے پر نہ چڑہے نہم یہ کہ احرام سے نکلتے وقت قصر کرے نہ حلق کیونکہ
حلق کرنا عورتون کو حرام ہی دہم یہ کہ اگر کوئی عورت قربانی کے دنون مین طواف
زیارت کے آگے حایض یا نفسا یا بیمار ہوجاوے اور قربانی کے ایام گذرے
بعد طواف کرے تو اوسپر دم لازم نہووے گا یازدہم یہ کہ جو کسی عورت کو آگے
طواف وداع کے حیض آوے پہر وہ پاک نہین ہونے تک رفقا اوسکے اپنی
شہر کو جانے کا قصد کرین یعنے وہ تا ایام پاک ہونیکے نہ ٹھہرین تو
طواف وداع اوس سے ساقط ہوتا ہی اور دم لازم نہین آتا ہی جاننا ہی حائضہ
اور نفسہ کو ادا کرنا سب افعال حج اور عمرہ کے لیکن کعبے کا طواف کسی قسم کا
ہو درست نہین کیونکہ مسجد مین جانے اور طواف کرنے کے لیے طہارت فرض
ہی اگر حایض اور نفسا بعد ایام نحر کے پاک ہووے تو اوسپر باعث تاخیر کے طواف
کرنے سے بوجہ مذکور دم لازم نہ آوے گا اور جو نحر کے دنون مین ہی پاک
ہوجاوے اور اکثر طواف ادا کرنیکے قدرت اون دنون مین اوسکو حاصل ہو
تو ایسی صورت مین طواف کے تاخیر کرنے کے باعث دم لازم ہووے گا اور
جو حایض اور نفسا طواف زیارت کی تو فرض ساقط ہوجاتا ہی ولیکن گناہگار ہوتی ہی
اور ذبح کرنا بدنے کا اور توبہ کرنا اوسپر واجب آتا ہی کیونکہ بے طہارت مسجد
مین گئی اور طواف کرے پہر اگر اوس طواف کو طہارت سے اعادہ کئی بدنہ ساقط

ہوجاوے گا جائز ہی عورت کو احرام کی حالت مین ہر قسم کا لباس اور زیور پہننا جیسا غیر احرام مین جائز تہا اور خنثی مشکل کا حکم حج کے احکام مین حکم عورت کا رکہتا ہی فقط

فصل دوازدہم بیان مین بدل حج اور حج طفلان کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی جانو کہ اصلیت اس واقعہ کی یون ہی کہ جو انسان اپنے نیک اعمال کا صواب غیر کو آیا وہ زندہ ہو یا مردہ ہو پونہچا ہی اگر بخشدیوے تو جائز ہی مانند نماز و روزہ و حج اور صدقہ یا خیرات کے اور قرأت قرآن و طواف کعبہ و عمرہ اور اذکارون کا ثواب اور زیارت قبور انبیا یا شہدا یا اولیا و صالحین خواہ تکفین موتے وغیرہ نیک عمل کا ثواب غیر کو پونہچاوے اور بخشدیوے تو اللہ تعالے اپنے فضل سے بحق غیرون کے قبول فرماتا ہی عام ہی کہ وہ عبادت یا عمل نیک کی نیت سے غیر کے کرے یا اپنی ذات کے واسطے کرے پیچہے بعد ثواب اوسکا غیر کے واسطے مقرر کرے یہی مذہب اہل سنت و جماعت کا باتفاق ہے اسیطرح در مختار اور فتوی عالمگیری او بحر طریق اور شرح متوسط میں ملا علی قاری سے روایت ہی اور زاد الآخرت مین حلبی اور کنز العباد اور مختار الفتو سے تحریر کرتے ہین اور کچہہ شک اور فرق نہین ہے اسمین کہ بایام عمل نسبت ان چیزون کا ثواب اپنی ذات خاص کے لیے کرے اور اوسکے بعد اسکا ثواب کسی دوسرون کو وہ زندہ ہو یا مردہ بخشدیوے پونہچے گا منکر اسکا اہل سنت جماعت سے نہین ہے واضح ہو کہ طحطاوی اور شرح متوسط کے راوی نے اعمال نیک کا ثواب غیر کو پونہچانے اور بخشنے پر بڑا اہتمام فرماتے ہین اور بہت سے حدیثون کی سند لاتے ہین اس مقام پر ان احادیث

کی نقل لانا بلحاظ طوالت رسالہ ہذا کے انسب نہ جانا جسکو دیکھنا منظور ہووے
وہی کتب مبسوطۂ مذکورۂ بالا کہ موجود ہین ملاحظہ کر لیوین اور جو اسباب مین صریح
خلاف عمل اور خلاف راے ہین اونکی تردید اقوال لاطایلہ اور سخنان باطلہ اور
درشتی افہام ناقصہ اور رسالتی عقفا ضایع کے لیے وہی احادیث کافی
اور وافی ہین اللہ تعالے اپنی عنایت و کرم سے اور اپنی حبیب کی برکت اور
طفیل سے ہمکو اور ہمارے عزیزون اور دستون کو توفیق خیر کی رفیق کرے
کہ ہمیشہ ایسے کار خیر مین جنکا مذکور اوپر ہوا ہی ہمہ تن مصروف رکھے اور اون
لوگون کو جو قایل اسبابات کے ہین کہ عمل خیر کا ثواب مثل نماز و روزہ و حج وغیرہ
کا زندون سے مردون کے تئین نہین پونہچتا ہی اور براہ انکار اس استقیم
کو چھوڑ کر اور حق بات سے صریح منہ موڑا ہی اون سب کو بھی عقل سلیم اور فہم
بلیغ عطا کرے اور راہ راست پر لا دے اور خطاہاے گذشتہ کو اون کے دامن
عفو سے چھپا دے بمنہ و کمال کرمہ اب ای قاصد تیز رفتار اور فہم غیر مقصود کی
راہ کا خیال چھوڑ اور اشہب صبا گذار قلم کے باگ کو منزل مراد کیطرف موڑ
پر ظاہر کہ نیابت حج صحیح اور اوسکی صحت پر مخصوص حدیث در المختار مین موجود ہی
اور منکرین اور مختلفین کی لایق دید ہی اب جاننا چاہیے کہ عبادت کی تین قسم
ہین ایک عبادت بدنی جیسا کہ نماز اور روزہ کہ فقط بدن سے تعلق رکھتا ہی
دوسرے عبادت مالی جیسا کہ زکواۃ اور کفارہ اور دیگر تصدق کہ یہ صرف مال ساتھ
مال کے اویزان ہے تیسرے عبادت مشترک ساتھ بدن اور مال کے جیسا کہ
حج ہی پر قسم اول مین نیابت ناجایز اگرچہ قدرت ہو یا عاجز اور فرض ہو یا نفل
قسم ثانی مین نیابت جایز ہے قدرت رکھے یا عاجز ہو قسم سوم مین اگر حج نفل
ہے تو نیابت جایز ہے قادر ہو یا عاجز اگر حج فرض ہو تو عجز معذوری دایمی شرط

ہے جیسا کہ اندہا یا لنج یا دائم المرض یا قیدی یا مجزوم یا میت پہر جو کوئی معذور
کسیکو اپنا نائب کرکے بہیجا اور وہ نائب اوسکی طرف سے حج ادا کیا تو جائز ہی
یعنے حج کی فرضیت اس میت وغیرہ کے ذمہ سے ساقط ہوتی ہی اور ایسا ہی
جو کوئی شخص اپنے مرتے وقت کسیکو حج ادا کرنے کی وصیت کیا تو نیابت
جائز ہی اور بغیر وصیت کے مر گیا تو گناہ ہی مگر یہ وصیت اسکے مال کی تیسرے حصے
مین جاری اور نافذ ہووے گی اور وصیت نکرنے کیصورت مین اگر اسکا وارث
اسکے مال سے اوسکے واسطے خود حج کیا یا دوسرے کو میت کے ترکے
سے خرچ راہ دیکر میت کیطرف سے حج کروایا تو بہی جائز ہے اور جو غیر
وارث اپنے مال سے میت کے لیے حج کیا تو میت کے واسطے صحیح نہوگا
یعنے فرض نہ اوترے گا مگر ثواب پاوے گا بشرط نیت اور بدل حج کی
جواز مین بیس شروط ہین پہلے فرض ہونا حج کا بسبب مال کے ہی پہر جو
کوئی فقیر یا لڑکا نابالغ اپنی طرف سے حج کرایا تو فرضیت حج کی اس سے ادا
نہووے گی اگرچہ اس حج کرانے کے بعد اسپر حج فرض ہوا ہووے دوسرے
یہ کہ حج کرانے کے وقت سے موت تک عجز و معذوری پائی جاوے پہر اگر وہ
عجز آگے موت کے زائل ہو جاوے تو وہ حج بدل نفل ہو جاوے گا اور اوسپر
اپنی ذات سے حج فرض ادا کرنا واجب ہووے گا تیسرے یہ کہ عذر آگے حج کرانے
کے پایا جاوین چوتہے یہ کہ نائب بحکم میت کے حج ادا کرے مگر وارث بدون
مورث کے اوسکے مال سے حج کیا تو صحیح ہے پانچوین یہ کہ اجرت کی شرط
نہ کرے بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ مین تجہکو حکم کرتا ہون کہ میری طرف سے یا فلانے
کی طرف سے جملہ مناسک حج کے ادا کیجیے اور یہ مال جو تجہکو دیتا ہون
تیرے نفقے اور سواری کے خرچ کے واسطے ہی پہر جو اجرت مقرر کیا تو

وہ حج کرنے والیکا ہوگا نہ حج کرانے والے کا چھٹے یہ کہ حج کرانے والے کے مال سے یا مال سے میت کے حج کرے پہر جو اپنے مال سے وصی یا ماموری حج کیا تو ناجائز ہی اور مکہ شریف مین رہنے کے دنونکا خرچ جو رفقا کے انتظار یا جہاز کے تلاش کے لیئے ہووے گا سو وہ مال سے آمر کے چاہیئے وگرنہ مال سے ماموری کے ساتوین یہ کہ حج بدل ادا کرنے والا جاوے سواری پر جو بدون سواری کے حج کیا تو چاہیئے کہ کرایہ جو مقرر کیا ہو مالک کو یا وارث موتی کو واپس کردیوے اور سواری سے اوسکے واسطے حج کرے آٹھوین یہ کہ نائب جسکے لیئے حج بدل بجالاتا ہی اسکے گھر یا وطن سے نکلے پہر جو ثلث مال میت کا اوسکے گھر یا وطن سے سفر کرنے کے واسطے کفایت کرتا ہی اوسجگہہ سے سفر کرنا واجب ہے اور جو وطن سے جانے کو کفایت نکرے جائز ہی کہ جہان سے کفایت کرے وہان سے جاکر حج ادا کرے اور اگر کسی مکان سے سفر کرے کافی نہین تو وصیت باطل ہوتی ہی نوین یہ کہ حج کی نیت حج کرانے والے کی یا میت کیطرف سے احرام کے وقت کرے اور یون زبان سے کہے اولے تر ہی نَوَیْتُ الْحَجَّ عَنْ فُلَانٍ وَلَبَّیْتُ عَنْ فُلَانٍ دسوین یہ کہ آمر کے میقات سے احرام باندہے گیارہوین یہ کہ مامور اپنی ذات سے حج ادا کرے پہر جو اوسنے بیماری کی باعث بدون اجازت آمر کے کسی غیر کو مال دے ڈالا اور وہ غیر میت کے یا آمر کے طرف سے حج بجا لایا تو اونکی جانب سے حج ادا نہوگا بارہوین یہہ کہ نائب حج کو نکرے پہر جو آسکے وقوف عرفات کے جماع سے فاسد کیا تو آمر یا مال کا ضامن ہوگا تیرہوین یہہ کہ آمر کے حکم کی مخالفت نکرنا چاہیئے یعنے جو آمر نے افراد حج کا حکم کیا ہوا ور نائب تمتع یا قارن کے نیت کی تو از جانب آمر حج صحیح نہوگا اور ضمان مال کا نائب پر لازم آوے گا چودہوین یہ کہ ایک ہی حج کا احرام باندہے پہر اگر فرد حج کا احرام باندہا

یعنے ایک حج کا احرام برای خود اور حج ثانی کا احرام واسطے شخص غیر کے تو حج جائز نھین ہی پندرھوین یہہ کہ ایکھی شخص کے واسطے احرام باندھنا چاہیے سولھوین یہہ کہ آمر یا میت اور مامور مسلمان ہون ولیکن وصی کا اسلام ہونا شرط نھین ہے سترھوین یہہ کہ آمر اور وصی عاقل ہون اٹھارھوین یہہ کہ مامور ممیز ہووے کیونکہ صبی غیر ممیز اور مجنون کی نیابت ناجائز اور غیر صحیح ہی اونیسوین یہہ نائب اپنے اختیار سے حج کو فوت نکرے اور حج کے افعال اداکرنے مین قاصر اور سستی نکرے بیسوین یہہ کہ نائب کو تعین کرے یعنے اسطور پر کہے کہ فلانے شخص کو اپنا نائب مقرر کیا ہون اور یہ سب شروط نیابت برادا ے حج فرض کے ہین لیکن حج نفل کے لیے ان شروط مذکورۂ بالا سے کوئی شرط ضرور نھین ہے ہان مگر اسلام اور عقل اور تمیز اور نیت حج اور احرام کے پہر جو کسی نے غیر کے واسطے اپنے مال سے حج نفل اداکیا یا خاص اپنی ذات کے واسطے اداکرکے کسی دوسرے کو بخشدیا تو جائز اور درست ہی اور حج بدل مین اولی یہہ ہے کہ نائب وہ شخص ہووے کہ اپنا حج فرض اداکیے ہو اور مناسک حج کے سب جانتا ہو اور آزاد ہووے کیونکہ مذہب صحیح یہی ہی کہ نیابت کیصورت مین حج فرضیت میت سے جاتی رہتی ہی پھر نائب نے اگر اپنا حج فرض آگے سے ادا نھین کیا ہی تو دوسری بار اداکرے اور جو خبابات کہ نائب سے ہووے اونکا دم اوسی کے مال سے دیا جاوے گا نہ میت کے مال سے اور جو مال کہ بچیگا وہ مال آمر کو یا اوسکے وارثونکو لوٹھیا دینا واجب ہی کیونکہ بچا ہوا مال نائب کو لینا ناجائز ہی کہ وہ اوس مال کا امین ہی مگر جب آمر اوسکو اپنی خوشی سے بخشدے تو لینا اوسکو صحیح اور درست ہی اور نیابت بمذہب امام شافعی کے حنفیون کے لیئے جائز ہی مگر حج کے ارکان جو اونکے مذہب کے

موافق پانچ مین ادا کرے اور دوسرے اپنے مذہب کے مطابق بجالاوے اور لڑکون کے حج مین اختلاف ہی قول بعضے یون ہی کہ اونکا حج صحیح نہین ہوتا ہی فرض ہو یا نفل اور بعضے بیان کرتے ہین کہ صحیح ہوتا ہی بطور نفل کے یہہ قول مختار اور صحیح ہی پہر اگر وہ لڑکا عاقل ہی تو اپنی ذات سے میقات کے پاس احرام باندہے اور نیت کرے اور مامورات کو بجالاکے ممنوعات اور مکروہات سے پرہیز کرے اور حج اور عمرے کے سب افعال اپنے ذات سے ادا کرے ولیکن جو کوئی مامور مامورات سے چہوڑ دیوے یا کوئے ممنوع ممنوعات سے عمل مین لاوے کسی قسم کا کفارہ دم یا صدقہ یا شکار کے قیمت سے اوسپر لازم نہو وے گا اور جو وہ لڑکا ممیز نہین ہے تو اوسکا ولی اوسکے احرام کے نیت اپنے احرام کی نیت ساتہہ ملاکر تلبیہ کہے اور اوسکو بے سیون کا لباس پہناوے اور اوسکو حتی المقدور ممنوعات سے باز رکہے اور اوسکو گود مین لیکر اپنے افعال کے نیت کے ساتہہ اوسکے طرف سے طواف اور سعی اور وقوف عرفات اور رمی جمار وغیرہ افعال کی نیت کرے پہر جو اس لڑکے سے کوئی چیز ممنوعات سے عمل مین آوے تو اوسپر اور اوسکے ولی پر کسی قسم کا کفارہ دینا واجب العمل نہو وے گا فقط

فصل سیزدہم بیچ بیان داخل ہونی بیت ربی مین اور اوسکی اور مسجد الحرام کے حدود وغیرہ مین اور زیارات اہل بقیع سے

اے بہائی مسلمانون بخوبی ہوش گوش سے سنو اور جانو کہ اس محل کے دو دروازے ہین پہلا دروازہ کعبہ معظمہ کے داخل ہونے اور اوسکے اور مسجد حرام کے حدود وغیرہ دیکہنے اور معلومات حقایق مین جاننا چاہیئے کہ

فضائل اسکے بیشمار بلکہ از یک صد ہزار ہی بسیاری کتب کلان کلان اس فضائل سے بھرے
اور مملو ہین شک کے کہنے والا اس وادی کا پالنگ اور عقل سے دور ہزارون فرسنگ
ہے بلکہ اگر اوسکو محروم ازلی کہا جاوے تو بجا ہی اور بے نصیب ابدی
سمجہا جاوے تو محض سزا ہی پس اخلاص خاص اور عقیدۂ اختصاص اور لقمۂ
حلال اور نیت نیک بہرحال درکار اور کذب سے دور اور خصائل حسن سے
مامور ہونا پر ضرور اور ناچار نتیجۂ عمل صورت ظہور پاوے پر ظاہر کہ دنیا دار عمل
ہے اور آخرت دار نتیجۂ عمل سنئے دلیل انسب کہ بدل وجان حاضر و بدیدۂ قلب
خاشع اور ناظر بندہ کو بندگی باید اور نتیجہ را امید از زندگی شاید اللہ لا یضیع اجر
المحسنین والسلام علی من اتبع الہدی واضح ہو کہ مصحف مین حضرت ابو البشر آدم ع
کے سورہ مین نزول اجلال پایا ہی اور ترجمہ اوسکا بموجب تفسیر حضرت خواجہ حسن
بصری علیہ الرحمۃ کے یون نظر مین سمایا کہ خلاق ارض و سما ارشاد فرماتا ہی کہ
مین وہ خدا ہون کہ مکے کو پیدا کیا مین نے اور کعبہ گویا صاف ایک گہر کے
بنایا اور شرف اور آبرو بخشی پس ساکنان مکہ میرے ہمسائگان سے ہون اور
کعبے کو اہل آسمان و زمین کا مسجود معمور کہا اسلئے کہ ہر روز ستر ہزار فرشتون
کو واسطے طواف کے بہیجون تا اوپر زمین کے جاوین اور طواف کعبۂ مکرمہ کرین
اور وہان بزیارت مقدم اور مرقد سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
جاوین اور وہ لوگ لوٹ نہ آوین اور ایسا ہی روزانہ ستر ہزار فرشتے بہیجے
جایا کرین اور ایام حج مین آٹہہ لاکہہ حاجی جمع ہون جو اس قدر آدمی مین کمی
ہووے تو ملائک بہیجون تا وہ عدد تکمیل کامل پاوے اور ہر گاہ فوج فوج با
موسے ژولیدہ اور روے گرد آلودہ تکبیر گویان و تلبیہ کنان اور باخروش تسبیح
اور باجوش تہلیل کے مکے مین ساتہہ نیت خالص اور عقیدت درست کے اپنے

اپنے گھرون سے باہر آوین پس یہ لوگ میری زیارت کو آئے ہین اور ہماری
صاحب مین پونہچے اور ہماری جناب کبریائی مین داخل ہوئے پس مین
اپنے کرم اور عنایت سے ان سب لوگون کو اجر جزیل اور ثواب جمیل اور
عطیات وافر اور کرامات متکاثر سے مخصوص اور محظوظ کرون اور اونکے سب
گناہونکو محو اور دور فرماؤن اور درجات اونکے بلند کرون ای آدم عمارت
کعبہ کو ہاتہہ سے ابراہیم تیرے لڑکے کی باتمام پونہچاؤن اور بہ طفیل اس
خانۂ کعبہ کے ابراہیم کو کرامات علیہ اور عطیات عظیمہ بخشون اور بعد وے باولاد
اونکے اپنی مرحمت اور کرم و عنایت سے معمور رکہون اور آخر کار کو ہر گون
سلطنت اور ہدیہ نبوت کو ساتہہ آفتاب عالمتاب تیرے ہی اولاد حضرت محمد صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم کو برج مکہ سے طالع کرون و تا قیامت با مانت اونکے اس
خانۂ کعبہ کو اور اس شہر مکہ کو منور و معمور رکہون اور تیرے اس فرزند جگر بند
کو خاتم النبیین کرون پس جو کوئی موسم حج مین چاہے کہ ہکو یاد وے دریافت
کر لیوے کہ مین نزدیک جماعت فقیرون کے ہونگا اور وہ فقرا مو ی پریشان
اور روے گرد آلودہ ہون گے حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کچہ
حاجیان راہ حج مین تفقد کرتے ہین عوض اوسکا اللہ تعالے اونکو دینگے
قبل از مرگ کے ہزار چند اور ساتہہ اوس خدا کے جان محمد کے اوسکے ید قدرت
مین ہی پہر درہمی ازان درہم کہ وزن مین بہاری زیادہ ہوا س پہاڑ سے کہ
اشارت طرف جبل ابو قبیس کے فرمایا حدیث ثانی جو کوئی کہ خانۂ کعبہ مین در آیا
ہو رحمت اللہ تعالے مین در آیا ہر گاہ باہر آیا بخشیدہ گناہ اور پاک صاف
نکل آیا حدیث ثالث نہین ہے ایسا کوئی عمل فاضل تر حج سے لسندیدہ فرمایا
کہ جسنے حج ادا کیا اور ذکر رفث و فسوق نکیا اور فحش نبولا اور حرام نہ کہایا ہو پس

وہ شخص ایسا ہوگا گویا کہ اسیوقت اپنے بطن مادر سے نکلا ہی بے گناہ حدیث بھی
حضور نے فرمایا ہی کہ جو کوئی حج کرے اپنے مان باپ کے واسطے
لکھا جاتا ہے بنابر اوسکے حج مخصوص اور دوسرا حج واسطے مادر و پدر اوسکے
پس ایک حج مقبول بہتر ہے دنیا اور جو کچھہ دنیا مین ہے اوس سے
حدیث فرمایا آنسرور عالم صلعم نے جو کوئی واسطے مردہ کے حج کرے
گا بدون وصیت اوسکے لکھے پروردگار عالم واسطے اوس ہوئے کے
ایک حج اور واسطے اوس حاجی کے ستر حج حدیث فرمایا آنسرور عالم صلعم
نے جو حج کہ مقبول آلہی نہو گا پر کفارت گناہ ستر سالہ کے ہوئے ہین پس
حج مقبول کے ثواب بے حساب ہین اور حج جس کسیکا مقبول ہوا ہو
وہ شخص گو مردون مین ہی کہ واسطے چار سو تن کے شفاعت کرے از
اہل بیت خود یا دیگر مسلمانان اور ایسے امر مین دوسری روایت سے صاف
واضح ہے کہ جسقدر کہ چاہے گا خداے تعالے اونکو بخشیگا پس جب
کوئی شخص بیچ دربار اپنے آقاے ذی اقتدار اور صاحب کرم ولی نعم
کے بذریعہ فرمابرداری اداے حج کے دو نوجہان کی سرخروئی حاصل
کیا چاہے تو لازم ہے کہ بکمال خشوع اور نہایت فروتنی سے بمصداق
اقوال استحباب امام اربعہ کے داخل ہونا بیت ربی اور خانہ کعبہ لاریبی
مین مخص باستحصال خلوت شرف ابدی اور انعام سعادت سرمدی کی پر ضرور
خالی اور نامقصد اپنے واسطے حصول اس دولت بابرکت اور ہاتہہ اپنے
اس شرف نعمت کے اپنے کو ہرگز تردداتِ گوناگون اور تدبیرات بوقلمون
سے عاطل اور دور نہ کرے حدیث فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ جو کوئی داخل ہوگا کعبہ معظمہ مین داخل ہوگا نیکی مین اور نکلے گا بدی سے ایسا

کہ سب گناہ اوسکے بخشے جاوینگے اور اسمین روایت ہی عبداللہ بن عمر
رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ جو شخص بیت اللہ شریف مین داخل ہوگا بعد دو
رکعت نماز ادا کرے گا وہ نکلے گا گناہون سے اپنے اسطور پر جیسا کہ ان
سے نے اوسکی اوسیدن اوسکو جنا ہوگا سو بہت انسب ہی کہ پہلے غسل کرے
کہ مستحب ہی اور بدن اور لباس مین خوشبو لگا وے جو محرم نہو تو اور نعلین
کو پاؤن سے نکال ڈالے اور گناہ پیشین پر نادم اور پشیمان ہوا ور شرمندہ
بدل وجان ہوکر نہ دلی اور استغفار قلبی بجالاوے اور بیت اللہ شریف کی
دروازے پر جاکے بہت عاجزی اور بڑی انکساری سے اوسکی دہلیز
پر بوسہ دیوے اندر داخل ہوتے اور نکلتے وقت اس دعا کو زبان پر لاوے
کہ اوسکے برکت سے سعادت فراوان پاوے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ
وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
لیکن نکلتے وقت بجاے لفظ ابواب رحمتک کے ابواب فضلک کہے اور
ہر دو وقت مین یہہ کہے رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ
مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا جب حضور دل سے سنا تہہ بہت عاجزی اور انکساری کے
اپنے گناہون سے شرماتا ہوا نہایت ادب سے نگاہ نیچی کیے ہوے
اور داہنا پاؤن آگے رکہہ کے سیدہا روبرو چلا جاوے یہان تک کہ درمیان
اوسکے اور دیوار کے فاصلہ تین ہاتہہ سے زائد کا نہ رہے پہر وہان پر کہڑا
ہوجاوے کہ وہی مصلا ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
کا بعد ازان نفل نماز جسقدر ہوسکے ادا کرے ولیکن دو رکعت سے کم نہو اور
اگر وہ مقام ہاتہہ نہ آوے تو پہر جس جگہہ اتفاق ہو وہین کہڑا ہوکر نماز گذارے

بعدہ نزدیک ہووے اوس دیوار کے جو اوسکے روبرو ہے اور ملے اپنے
رخسارے کو اوسپر اور حمد وثنا اور استغفار کہے اور دعا مانگے اور اسیطرح
ہر چہار کہم کے قریب حمد اور ثنا اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح اور استغفار کہے
اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجے اور اپنے مان
باپ اور خویشان اور دوستان اور سائر مسلمان برادران کے حق مین دعاء
خیر کرنا چاہیے اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ کَمَا اَدْخَلْتَنِیْ بَیْتَکَ فَاَدْخِلْنِیْ جَنَّتَکَ
اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ یَاعَزِیْزُ یَاجَبَّارُ
اَللّٰھُمَّ یَاخَفِیَّ الْاَلْطَافِ اٰمِنَّا مِمَّا نَخَافُ اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ
نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ
نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ
بایان پاؤن باہر رکہکے نکلے اور اس آنے جانے مین لحاظ رکہے کہ کسی کو
ایذا نہ پونہچے اور عورتون کو بہی اس بیت اللہ مین داخل ہونا مستحب ہی
ولیکن اوسوقت مین کوئی مردون سے وہان پر نہ رہے اور وہ جاے
مکرم اون سے بہرحال خالی ہووے جیساکہ اب وہانکا معمول ہی کہ فقط
عورتون کے داخلے کے لیئے ایکروز مقرر کرتے ہین تا عورتون کو بہی
بآرام تمام یہہ سعادت نصیب اور نیک بختی قریب ہووے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ
واضح ہو کہ حرم مکہ معظمہ کی اطراف کی زمین محدود کو کہتے ہین اور اوسکے
حدود مقرر ہین پہر اون حدود سے جو زمین کہ خارج ہے اوسکو حل
بولتے ہین وہ حدود ہین کہ بجانب راہ مدینہ منورہ کے تین میل اور یمن
اور عراق اور جدہ اور طائف اور جعرانہ کی طرف ۷ میل ہین اور بعضے جدہ

کیطرف دس میل اور جعرانہ کیطرف آٹھہ میل تحریر فرماتے ہین پہراون حدود مقرر
ہونے اور اس زمین کی حرمت اور عظمت اور بزرگی ٹہرنے کیوجہہ یہہ ہے
کہ جب ابو البشر آدم علیہ السّلام نے ابلیس علیہ اللعنہ کے فساد سے اللہ جل شانہ کے
پاس پناہ طلب کی تب پروردگار عالم نے اون کے حفاظت کے واسطے
فرشتون کو بہیجا اونہون نے مکہ مشرفہ کو ہر طرف سے گہیر لیا پہراونہون نے
جہان گہیرا تہا اللہ تعالے نے وہان تک کی زمین کو بزرگی تشریف بخشا اور
اوسکو جای امن ٹہرا کر ارشاد فرمایا مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا یعنے جو کہ اسمین داخل
ہوا امن پایا پہراس مقام مین اس عاجز ہیچمدان ہمہ دانی اور رہہ وران ہیچدانی
نے چاہا کہ کعبۂ مکرمہ اور مسجد الحرام محترمہ کی تصویر با توقیر اور نقشہ عظمت تعمیر کہ جسکی
دید سے دل مومنون کو عید اور آنکہون کو نور مزید حاصل اور ہویدا و معائنہ سے
اوسمقام فرحت فرجام کے شوق پیدا ہوتا ہے پر جو مطابق واقع کے لکہے
تو ان کتابون کے اقوال مین جو اس رسالہ کا ماخذ ہین باعتبار بعض وجوہ کے
احتمال اختلاف بدیہی پایا گیا اور اس کے نقشے مین بہی بدعولے صحت یا
غیر صحت کے شکل بہی مختلف نظر آئی اسواسطے خاطر عاطر کو جو بچشم ظاہر و باطن
کہ ذریعہ حصول سعادت کا ہی نہایت تردد و غایت تشویش مین ڈرآیا کہ اب کیا
کرنا چاہیئے کہ اس اثنا مین مخصوص یہ مقام فرخنج فرجام مندرج رسالہ مصباح
الحج مین نظر آیا اور بہر دل مرغوب پایا اوسکے مضامین اور طریقہ خوش آئین مجہی
بہی پسند آیا اور منظور ہوے اسکو بغور دیکہنا شروع کیا حاصل مدعا ہی یون
پایا کہ صاحب مؤلف رسالۂ مسبوق الذکر لکہتے ہین کہ مین نے بسیاری دقایق
اور اکثر ے حقایق اس مقام فیض انجام کے حسب الارشاد مولوی سید دستگیر صاحب
اور حاجی شاہ علی صاحب جو کہ واقفان امور کلی او ر جزیے اور آگاہ رموز کہن و آشکار

وہان سکے تہے اور بہی بلاحظۂ رسالۂ مولفۂ مولویصاحب معرکے اور حدود و تعداد
وشمار اور پیمایش مقامات متبرکہ اور شرفہ کے بخوبی وقوف پایا اور بمرتبہ مطلع اور
آگاہ ہوا تب راے عاجز نے بہی اس نعمت غیر مترقب کو توفیق الٰہی جان کے
اونکے اقوال سکے دوسرے رسایل سے تصدیق کامل اور تطبیق بخوبی حاصل
کرکے اور خود بہی مقامات ما فی الضمیر و منظور النور کو دیکہہ بہال سکے نقشہ او سمقام
پر درج کیا اور وہ بلا تفریق اور افراد و تفریط کے یون ہے جو اعادہ کرتا ہون
واضح ہو کہ پہلے کعبۂ شرفہ وغیرہ کے حدود اور صفات تحریر مین لایا
بعد تصویر اور نقشے کو مطابق اوسکے ترقیم کیا تا طالبین اور شایقین ہر چیز کی
حقیقت کو دلیل سے معلوم کرین اور اوسکے مطالعہ سے کیف عجب اور حظ غریب
اوٹہاوین جانا چاہیے کعبۂ شریف قریب بشکل مربع واقع ہے اور اوسکے چار
کونے کہ ہر کونہ رکن کہاتا ہے اور ہر واحد چار جہت کیطرف مایل ہین یعنے
پہلا رکن حجر اسود جو اس مین حجر اسود ہے جانب مشرق دوسرا رکن شامی شمال
کیطرف تیسرا رکن عراقی مغرب کیطرف چوتہا رکن یمانی جنوب کی سمت مقابل ہی
اور کعبۂ شریف کے اندر دروازے کے آسمانی کے نیچے سے لگا ہوا سنگ
مرمر کا فرش ہے اور اوس مین ساگوان کے مدور تین کہم ہین در ہر کا دو بام
اونپر رد باہر نکلے تہا اب نہین اور اوسکی سقف اور دیوارین دیباے سرخ
سے آراستہ اور کہمبون سکے بیچ مین سونے روپے کے مشرنلے اور نجور
آویختہ ہین اور شمالی کونے مین ایک دریچہ ہی کہ اوسمین سیڈہیان ہین کعبے
پر غلاف اوڑہانے کے واسطے اوپر چڑہ کے جاتے ہین اور اوسکی دیوارون
کی بنا اگرچہ سنگ سیاہ سے ہے ولیکن اندر سے ایکدرجہ سنگ مرمر کا اور اوسپر
خط کوفی سے نقش کیا گیا ہی اور اونکی بلندی زمین سے آسمان طرف چوبیس

اونگل گز شرعی سے ۲۷ اور طول ۵ اور عرض ۲ اور اثار چوڑائی ۲ گز کی ہی اور شمالی
کی جانب کے سوائے تین طرف کی دیوارون کے پایون مین سنگ مرمر سے
ایک گز کی پشتے مین جسکو شادروان کہتے ہین دروازہ وہ مشرقی دیوار مین
زمین سے ۴ گز ۳ اونگل کی بلندی پر ہی اور وہ ساگوان کا ہی روپا مڑھا ہوا
اور اوسپر روپے کی مینخین جڑی ہین اور اوسپر ایک زردوزی مکلل سیاہ پردہ
چھوٹا ہے درازی اونچائی مین ۶ گز ۱۰ اونگل چوڑائی مین ۴ گز ہے اور چوکھٹہ
اوسکا سنگ سیاہ ہی عرض مین ایک گز ضخامت مین ۱۲ اونگل حجر اسود وہ ایک
پتھر ہی مدور ظاہر مین ایک بالشت چار اونگل کی مقدار اور وہ کعبے کے مشرقی
کونے مین ۲ گز ۱۶ اونگل کی بلندی پر سونے کے حلقے مین جڑا ہوا تھا اب چاندی
مین ہی ملتزم وہ حجر اسود اور دروازے کے باہر درمیان کی دیوار کا نام ہی فقط
غلاف کعبہ اوسکا حال یہ ہی کہ کعبہ شریف کے اطراف سے حاشیون پر تخمیناً
ایک بالشت کی دیوار چہت سے بلند ہے اور اوسکے پیچھے پیتل کے قلابی
لگے ہوے ہین اور اونمین رسا ڈال کے غلاف سیاہ کہ جسکے بافت مین لا الہ الا اللہ
کا نقش نمودار ہی اس سے وصل کرکے اطراف سے پائی تک چہوڑ دیتے
ہین پہر نیچے بہی ویسا ہی اوسکو پیتل کے قلابون مین سے ڈالے ہین
کمربند کعبہ وہ آدہے گز کے مقدار سے ایک زرین پیٹہ ہے کہ جسپر سونے
روپے کے تارون سے بادشاہ روم کا نام اور نسب اور آیات قرآنی نقش
کیے گئے ہین اور وہ اوس غلاف کے دو ثلث کے اوپر ٹکا ہوا ہے پہر اس
کمربند سے جو حطیم کیطرف نیچے میزاب کے ہی اوسپر بادشاہ کے نسب نامے
کا نقش ہے اور جو دوسرے تین طرف ہین اوسپر قرآن کے آیات کا نقش و نگار ہی
میزاب رحمت وہ کعبے کی چہت سے پانی گرنے کا ناودان روپا مڑھا ہوا ہے

جو شمالی دیوار کے وسط مین لگا ہوا ہی اور اوسکے منہ کے نزدیک سے ایک روپے
کا جہاڑ آویزان ہی اوسکا پانی حطیم پر گرتا ہی حطیم کہ اوسکو حجر اور حطیرہ بہی بولتے
ہین سو وہ اوس زمین کا نام ہی جو کعبہ شریف کے شمالی طرف کی دیوار مدورکے
اندر سب کعبے سے متصل ہی مگر کعبے کی دیوار اور اس دایرے کی دیوار کے بیچ ۳ گز
کا رستہ ہی اور اس زمین کا طول سب کعبے کی دیوار سے اس دایرے کی دیوار تک
۱۷ گز ہی اور عرض اس دایرے کی ابتدا اور انتہا کے درمیان ۸ گز ہی پہر اس مین
سے ۶ یا ۷ گز داخل کعبہ ہونے سے اس دایرے کے اطراف سے طواف کرنا
واجب ہی دیوار اس دایرے کی سنگ مرمر سے ہی بلندی مین ۲ عرض
پایے کا ۲ گز باہر کا دور ۳۸ اندر کا دور ۲۸ گز ہی اور اس مین سیاہ اور سبز
اور سپید اور سرخ اور زرد پتہر کا فرش ہی آخضرہ ایک گڑہا ہی کعبہ معظم کے
دروازے کے بائین طرف دیوار سے کعبے کے لگا ہوا عمق مین ۱۸ اونگل
طول مین ۴ گز ۸ اونگل عرض مین ۲ گز ۱۱ اونگل اور اوسمین تین مصلے سنگ مرمر
سے بچہائے گیے ہین اوسپر نماز پڑہتے ہین کہ وہ جاے محل اجابت ہی اوسکو
مقام جبرئیل کہتے ہین کیونکہ جب پنجوقتہ نماز فرض ہوئی جبرئیل علیہ السلام نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتہہ پانچوقت کی نماز اوسجگہہ ادا
کرکے نماز کے وقتون کو تعین کیے اور کہتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام نے وہان
کی مٹی سے کعبے کی دیوارین اوٹہائی ہین اسواسطے اوس جاگہہ کا نام معجنہ بہی
ہے مطاف طواف کی جاے کو بولتے ہین سو اس جاے کا فرش سنگ مرمر
سے ہی اور اوسکے حدود کعبہ شریف کے روبرو مقام ابراہیم کی جالی سے
کعبے کی دیوار تک ۲۲ گز ہی اور کعبے کے پیچھے ۱۲ گز ۱۲ اونگل اور کعبے کے
داہنی طرف ۲۳ گز ۱۲ اونگل اور کعبے کے بائین طرف حطیم کے باہر سے ۴۲ گز ہی

واضح ہو کہ یہ مطاف ہموار اور مسطح اور قریب مدور کے ہی پھر اوسکے اطراف قدم کا زینہ بلند کر کے سیاہ پتھر کا فرش کئیے ہین اور اس زینے کے کنارے پر اطراف مطاف کے پیتل کے ۳۲ کہمبے ایک ایک قدم کے فاصلے سی نصب کیے ہین اور ان کہمبون پر ایک لوہے کی پٹی سے کہلے اوس کے ہر چشمے کے بیچ سات سات قلابی سے ایک ایک قندیل آویزان کی ہین اس حساب سی اس حلقے کے ۳۲ چشمے اور ۲۲۴ قندیل ہوتی ہین پھر زینۂ مذکورہ سے ۳ گز کے فاصلے تک وہی سیاہ پتھر کا فرش ہی پھر وہان سے دوسرا زینہ ۶ اونگل کا بلند ہو کے پھر وہان سے سیاہ پتھر کا فرش کعبے کے بائین طرف مسجد کے زینے کو لگا ہی اور کعبے کے داہنی طرف زینے کے نزدیک اور روبرو اور پشت کیطرف زینے سے دور ہی جیسا نقشے سے ظاہر ہوگا اور باقی صحن مسجد کے زینے تک ریت اور مٹی کا ہی پھر اوس فرش سنگ سے لیکر مسجد کے زینے تک اوسکے برابر ہر طرف سے سیاہ پتھر کی روشین بنی ہین اور وے روشین تمام ۱۲ ہین عرض ہر واحد کا دو گز ۱۲ اونگل ہی مصلاے حنفی وہ سنگین فرش کے دوسرے زینے کے کنارے ہی کہ جسکا قبہ خشتی بطور قینچی کے شیشش کا ورق مڑہا ہوا ہے اور اوسکے ہر دو درجے مین تین تین سنگ شیشے سے ہین اسطور پر کہ مشرق اور مغرب کیطرف ایک ایک طاق اور شمال اور جنوب کی طرف تین تین طاق ہین اوپر کا درجہ تکبیر وںکا مقام ہی اوراوسپر چڑہنے کی سیڑہی تختون سے مغرب کی جانب ہی مقام ابراہیم وہ ایک پتھر ہے کہ جسپر ابراہیم علیہ السلام کے قدمونکا نقش ہی پھر جسمکانین کہ وہ پتھر رکھا ہی اس مقام کو مجازاً مقام ابراہیم کہتے ہین اور وہ مکان بھی مستطیل ہی اور اوسکا قبہ خشتی ہی شیشش کا ورق مڑہا ہوا اور وہ کعبے سے ۲۲ گز کے فاصلے پر

اوسکے مقابل عرصہ مطاف مین واقع ہی ولیکن طواف سے خارج اور اوسکے اور
حجر اسود کے درمیان ۲۰ گز کا فاصلہ ہی اور اوس مکان کے اطراف
پنجرہ کی جال اور اوسکا دروازہ مشرق کیطرف ہی اور اندر اوس مکان کے
چھوٹا ایک جالدار قبہ دروازہ لگا ہوا ہی اوس مین اس مقام کو رکہے مین وہ ۲۱
اونگل کا بلند اور ۱۰ اونگل کا مربع اور عمق قدمونکا قریب ۱۰ اونگل کی ہین
اور اوس قبے پر غلاف مکلل ڈالے ہین مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ قتادہ سے روایت ہی کہ لوگون نے اگلے
اسلام کے دیکھا ہی کہ اوس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایڑیون اور انگلیون
کا نقش تھا پھر لوگون کے مس کرنے سے وہ نشان مٹ گیا ہے کہتے ہین
کہ وہ قدم کا نقش نظر نہین آتا ہی اور بہی اوسی تفسیر مین ہی کہ صحیح حدیثون مین
آیا ہی کہ حجر اسود اور یہہ پتھر حضرت آدم علیہ السلام کے ہمراہ بہشت سے آئی
ہین اور قیامت مین اون کو آنکھین اور لب اور زبان دیوینگے تاکہ وے
اون لوگون کے حق مین جو للہ اونکی زیارت کیئے ہین گواہی دیوینگے
اور بہی اوسی تفسیر مین ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اون دونون پتھرونکو
کوہ ابوقبیس مین دفن کر رکہے تہے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ
کی دیوار اوٹھانی کے وقت دیوار قد آدم کی مقدار سے بلند ہونے پر کسی بلند
چیز کے محتاج ہوئے تب جبرئیل علیہ السّلام نے اون دونون پتھرون کو
لا دئے پھر حجر اسود کو کعبے کے کونے مین آپ ساتھہ رہ کے لگائے
اور دوسرے پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کہڑے رہکر دیوار اوٹھانے
لگے پھر جسقدر بلند ہوتی تہی یہ پتھر بہی اونچا ہوتا تھا اور بیت مصلائے شافعی
وہ ایک مکان ہی جو مقام ابراہیم کے پیچھے اس سے لگا ہوا بطور بلبے

سے کے ۴ کہم پر بنا یا گیا ہی منبر وہ سنگ مرمر سے مقام ابراہیم کے قریب مطاف
کے کنارے پر بنا گیا گیا ہی اور اوسکے ۱۱ درجے ہین اور آخر کا درجہ مربع ہی
اور اوسے چار کونون پر ۴ کہم سنگ مرمر کے ہین اور اون کنہمبون پر پتھر کا
درازقبہ سونے سے ملمع کیا ہوا ترتیب دیا گیا ہی باب السلام وہ ایک کمان
ہے سنگ سیاہ کی مقام ابراہیم کے پیچہے ۱۰ گز کے فاصلے پر کہتے ہین کہ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وقت مین مسجد الحرام کا یہی
دروازہ تہا مصلاے مالکی وہ ایک قبہ چوبے ہی سیاہ پتہر کے ۴ کہمون
سے بنا گیا ہی اور اوس قبے پر شیش کا ورق مڑہا ہوا ہی اور وہ بشکل مربع
صحن مسجد کے سنگین فرش کے دوسرے زینے کے کنارے پر جانب مغرب
واقع ہی طرف گوشہ جنوب مشرقی کے ہی مصلاے حنبلی وہ بہی مانند مصلاے
مالکی کے سنگین فرش کے دوسرے زینے کے کنارے پر حجر اسود کے مقابل
واقع ہوا ہی مگر اوسکا زینہ مقدار ایک گز کے بلند ہی اسمین جو بیٹہنے ہین
چاہ زمزم وہ ایک کنوان ہی دو منزلہ مکان مستطیل مین پہر وہ مکان حجر اسود
کے روبرو ۲۲ گز کے فاصلے پر ہی اور اوسکے اور مقام ابراہیم کے درمیان
۷ گز کا بعد ہی اوسکے پیچہے کے ورجے کی دیوارین سیاہ پتہر کے ہین پہر
اس درجے مین دو چشمے ہین اون سے ایک ابدارخانہ ہی کہ جسکا دروازہ
جنوبی ہی پہر اوسمین بالاخانے پر جانے کی سیڈہی ہی اور دوسرے
چشمے مین کہ اوسکا دروازہ مشرقی ہی چاہ زمزم ہی اور اوپر کے درجے مین
بہی تین طرف سیاہ پتہر کے دیوارین ہین اور چوتہی طرف کعبے کے مقابل واقع
دار چوبی دروازے ہین اوس درجے مین موذنون کا رئیس رہتا ہی پہر چاہ
زمزم کے اوپر کی چہت مین جو ساگوان کے پٹیون سے سقف ہی ایک دریچہ

ہے رئیس وہان سے پانی زمزم کا شنبہ لیا کرتا ہی اور اوس کنوین کی بنا
سنگ مرمر سے ہی اور اوسکے اطراف کی دیوار مین سنگ ہی سنگ مرمر کی ایک
پتھر مین دو حلقے تراشے ہوسے اوسپر رکھے گئے ہین بلندی مین ۲ گز عرض
مین ۱ گز ہی اور اوس کنوی کا قطر ۱۱ گز اور عمق ۲۷ گز ہی اور پانی سکے اندر
۲ گز کے عمق مین پنجرے کی جال مستحکم کئے ہین تا اگر کوئی آدمی یا کوئی
چیز مباداگر جاوے تہ کو پونہچنے نپاوی اور اوسپر ۲ چرخ پنجرے کے لگے
ہوئے ہین وہان کا فرش سب سنگ مرمر سے ہی اور اوسکے دروازے
کے بازو سے ایک دریچہ ہی تاکہ ہوا اوس مین مدخل ہو اور سلم یعنی کعبے
شریف کی سیڑہی ہی اور وہ چاہ زمزم کے گنبد کے پاس ۲ گز کے فاصلے
سے رکھے جاتے ہی اور دو گنبد لداوکے جدے جدے قریب فرش
سنگ مرمر کے باہر ایک گز کے زینے پر چاہ زمزم کے پیچھے بنائے گئے ہین
اونمین سے ایک گہڑیال خانہ دوسرا کتب خانہ ہی مسجد حرام وہ کعبہ شریف
کی چارون طرف جہت مین بنائی گئی ہین زینہ اوسکا صحن سے ۱۸ اونگل بلند ہی
فرش اوسکا سیاہ پتھر سے ہی اور مسجد کے دالان مین ہی ۱۲ اونگل کا زینہ
ہے اور ہر جہت مین مسجد کے تین تین قطار طاقون کی ہین اور اکثر قطار طاقون
کی لداو قبہ دار ہین اور بعض بے قبہ اور بعض جہت مین تین قطارون سے
بہی زائد ہین پیچھے قطار تک عرض تین قطار سے کم نہین ہی نسخہ حیات القلوب
مین لکھا ہی کہ جملہ کہم مسجد حرام کے ۵۵۵ ہین اور یہی ۳ قسم کے ہین رخام
یعنی سنگ مرمر سفید سمیسہ یعنی سنگ زرد صتوان یعنی سنگ سخت پہر سنگ
مرمر کے کہم جو ایک ہی پتھر مین مدور تراشے گئے ہین ۲۹۳ ہین اور سمیسہ کے
کہم جو جدے جدے پتھرون کو گچ سے وصل کر کے ہشت پہلو باندہی گئے

ہین سو ۴۴۲ باقی ۱۸ اصطوانکی سے اور سب قبے لداؤ طاقون کے ۱۵۲ اور کنگرے دیوار کے
کے جو اکثر سنگ شمیسہ اور بعض سنگ رخام سے ہین سو جملہ ۱۴۷۹ ہین اور مسجد
کے شمالی طرف محکمۂ قاضی اور مدرسۂ سلیمانیہ مسجد سے متصل ہین اور بدستور
مشرق کیطرف مدرسۂ سلطانی قایتبائی اور مغرب کی جانب مدرسۂ داؤدیہ ہے
اور اونکے دروازے مسجد کے اندر ہین اور مسجد کا طول باب السّلام سے جو
مشرقی کونے مین ہے باب العمرہ تک جو مغربی کونے مین ہی ۴۰۴ اور عرض
باب الصفا سے باب الزیادہ کیطرف مسجد کے اصلی دیوار تک ۲۰۴ گز ہی اور
منارے مسجد کے ۷ ہین ۴ کونون مین ۴ پانچوان باب الزیادہ کے پاس ۶
محکمے قاضی کے نزدیک اور ۷ مدرسہ سلطان کے قریب اور مسجد مین آنے کے
دروازے ۱۹ ہین کسیکا ایک رواق ہی کسیکا دو کسیکے تین کسیکے پانچ ۳۹
رواق ہی جب کہ مسجد کے باہر کی زمین بلند ہی ہرطرف کے دروازے کی دہلیز
سے مطاف تک اوترنے کے لیے سیڑہیون کے پایے ۱۲ عدد سے کم اور
۱۰ اسے زائد نہین ہے تفصیل دروازون کی معہ نام اور تعداد رواق اور سمت یہ ہی

معروف نام	دروازہ اصلی	تعداد	رواق کی تعداد	نام دروازے	تعداد	رواق کی تعداد
شرقی — دروازے معہ رواق کے				حصہ مغربی — دروازے معہ رواق معہ		
بنی شیبہ	باب السلام	یک	۳	باب الوداع	یک	۲
+	باب النبی	یک	۲	باب ابراہیم خلیل	یک	۱
باب الجنائز	باب العباس	یک	۳	باب العمرہ	یک	۱
باب بنی ہاشم	باب علی	یک	۳	+	+	+
+	+	+	+	+	+	+
		للعہ	۱۰عہ		سہ	عہ

جنوبی دروازہ معہ رواق ۲۲				شمالی دروازہ معہ رواق ۱۲		
معروف	نام دروازہ معروف	تعداد	رواق کی تعداد	نام دروازہ	تعداد	رواق کی تعداد
باب البازان	باب النعوش	یک	۱	باب العتیق	یک	یک
باب مخدوم	باب البغلہ	یک	۱	باب الباسطہ	یک	یک
باب بنی مخدوم	باب الصفا	یک	۵	باب القطبی	یک	یک
باب البجیاد	باب الحاکم	یک	۲	باب الزیادہ	یک	۳
باب المجاہدین	باب الرحمتہ	یک	۲	باب الدر	یک	یک
	باب الشریف	یک	۲		۵	۷
باب العجلان	باب اصہانی	یک	۲			
		۷	۱۵			

نقشہ بھی چھپا ہوا یہان پر چسپان ہی اوسکی زیارت سی مشرف ہونا پر ضروری

دروازہ دوسرا سکے بیچ مین جاکر رہنے اور اہل معلی وغیرہ کی زیارت اور طواف اور وداع کے بیان حالات مین ای برادران بخوبی جانو کہ اوس مقام فرخندہ فرجام کے استقامت تک ہر قسم کے بیان عبادت کو یہہ شغل اذکار کے باب مین رکھنا موجب مزید برکت ابدی اور حصول سعادت سرمدی کا ثمرہ حاصل ہی اور مستحب ہے ادا کرنا نفل کا نماز ونکی پیچھے مقام کے اور مقابل حجر اسود کے حاشیہ مطاف پر اور رکن عراقی کے قریب اور کعبے کے دروازے کے نزدیک اور حطیم مین جو مقام جبرئیل کر کے شہرت پذیر ہی اور میزاب کے نیچے اور رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ مین اور رکن شامی کے قریب ایسا کہ باب العمرہ پیٹھہ کے پیچھے

پڑھی اور رکن یمانی اور باب مسدود کے درمیان کیونکہ ان سب مقامون مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے نمازین پڑھی ہین اور مستحب ہی نمازین پڑھنا
اُمّ المومنین بی بی خدیجۃ الکبرے رضی اللہ عنہا کے گہر مین کہ یہہ مقام افضل موضع
ہے بعد مسجد الحرام کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی پیدایش
کی جگہہ مین اور حضرت ابی بکر رضہ کے گہر مین اور حضرت عمر رضہ اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کی پیدایش کی جگہہ مین اور دار ارقم مین جو وہ ایک مسجد ہی صفا کے نیچے اور
غار مرسلات مین اور جبل ثور اور جبل حرات کے غار مین اور مستحب ہی کہ اہل معلی
کی زیارت کرے معلے قبرستان کا نام ہی وہان بہت سے صحابہ اور تابعین
اور اولیا اور صالحین مدفون ہین لیکن کسی کی قبر معین نہین ہی مگر بی بی خدیجۃ الکبریٰ
کی قبر جو فضیل بن عیاض کی قبر سے متصل ہی اور اوپر گنبد بنا کئے گئے ہین اور
اسکا تعین بہی کسی بزرگ کے خواب دیکھنے سے ہوا ہی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہا اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی قبرین بہی مشہور ہین لیکن روایت صحیح سی
معین نہین ہی اور تابعین مین کے سفیان بن عتبہ اور فضیل بن عیاض اور امام
یافعی وہان مدفون ہین غرض ان سب مقربان بندۂ الٰہی کی زیارت اجمالاً اور
تخصیصاً مع آداب زیارت جو خلاف شرع نہو بجا لاوے اور آداب زیارت
سے ہی کہ زایر کو چاہیے کہ سورۂ بقر سے اول کی چند آیات مقبور کے سرہانے
اور امن الرسول سے آخر تک اوسکے پائین کہڑا رہ کے پڑہے اور کہے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَنَسْاَلُ اللّٰہَ
لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ فِی الْاٰخِرَۃِ اور قرآن شریف سے جو میسر ہو خصوصاً آیۃ الکرسی
اور سورۂ یٰسین اور سورۂ تبارک اور سورۂ تکاثر ایکبار اور سورۂ اخلاص ۱۱ یا ۱۲
یا ۷ یا ۳ بار پڑھے اور کہے اَللّٰھُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَاقَرَأْنَاہُ اِلٰی فُلَانٍ اَوْ اِلَیْھِمْ

ہدیسی رکھتا ہی اور اوسکو ساتھ لے چلے تو چاہیے کہ بجاے تلبیہ کے اوسکو تقلید
کرے یعنے اوسکے گلے مین پٹہ نشانی باندہے اور ہمراہ لیچلے اوسوقت
اہل نیت قران وتمتع یا افراد حج بوجہہ کرنے تلبیہ باندہنے پٹہ بدنے کو
ثبوت احرام محرم ہوجاویگا اوسکو اکثر اوقات تلبیہ کہنا چاہیے جیسا کہ
فصل احرام کے بیان مین ذکر اوسکا گذر گیا ہی اور حسب منشاے اوسی فصل کے
ممنوعات سے بچنا رہے اور جسوقت حدود حرم مین پوہنچے تو افضل یہ بات
ہے کہ پیادہ پا اور سر برہنہ ہوکر بڑی عاجزی اور نہایت انکساری سے جناب
احدیت جلشانہ مین گڑگڑا کر اپنے قضاے حاجت کے واسطے اور اپنے والدین
کی مغفرت کے لیئے دعا مانگے اور بعد تسبیح اور تہلیل اور تحمید اور صلوات
کے یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ وَبَشَرِيْ
عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ فقط اور مقتضاے آداب یون ہی کہ
بوقت قریب پوہنچنے مکہ معظمہ کے سر وپا برہنہ ہووے مثل بندے گنہگار
کے بارگاہ حضور عالی مین دست بستہ ہوکے معافی گناہ چاہے اور بوقت
نظر پڑنے کے یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِيْ بِهَا رِزْقًا حَلَالًا فقط
اور جسوقت نظر بیت اللہ پر پڑے اوسوقت بہی بکمال خشوع اور انکساری
سے یہ دعا پڑہے بلکہ یہ ہر جگہہ پڑہنا مناسب ہی رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور یہہ بہی آئی ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ
مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فقط اور بوقت داخل ہونے بیت اللہ
کے اول غسل کرنا مستحب ہی اگرچہ ہو حائض یا نفسا اور باب السلام سے
پا برہنہ کدا یعنے عقبہ نلیا جوکہ ساتہ باب معلی کے ہی مشہور ہے بیت المقدس

مین در آوے ولیکن مرور مکہ شریفہ کا نسبت شب کے دن کو اولیٰ تر ہی پہر اندر
آباد ی سکے اسباب اور اشیا ی ہمراہی کو پہلے جہان چاہے وہان رکھکر باب
سلام سے جسکو باب بنی شیبہ بہی کہتے ہین تلبیہ گویان بطہارت تمام اپنے کو
بڑا ذلیل اور خوار اور روسیاہ غریق گناہ بسیار جانکر اور کعبہ مکرمہ کی نہایت عظمت
اور جبروت ملاحظہ کرتا ہوا اولاً مسجد الحرام مین بہ نیت طواف داہنا قدم رکھکے
داخل ہووے اور یہ دعا پڑہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ
الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
جَمِيْعَ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فقط اور جب حجر اسود کے پاس آوے
تو یون پڑہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا
رَبَّنَا بِالسَّلَامِ فقط اور بیت اللہ کے دیکھنے بعد پڑہے تین تکبیر اور تہلیل اور
درود کے یہ پڑہے اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّبِرًّا وَّمَهَابَةً فقط
اور دعا بہی جو یاد ہو وہ پڑہے اور اللهم انت السلام الی آخرہ بہی پڑہے اور
بغیر ہاتھ اوٹھانے کے جو چاہے سو مانگے اور حجر اسود کو چوم سکے جو
جگہہ نپاوے تو ہتلیون کے اشارے سے یا کسی چیز کے اشارے سے
اوسکو چوم کے یہ کہتا ہوا بغیر ادا ے تحیت المسجد کے طواف کعبہ شروع
کرے یعنے یہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فقط اور ملتزم کے متصل سے یون کہے رَبَّنَا اٰتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فقط اور عین

اور ناخن ترشوا ے اور بغل کے اور ناک اور زیر ناف کے بال دور کرے
ولیکن سر کے بال نہ مونڈ اوے کہ رہنا اونکا افضل ہی اور جو عورت اپنے
اپنے ساتھہ ہو تو اوس سے موقع پاکے صحبت داری کرے بعد وضو
کرکے نیت سے احرام کی گرم یا سرد پانی سے غسل کرے اگرچہ کونے
عورت حائض ہو یا نفسا اور میل بدنکا دور کرے اور سر اور ڈارہی کے بالو
مین خوب شانہ کرے اور اوسکو صاف نباوے اور تیل لگادے اور بدنمین
خوشبوئی ملے نہ کپڑونمین مگر وہ خوشبوئی ہو جسکا اثر باقی نرہے یعنے ویسی
ہی خوشبوئی کپڑونمین لگانا مشروع ہی اور ایک تہمت جسکو لنگی بولتے ہین
کمر سے باندہے اور ایک چادر کاندہونپر سے اوڑہے پر چادر دوختہ
نہووے بلکہ قبل احرام کے سب کپڑے دوختہ کو دور کرے بدن سے
کہ یہ واجب التعمیل ہی اور پر ضرور ہی کہ دونون کپڑے پاک اور صاف
اور نئے ہون اور مستعمل بہی درست ہی مگر نئے کا ہونا اولےٰ تر ہے
اور مجاز ہے تہمت طول مین تا ۵ ہاتہہ اور چادر ۶ ہاتہہ اپنے ہاتہہ سے کم
نہو اور جو آدمی بہت موٹا اور توانا ہے تو بقدر ستر اوسکے نبانا چاہیے
پہر دو رکعت نماز نفل بہ نیت احرام کے پڑہنا چاہیے رکعت اول مین سورہ
فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور رکعت ثانی مین سورۂ اخلاص پڑہے
بعد سر برہنہ ہوکے اوسی جاے نماز پر بیٹہا ہوا اگر نیت قران کی رکہتا
ہو تو یون نیت کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْهُمَا لِی وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّی وَاَعِنِّی عَلَیْهِمَا
وَبَارِكْ لِی فِیْهِمَا نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهِمَا لِلّٰهِ تَعَالٰی
معنی یہہ ہین کہ ای خدا یتعالے تحقیق ارادہ کرتا ہون مین حج اور عمرے کا
پس آسان کرادن دونون کو ہمپر اور قبول کرادن دونون کو مجہسے اور جو قصد تمتع

یا افراد عمرے کا رکھتا ہو تو یون کہنا ضرور ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ اور جو نیت افراد حج کا کرنا چاہیے تو یون بولے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰی اور یہ نیت سب دل سے کرنا فرض ہی اور زبان سے ادا ے الفاظ سنت ہی اور جس نے پہلے حج فرض نہ کیا ہووی تو اوسکو لازم ہی کہ نیت حج فرض کی کرے یعنے اسقدر الفاظ پڑہا کے کہنا چاہیے کہ یہ نیت مین جو کرتا ہون سو واسطے بجا لانے حج فرض کے جو مجھپر فرض اللہ تعالے کا ہی اور پہر اون نیت کے ساتھہ ہی بدون فصل کے آواز بلند سے اسطور پر تلبیہ زبان زد کرے اور ہر وقت کہی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اور بہتر ہی کہ جس عبادت کی نیت کیا ہووے اوس عبادت کو تلبیہ مین ملا کر ذکر کرے اور یون کہے لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ بِیَدَیْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَیْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّیْكَ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر درود بہیجے اولے درودون سے وہی درود ہی جو نمازون مین پڑہا جاتا ہی اور دعا کرے مطابق اون دعاؤن کے جو حدیثون مین وارد ہین اون سے مختصر یہہ دعا مستحب ہی لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ یَا لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ حَقًّا یَا لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ حَقًّا اور بعد لبیک کی یہی دعا مستحب ہے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِیْنَ رَضِیْتَ عَنْهُمْ وَارْتَضَیْتَ وَقَبِلْتَ اَللّٰهُمَّ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ مِنَ النَّارِ وَكُلَّ شَیْءٍ حَرَّمْتَهٗ عَلَی الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِیْمَ فقط اور بعد درود خوانی لبشرح بالا آواز پست یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ فقط بس جو شخص کہ اپنے ہمراہ مین

بعد ہ مقبور کے اور اپنے لئے بارگاہ الٰہی سے مغفرت چاہے اور مستحب ہی کہ سب مساجد متبرکہ کی زیارت کرے اور وہان نماز پڑہے وے سب مسجدین یہی ہین مسجد رایہ مسجد شجرہ مسجد جن مسجد غنم کہ اوسکو مسجد اجابہ بہی بولتے ہین مسجد جبل ابو قبیس مسجد ذی طوبی مسجد عقبہ مسجد جرانہ مسجد عائشہ مسجد عرفات مسجد کبش مسجد حنیف پہر جو شخص مکۂ معظمہ سے مدینۂ منورہ کو یا اپنے وطن کو جانا چاہیے تو طواف وداع یعنے رخصت کا طواف جو آفاقی پر ہی واجب ہے طواف دوسرون کے مانند ادا کرے مگر اس طواف مین رمل اور اضطباع اور سعی نہین ہی پہر بعد کرنے اس طواف کے توقف کرنا نچاہیے جو توقف ہو جاوے تو اعادہ وداع ضرور ہی اور بعد اس طواف کے دو رکعت نماز مقام ابراہیم کے نزدیک یا مسجد حرام مین ادا کر کے چاہ زمزم پر آوے اور اوسکا پانی اس آداب ساتہہ جو آگے ذکر ہو گیا ہے پیٹ بہر کر کئے بار پئی اور ہر بار کعبۂ شریف کی طرف نظر کرے اور اوس پانی کو تبرک جانکے اپنے سر اور آنکہون اور منہ پر ملے اور ممکن ہو تو اوسکو اپنے بدن پر اور کپڑون پر بہی ڈالے اور بہا وے بعد کعبۂ شریف کے آستانے پر بوسہ دیوے اور ملتزم پر اپنا سینہ اور منہ رکہہ کے اسی حالت مین سید ہاہا تہہ کعبے کے دروازے کی طرف اوٹہا کے کہے السائل ببابك يسئلك من فضلك ومعروفك ويرجو رحمتك اور کعبے کے پردون کو پکڑ کے بہت سا گریہ وزاری کرے اور اوسکی دیوار سے رخسارے ملاوے خار ہا سے فراق سے اس کعبہ پاک کے دل اور جگر کو اپنی چاک چاک کرے اور تکبیر اور تہلیل اور حمد و ثنا اور تسبیح سے اوس پاک پروردگار جلشانہ کے زبان کو طراوت اور دل غمدیدہ کو لذت حلاوت کی بخشے اور رسول کریم شفیع امم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر درود بہیجے اور بہت عاجزی

اور زاری سے اپنے اور اپنے مان باپ اور خویشون اور دوستون کے حق مین دعا گو ہوا ور اوس مالک الملک کی درگاہ عالی پناہ مین التجا کرے اور حجر اسود کو بوسہ دے کے تکبیر اور تہلیل کہے بعد نہایت اندوہگین اور حسرت آگین ہوکر اوس درگاہ رفیع الشان اور مکان ملائک آشنا ن سے رخصت ہوکر منہ اودہر کئے ہوے اولٹے قدمون مسجد حرام کے باب حروزہ سے باہر آوے اور نکلتے وقت یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا بَیْتُكَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ مُبَارَکًا وَّھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ فِیْہِ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ اَللّٰھُمَّ فَکَمَا ھَدَیْتَنَا فَتَقَبَّلْہُ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ بَیْتِكَ الْحَرَامِ وَاِنْ جَعَلْتَ نَعَوِّضْنِیْ مِنْہُ الْجَنَّۃَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

فصل چہاردہم بیچ بیان عمل درآمد جملہ ارکان حج اور احرام کے شروع سے آخر تک ساتہہ ترتیب کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی جانو اور ساتہہ درستی ہوش کے اسکو مانو کہ جب کوئی آفاقی بنا براداے حج اپنے وطن اور مسکن سے باہر ہووے اور میقات کے پاس یا مقابل مین پوہنچے اوسوقت اوس پر واجب ہوتا ہی اوسمقام پر احرام باندہنا پس اگر مہینے حج کے جیسا کہ ماہ شوال اور ذی قعدہ اور دس دن ذی حجہ کے ہین ہووے اور اونہین دنون مین مکے مین پوہنچتا ہے تو اولے تر ہی کہ قران کا احرام باندہے یا تمتع یا افراد حج کا اور جو حج کے مہینے مین مکے نہین پوہنچتا ہی تو احسن ہی افراد عمرے کا احرام باندہے الغرض بوقت عزیمت احرام بندہی کے بال موچہون کے کترادے

حالت طواف مین جو نماز فرض کا وقت یا فرض کی جماعت یا نماز جنازہ یا سنن موکدہ کے فوت کا اندیشہ ہووے تو اون سب کو طواف پر مقدم جان کے ترک کرے پھر اگر معتمر یا متمتع ہی تو تلبیہ موقوف کرکے اضطباع کرے بشرطیکہ اس طواف کی سعی کا ارادہ رکھے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان سے حجر اسود کے روبرو آکے اس وضع پر کھڑا رہے کہ تمامی حجر اسود اسکے سیدھی طرف رہے یا بوقت طواف تمام بدن اسکا حجر اسود کے مقابل ہووے اور وہ کعبے کے کونے پر اور وہ کونا مشرق اور جنوب کے بیچ مین ہی اور دروازہ کعبہ کا مشرق کی جانب ہی اگر وہ شخص مفرد حج ہے تو طواف قدوم کی نیت کرے اور جو متمتع ہی یا قارن یا مفرد عمرہ تو طواف عمرہ کی نیت کرے اور کہے یون بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقط اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید اور درود گویان دونون ہاتھون کی ہتھلیان حجر اسود کیطرف لاکے کانون تک اوٹھا کے ارسال کرے جیسا کہ نماز مین بنا بر تکبیر اوٹھاتے ہین تحریمہ کو پھر اون ہتھلیون کو حجر اسود پر رکھ کے بدون برآمد آواز کے بوسہ دیوے اور اوسپر سجدہ کرے جو ہجوم خلق نہووے اور بسبب ہجوم کے معذور ہووے تو صرف ہاتھ پہونچاوے ورنہ کسی عصا یا چھڑے کے ذریعے سی چھلا کر بوسہ دیوے ورنہ بحالت غایت مجبوری اشارے سے ہاتھون پر بوسہ دیوے اور یہہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَطَهِّرْ لِيْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ فقط پھر وہان سے اضطباع کے ساتھ کعبے

کی گرد سیدہی ہاتہ کیطرفسی پہرنا شروع کری اسطورپر کہ بیت اللہ بائین ہاتہ کیطرف رہی اور حطیم طواف مین جاوی اور رکن
یمانی کو پہونچی اگر ممکن ہی اوسکو اپنی سیدہی ہاتہ سی چہووی ورنہ چلا جاوی پہر جب حجر اسود کی نزدیک آوی تو ایک
شوط یعنی ایک دور ہوا پہر اسطرح سات دور پورا کری اور ہر شوط مین رکن یمانی کو چہووی اور جب مقابل حجر اسود کی آوی
تو کہڑا رہی اور تکبیر اور تہلیل اور حمد کری اور درود پڑہی جو ممکن ہو تو ایک بوسہ دیوی اور اول کی تین شوط مین رمل
کری یعنی مونڈہون کو ہلاوی اور جلدی سی چلی بشرطیکہ اوس نی اوس طواف کی سعی کا ارادہ رکہی ہو اور
تمامی طواف مین تکبیر اور تہلیل و تحمید کہی اور درود پڑہی اور باب کعبہ پر یہ دعا پڑہی
اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَھٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُکَ وَھٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُکَ وَھٰذَا الْمَقَامُ مَقَامُ الْعَائِذِ
بِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ
لِیْ بِخَیْرٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اور رکن عراقی پاس یون پڑہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ
وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ
اور میزاب پاس یہ پڑہنا چاہیی اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ وَلَا بَاقِیَ
اِلَّا وَجْھُکَ وَاسْقِنِیْ بِکَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً لَا اَظْمَأُ بَعْدَھَا اَبَدًا اور رکن شامی پاس یہ پڑہنا چاہیی
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْیًا مَشْکُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَتِجَارَۃً لَنْ تَبُوْرَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ ۝
اور رکن یمانی پاس یون پڑہنا چاہیی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۝
اور یہ ہر جگہ پر پڑہی اور یہ آیہ کریمہ میان رکن یمانی و حجر اسود کی رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ بہی پڑہتا رہی اور فقط طواف قدوم مین نہ دوسری طوافون مین یا قارن کو تلبیہ کہنا درست
ہی لیکن دعا یہان پر ماسوا پڑہنا افضل ہی اور قارن کو لازم ہی کہ بعد طواف عمرہ کی
طواف قدوم بہی بجالاوی کیونکہ آفاقی اور میقاتی پر جو مفرد حج یا قارن ہووی یہ طواف سنت مؤکدہ ہی پہر جب ختم طواف کا

حجر اسود کے بوسہ دینے پر کرے اور اوس سے فارغ ہو جاوے تب مقام
ابراہیم پر آکر بدون اضطباع کے دوگانہ نماز نیت سے واجب طواف کے
ادا کرے جو بسبب ہجوم کے وہان پر ادا نہ ہو سکے تو جس جگہہ مسجد حرام مین
چاہے پڑہ لیوے رکعت اولے مین بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون اور
ثانی مین اخلاص پڑہے اور نماز کے بعد یہ دعا پڑہے وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ
اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فقط پہر دعاے حضرت آدم علیہ السلام پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ
تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَاعْطِنِي سُؤْلِي وَتَعْلَمُ مَا فِي
نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ اِيمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِي وَيَقِينًا صَادِقًا حَتّٰى
اَعْلَمَ اَنَّهُ لَا يُصِيبُنِي اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرِضًى بِمَا قَسَمْتَ لِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ فقط
اور اپنی حاجت اور مراد کے واسطے اور اپنے والدین کے حق مین اور سب خویش
و اوند و دوستان اور سائر مسلمین و مسلمات کے حق مین دعا کرے کہ یہ جاے
محل اجابت دعا ہے پہر وہان سے نزدیک ملتزم کے جو حجر اسود اور کعبے کی
دروازے کے بیچ مین چار گز کی مقدار ایک جگہہ ہے آوے اور اوس
جگہہ کو اور کعبے کے پردے کو اپنے سینے سے لگا وے اور رکہے سیدہا
رخسار اور رکہے بایان رخسارہ او سپر رکہے اور دونون ہاتہون کو سر کے
اوپر سے دراز کرکے تمام بدن کو دیوار کعبے سے چسپان کرے اور بہت
زاری اور انکساری سے اپنی بہلائی اور بخشایش کے واسطے جو چاہے
سو مانگے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بہیجے کہ یہ مقام بہی
دعا کے مقبول ہونے کا ہے بعد ازان چاہ زمزم کے پاس آوے
اور پانی اوسکا پیالے مین لیکر کے اور کہڑا ہوکے یا بیٹہ کے قبلہ رو ہوکے
بقدر پیوے کہ پیٹ بہر جاوے اور بہتر ہی کہ اوسکو تین دم مین پیوے اور ہر دم

مین کعبے کیطرف نگاہ کرکے شروع مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہے اور دعا پڑہے
اللّٰهُمَّ يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَلَيَّ نِعْمَةً أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ اللّٰهُمَّ لَكَ وَقَفْتُ عَلَى بَابِكَ تَعَالٰى
وَالْتَزَمْتُ بِأَعْتَابِكَ أَرْجُو رَحْمَتَكَ وَأَخْشٰى عِقَابَكَ اللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِيْ وَجَسَدِيْ عَلَى النَّارِ
اللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِيْ عَنْ سُجُوْدِ غَيْرِكَ فَصُنْ وَجْهِيْ عَنْ مَسْأَلَةِ غَيْرِكَ اللّٰهُمَّ يَا رَبَّ
الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ أَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ آبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَصْحَابِنَا وَأَحِبَّائِنَا مِنَ النَّارِ يَا كَرِيْمُ
يَا غَفَّارُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ
أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ قِنِيْ مِنَ النَّارِ وَأَعِذْنِيْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ
وَاقْنَعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا آتَيْتَنِيْ پہر پانی زمزم پینے کے وقت یہہ پڑہے
اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَعَمَلًا صَالِحًا
وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

یہان سے طواف کے احکام پورے ہو چکے بعد بغیر تاخیر کے صفا اور مروے
مین سعی کرنا واجب ہی اس صورت مین جو وہ شخص مفرد حج یا قارن ہے
اوسکو اختیار ہی کہ بعد اس طواف قدوم کے سعی کرے یا بعد طواف زیارت
ولیکن افضل یہ ہی کہ بعد طواف زیارت کے سعی کرے کیونکہ جو مفرد حج
طواف کرچکا سو وہ طواف قدوم تہا اور قارن بہی عمرے کا طواف مع سعی
ادا کرنے کے بعد جو طواف کیا سو وہ طواف قدوم تہا اگر وہ شخص مفرد عمرہ یا تمتع
سے ہے بعد اس طواف کے اسکو سعی کرنا لازم ہی کیونکہ یہ طواف جو اوس نے
ادا کیا سو وہ طواف عمرہ تہا بہر حال جب سعی کا ارادہ کرے تو آب زمزم
پینے کے بعد بلا توقف پہر حجر اسود کے پاس آوے اور اسکو بوسہ دیوے
اگر نہ دے سکے تو مطابق مذکور بالا عمل کرنے بعد مسجد حرام سے بایان پانون
آگے رکہہ کے باہر آوے اور باب الصفا سے طرف صفا کے برہنہ پا جاوے

اور جب صفا کے نزدیک پہونچے تو یہ آیۂ کریمہ پڑہے اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰہُ بِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ۝

اور تلبیہ کہتا ہوا صفا پر اسقدر چڑہے کہ کعبۂ مبارک صفا کے دروازے سے نظر آوے پہر بیت اللہ کیطرف منہ کرکے کہڑا رہے اور نیت سعی کی ملیں کرکے یوں کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَلْھَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا بِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَصَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَشَائِخِیْ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اور دونوں ہاتہونکو آسمان کیطرف اوٹہاوے جیسا دعا کے وقت اوٹہاتے ہیں پہر تین بار بلند آواز سے تکبیر کہے یعنے اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِّوَجْہِکَ الْکَرِیْمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ فقط تین بار کہہ کے یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ اور درود اوپر رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر بھیجے اور تمامی مومنون کے حق مین دعا کرے کہ یہ جا بھی محل اجابت ہی اور صفا پر ایک سورہ طوال مفصل کے قدر کھڑا رہکر وہان سے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہتا ہوا اوتر آوے اور کہتے وقت یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ بِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ بعدہ مروے کیطرف اپنی عادت کے موافق آہستہ چلنا شروع کرے اور اوسوقت یہ دعا پڑہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ فقط اور جب بطن وادی مین پونہچے میل اخضر سے دوسرے میل اخضر تک جلدی اور بڑی تیزی سے چلنے لگے اور مروے پر آوے لیکن اسقدر نہ چڑہے جیسا صفا پر چڑہا تہا اور رو بقبلہ کھڑا ہو کر جیسا صفا پر تکبیر اور تہلیل وغیرہ کہتا تہا ویسا ہی کہے یہ ایک دور ہوا پہر باقی چہہ دور اسیطرح پہرے اور ختم مروے پر کرے اور ہر دور مین درمیان دونون میل کے اخضرین کے تیز تیز جلدی کرے اور درمیان اس سعی کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ آخر تک پڑہا کرے اور تلبیہ کہتا رہے اور واضح ہو کہ جو یہ سعی کے بعد طواف کے ادا کے جا دے تو اوسکو دوہرانا لازم آتا ہی اور اس سعی کے واسطے طہارت ضرور نہین ہے مگر اولے طہارت سے عمل ہے اور اسیطرح وقوف عرفات اور مزدلفے اور رمی جمار بہی بے طہارت صحیح اور درست ہے اور با طہارت اکمل اور طواف کے لیے طہارت شرط ہی اور طواف اور سعی کرتے وقت بات بولنا مکروہ ہے جب سعی سے فارغ ہو چکے پہر مسجد حرام

مین جاکر دو رکعت نفل نماز برابر حجر اسود کے یا متصل باب عمرے کے ادا
کرے بعد اسکے اگر وہ شخص مفرد حج یا قارن ہے یا وہ متمتع جو اپنے ساتہ
ہدیا رکھتا ہے او نکو واجب ہی کہ حلق نکرین اور احرام سے نہ نکلین بلکہ
اسی احرام سے مکے مین اقامت کرین اور طواف نفل جنقدر چاہین بدون
اضطباع اور رمل اور سعی کے ادا کرین اور بعد ہر طواف کے دو رکعت
نماز پڑہین اور تمام اوقات اور حالت طواف مین اکثر تلبیہ کہتے رہین جمرہ
عقبہ کے رمی تک اور عمرہ نہ بجالاوین حج کے مہینے مین وہی تینون شخص
یعنے مفرد حج اور قارن اور متمتع اور آگے ان مہینون کے فقط وہ مفرد حج
جو حج کے مہینون کے پہلے احرام باندہا ہے پہر جو بجالاوین دم لازم ہوگا
اور جو مفرد عمرہ ہے تو ضرور ہے کہ حلق یا قصر کرکے احرام سے نکلے اور
حکم اس متمتع کا جو وہ اپنے ساتہ ہدایا نہین رکھتا ہے وہ مختار ہی کہ
احرام سے نکلے یا نہین پر احرام سے باہر آنا اسکو مستحب ہی لازم ہی
کہ احرام سے نکلے اور نفل طوافون سے جسقدر ہوسکے بدون اضطباع
اور رمل اور سعی کے ادا کیا کرے کہ آفاقی کے حق مین طواف بہتر ہی
نماز نوافل سے پہر متمتع کو عمرہ بجالانا ناجائز ہے اور معتمر جسنے عمرے
چاہے بجالاوے مگر حج کے مہینون مین مکروہ ہے کیونکہ مکے مین
اقامت کرنے کے بعد آفاقی یا میقاتی کو اشہر حج مین عمرہ ادا کرنا مکروہ
ہے اور مکی کو بطریق اولے ہوگا پہر جب حج کے دن آوین تب جو کوئی
احرام کہول چکا ہے اسکو لازم ہے ساتوین یا آٹھوین تاریخ کو ذیحجہ
کی غسل یا وضو کرکے بدنمین خوشبوئی ملے اور مسجد حرام مین اگر تحیت المسجد
کی نیت سے سات دور طواف کے ادا کرے اور دو رکعت نماز نفل بدستور

سابق ادا کرکے اسی جگھہ بیٹھا ہوا حج کی نیت دلمین لاکر زبان سے اسطرح کہی
اللّٰھم اِنِّی اُرِیْدُ الحج فیَسِّرہُ لِی وَتقبَّلہُ مِنِّی فقط اور تلبیہ گویان درود ماثورہ
اور یہ دعا پڑہنا چاہیے اللّٰھم اِنِّی اَسْئَلُکَ مَغفِرَتَکَ وَرِضَاکَ عَنِّی فِی دَارِ القَرَار
وَاَن تُعتِقَنِی مِنَ النَّار اور ممنوعات اور مکروہات اور مفسدات حج اور احرام
جیسا اوپر بیان ہوچکا ہی اوس مطابق پرہیز کرے اور دور رہے پہر بعد
احرام کے جو چاہیے اسی اور طواف زیارت کی اوسپر مقدم کرے تو
چاہیے کہ طواف نفل کو ساتہ اضطباع اور رمل ادا کرکے سعی کرے
کسواسطے سعی کا صحیح ہونا اوپر طواف کے منحصر ہی گو کہ بطریقۂ نفل کے
ہووے یعنے اول کے تین دور مین بعد ازان افعال حج کے جو
بیان کی جاتی ہین بجالاوے اور جس نے احرام نہین کہولا ہی وہ
اسی احرام سے حج کے افعال ادا کرنے مین مشغول و مستعد ہووے
یعنے تاریخ ہفتم کو خطبۂ امام کہ جسمین منا جانے کے احکام اور عرفات
مین نماز پڑہنے کا بیان اور وہان سے ساتہ امام کے پہرنے کی
حقیقت درج ہی اور بیان کرتا ہی سنکر آٹہوین کو احرام بستہ بعد نماز
فجر اور آفتاب کی تلبیہ اور تہلیل اور تحمید اور تکبیر گویان مکے سے پیادہ
منا کو جاوے اور نماز ظہر اور نماز عصر اور مغرب و عشا منا مین پڑہے
اور اوس رات کو منا مین رہے کہ فجر کی نماز صبح صادق مین یعنے پانچ
وقت کی ادا کرکے بعد طلوع آفتاب ضبت کی راہ سے عرفات مین جاوی
اور درمیان راہ کے تلبیہ اور تکبیر اور تسبیح اور تحمید اور تہلیل اور درود
جسقدر ہوسکے پڑہے اور استغفار کی کثرت کرتے اور عرفات کے
قریب پہونچکے بطن عرفات سے الگ جہان چاہے ٹہرے مگر متصل

سیاہ پتھروں کے جبل رحمت کے دامن میں جہاں پر آن سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم موقوف ہوئے تھے او ترنا از رہ اولی اور افضل ہی اور وہان پر تلبیہ اور ذکر تسبیح اور تہلیل اور درود اور استغفار مین بہت مشغول رہے اور اپنے مان باپ اور خویش اوند اور دوستون کے حق مین دعا کرے اسطور پر اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا سَاَلَکَ بِہٖ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ بِہٖ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ رَبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

اور اس روز واسطے پڑھنے کے بہتر جو دعا ہمارے پیغمبر اور دوسرے پیغمبرون نے پڑھی ہین پڑھے اور وہ یہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ

بعد وآگے زوال آفتاب کے عرفات مین ٹھہرنے کے واسطے غسل کرے

کہ یہ وقوف یعنے ٹہرنا عرفات کا ایک فرض ہی ارکان حج سے فرض ہے سے اور یہ غسل سنت موکدہ ہی اگرچہ حائض اور نفسا ہو وے اور بعد فراغ جملہ حوائج ضروری اپنے کے اور بہ مجرد زوال کے بلا توقف اور تاخیر کے بلکہ کسیقدر قبل زوال کے مسجد نمرہ جسکو مسجد ابراہیم بہی بولتے ہین جاکر دونون خطبے کہ جسمین وقوف عرفات اور مزدلفہ اور رمی جمرات اور قربانی اور حلق اور قصر اور طواف زیارت کے احکامات درج ہوون امام سے سُنے اور جلد امام کے ساتہ نماز ظہر کے وقت ایک اذان اور دو اقامت سے نماز ظہر اور عصر ادا کرے اور مابین اون دونون نمازون کے کوئی نماز نہ پڑہے اور کوئی شغل اکل و شرب کا بہی نکرے بعد ازان بدون توقف کے ساتہ امام کے نکل کر طہارت سے عرفات مین جبل رحمت کے پاس امام کے پیچھے رو بقبلہ ہوکر ٹھہرے لیکن سواری پر ٹھہرنا چاہیے خصوصًا اونٹ بہتر ہی پہر کہڑے رہنا پہر بیٹھے رہنا پہر لیٹے رہنا موافق طاقت اور مقدور کے اگر امام کے جو پیچھے جائے نہ ملے اوسکے داہنی طرف ورنہ بائین طرف کہڑا رہے اور دونون ہاتہ اوٹھاکر تکبیر اور تہلیل اور تسبیح اور حمد اور درود اور تلبیہ اور استغفار مین شغل کرے اور اپنے والدین اور خویشان اور دوستان کے حق مین دعای مغفرت کرے جیسا کہ اوپر لکہا جاچکا ہی اور ہر دعا مین عاجزی بسیار اور انکساری بشمار اور بہت گڑگڑا کر نا دل سے منظور رکہے کہ مستحب ہی کہ بوقت سکہنے تلبیہ کے تہوڑی آواز بلند کرے باقی دعایات وغیرہ آہستہ پڑہے اور امیدوار اجابت کا رہے کہ یہ محل اجابت کا ہی اور ہر دعا کو دوہرایا کرے اور یہ دعائین باربار پڑہے اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ

الحمدُ اللهُ اکبرُ وللهِ الحمدُ لا الٰہ الا اللهُ وحدہٗ لاشریکَ لہٗ لہُ الملکُ
ولہُ الحمدُ اللّٰھم اھدِنی بالھُدیٰ ولقِّنی بالتقویٰ واغفرلی فی الاٰخرۃ والاولیٰ
بعدہ ہاتہون کو کہینچ لیوے اور سورہ فاتحہ پڑہے اسقدر توقف کرکے پہر
ہاتہہ اوٹہا کر یہی دعا پڑہے اور لا الٰہ الا اللهُ وحدہٗ لاشریکَ لہٗ
لہُ الملکُ ولہُ الحمدُ وھو علیٰ کلِّ شیءٍ قدیر سو بار اور سورہ اخلاص سو بار اور
یہ درود اللّٰھم صلِّ علیٰ محمدٍ کما صلّیتَ علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰلِ ابراھیم انک حمیدٌ
مجیدٌ وعلینا معھم سو بار پڑہنے مین بہت اجر ہی اور تلاوت قران جملہ
دعاؤن سے افضل اور اولی ہی اور آفتاب کے غروب تک تکبیر اور
تہلیل اور استغفار اور تلبیہ اور درود پڑہا کرے اور واسطے سائر
مومنین کے دعاء خیر کو دست بدعا ہووے اور اس مجمع خلق کو معائنہ
کرکے خیالات حشر کا بخوبی دل عبرت پذیر سے ملاخطہ کرنا چاہیے اور
حساب وکتاب کو وہان کے بغور نظر مین لانا اور قہر آلہی کو از اپنے گناہونکو
جسقدر ہو سکے دہیان مین لاکر اپنی چشمان اشکبار کو رشک افزای جیجون کا
بنانا اور امیدوار بخشایش کے رہنا اور اوسکی رحمت کی توقع کو بجاے
تکیہ آرام کے زیر سر خاطر مضطر کے استوار اور محکم رکہنا بہ ضرور ہے
اور بس از غروب آفتاب عالمتاب کے تلبیہ گویان اور راہ تہلیل اور
تکبیر اور استغفار اور درود کے جویان جمعیت اور آہستگی کے ساتہ مازمین
کی راہ سے مزدلفے کو امام کے ہمراہ جاوے اور پیش وپس نہو کسواسطے
کہ عرفات سے امام کے ہمراہ جانا واجب ہی اور بوقت پونہچنے قریب مزدلفہ
کے سواری سے اوتر لیوے اور بعد غسل کے اوسمقام سے پیادہ پا
مزدلفے مین آکر بدون تاخیر کے نماز مغرب اور عشا کو عشا کے وقت باقامت

اور اذان و احد سے بمعیت امام کے پڑہے اور درمیان ان دونون نماز فرض کے کوئی اور نماز نہ ادا کرے مگر بعد سنت و نوافل و وتر عشا کے پڑہے اور سنت ہی اور نہ کوئی کام مثل سلام کلام و اکل و شرب کے پہر بعد از نماز عشا وہین پر شب باش ہووے کہ یہ عمل مسنون ہی اور مستحب یہ ہی کہ تمام شب تلاوت قرآن اور ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور حمد و ثنا اور استغفار اور درود مین اور تلبیہ مین مصروف رہے اور بیدار از نوم اور فجر ہوتے ہی نماز فجر اول وقت با جماعت یا منفرد ادا کرے مزدلفے وادی محسر کے ورا ہی جا رہے جہان تا وقت ہونے صبح روشن کے وقوف کرے کہ یہ عمل وقوف کہ واجب ہی اور مستحب یون ہی کہ بہ شمول امام ہو کر اوسکے عقب مین یا جپ و راست سے مشعر حرام مین کہ جسکو جبل قزح بولتے ہین قبلہ رو ہو کر ٹہہر کر اور تلبیہ اور تکبیر اور تہلیل اور استغفار اور درود مین مثل وقوف عرفات مصروف اور موظف رہے کیونکہ یہ مقام ہے محل اجابت دعا ہی پہر مسنون ہے قبل طلوع آفتاب کے بہ ہمراہی امام بمرتبہ ثانی جانب منا کے راہگیر ہووے اور مزدلفے سے یا راہ مین سے سات یا ستر کنکر بمقدار تخم خرما یا تمر کے اوٹہا لیوے اور تلبیہ اور تکبیر اور تہلیل اور استغفار اور تسبیح اور تحمید گویان اندر منا کے آوے اور ہر گاہ کہ با تثنا راہ جب وادی محسر کو پہونچے تب وہان بہت جلد اور تیز نکل جاوے اور وہان سے گذرتے وقت یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ فقط پہر منا کیطرف آنے کے بعد بلا توقف جمرہ اولے اور وسطے کو چہوڑ کر جمرۂ عقبہ کے قریب آوے اور پانچ گز کے فرق سے یا کچہہ زائد کے انداز سے روبرو جمری کے نشیب مین کہڑا رہے اسطور پر کہ منا داہنی

طرف اور مکہ مکرمہ بائین جانب پڑے بعد ایک کنکر اون سات کنکرون سی
داہنی ہاتہہ کے انگوٹہے کے پشت پر رکہہ کے شہادت کی اونگلی سے اور
سے یا چنگی مین لیکر اسقدر ہاتہہ اوٹہا کر پہنکے کہ بغل کی سفیدی دیکہائی دیوے
اور وہ کنکر جمرے پر یا اوسکے قریب گرے کم تین ہاتہہ کے فرق سے جا پڑے
مگر سوار ہوکے کنکر پہنکنا اولی ہی اور پہلا کنکر پہنکتے ہی تلبیہ کہنا بند کرے
خواہ وہ شخص مفرد حج ہووے یا متمتع یا قارن اور ہر کنکر کے ساتہ تکبیر اور
تہلیل کہتا رہے اور یہہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضًاءً
لِلرَّحْمٰنِ فقط جب اسطرح پر سات کنکر پہنک دیوے تب یہ دعا پڑہے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا
بعد ازان بغیر توقف کے جہان اوترا ہی وہان آکر قربانی کرے اور ذبح
سے پہلے یا اوسکے بعد یہ پڑہے اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ
وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ هٰذَا النُّسُكَ
وَاجْعَلْهَا قُرْبَانًا لِوَجْهِكَ وَعَظِّمْ اَجْرِيْ عَلَيْهَا
اوسکے بعد حلق یا قصر کراوے مگر مسنون ہی حلق کرنا مردون کو اور
مباح ہی قصر کرنا اونکو اور عورتون کو قصر کرنا مسنون ہی اور حلق کرنا
حرام ہے پہر جب عید کے روز حلق یا قصر سے فراغت کرنے بعد حلال
ہووینگے یعنے اوس شخص پر وہی سب چیزین جو باعث احرام کے حرام
ہوئے ہین مگر عورت سے جماع کرنا اور شہوت سے چہونا اور بوسہ
لینا نادرست ہی الحاصل بعد ذبح اور حلق اور قصر کے اوسی دن مناسی
مکے آوے اور باب سلام سے مسجد حرام مین داخل ہوکے طواف

زیارت مانند افعال و ترتیب طواف قدوم یا طواف عمرے کے ادا کرے
ولیکن رمل اور سعی جو طواف قدوم یا نفل مین نہ کیا ہووے تو اوس مین بجا
لانا ضروریات نسے ہی اور بعد اس طواف وغیرہ کے عورت سے ملنا
بھی حلال ہوجاوے گا واضح ہو کہ بیان مسبوق سے معلوم ہوا کہ بروز
عید چار عبادتونکا ادا کرنا واجب ہی پہلے رمی جمرہ عقبہ کا کرنا ثانی ذبح
کرنا ہدایا کا ثالث حلق یا قصر کرنا رابع طواف زیارت کرنا پھر جب طواف
زیارت سے فارغ ہوجاوے تب اوسی دن یعنی بروز عید بعد نماز
ظہر کے مکے سے برآمد ہو کے منا کو آوے اور دو ورات یا تین رات
یعنی ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ بھی منا مین رہے اور اون راتون میں مسجد حنیف مین
با جماعت نماز پڑھا کرے خصوص اس مسجد مین جہان رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نے نمازین پڑھی ہین وہان پر نفلین پڑھتا رہے اور
جانا چاہیے کہ گیارہوین کو ظہر کی نماز منا مین بجماعت ادا کرکے اور
امام کا خطبہ جس مین احکام رمی کے اور مسائل عمرے کے بیان کرتا ہے
اوسکو سُنکے اول جمرہ اولے کے نزدیک مکے کے راہ کیطرف سے
آوے اور اوس جمرے پر جو جمرہ عقبہ سے بلند ہی اسقدر چڑھے کہ
اوس شخص کے اور کنکرے گرتے سو مقام کے بیچ پانچ گز کے فرق سی
کم نرہے پھر قبلہ رو ہو کے اسطور پر کھڑا ہووے کہ جمرے کی بلندی
کا ایک حصہ بائین طرف اور دو حصہ داہنی طرف ہووے بعد اوس سات
کنکری پھینکے جیسا کہ بروز عید جمرہ عقبہ پر پھینکا تھا اور ہر کنکر پھینکتے وقت
تکبیر کہنا چاہیے بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطَانِ وَرِضَاءً لِّلرَّحْمٰنِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَّسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَّذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا فقط

بعدہٗ تہوڑا آگے بڑہ کے اپنے بائین طرف تہوڑا ہٹے اور روبقبلہ ہوکے
واسطے دعا کے ہاتہ اوٹہاوے اور اللہ تعالی کی حمد اور ثنا کہے اور تکبیر
اور تہلیل اور درود پڑہے اور بڑی عاجزی اور بہت انکساری اور حضور
دل سے اپنے اور ماں باپ اور خویشون اور دوستون اور مومنون کے
واسطے درگاہ اللہ تعالی مین دعا مانگے جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے
کیونکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے اسجگہہ ایسی
دعا فرمائی ہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَہُ الْحَاجُّ
معنی اوسکے یہ ہین اے خدا بخش حاجیونکو اور ان کو جنکے واسطے بخشش
چاہین حاجیان اور مستحب یہ ہی کہ اسمقام مین پاؤ جزو قرآن شریف کا پڑہے
اتنے وقت ٹہہر کے دعائین اور اذکار مین مشغول اور مصروف رہے پہر
وہان سے جمرۂ وسطے پاس اپنے بائین جانب سے اوتر آوے
اور نشیب مین یون کہڑا ہووے کہ وہ جمرہ اسکے داہنی طرف پڑے
پہر جسطرح جمرۂ اولے پر کنکریان مارا تہا ویسا ہی اسکو بہی سات کنکری
مارے بعد اوسکے تہوڑا زمانہ ٹہہر کے دعا مانگے ولیکن دعا کے وقت
آگے نہ بڑہے اوسکے بعد جمرۂ عقبہ کے قریب آکر نشیب مین کہڑا رہے
اور جسطرح سے روز اسکو کنکری مارا تہا ویسا ہی پہر اسکو سات کنکریان
مارکے وہان ٹہہرے نہین بلکہ بہت جلد نکل جاوے کیونکہ وہان پر تنگی
جاگہہ کے باعث لوگون کو حرج ہوتا ہی برخلاف دوسرے جمرات
کے کہ کشادہ جاگہہ ہے اور افضل یون ہی کہ رمی جمرۂ اولے اور
وسطے کی پیادہ کرے اور جمرۂ عقبہ کے رمی سواری سے ادا کرے
۱۲ کو بہی ویسا ہی بعد زوال کے ہی تینون جمرات کو کنکریان مارکے اگر

چاہے تو اسی دن قبل غروب آفتاب جہان تاب سے مکے کو چلا آوے خواہ ۱۳ کو بھی منا مین رہ کر ویسا ہی تینون جمرات کی رمئی سے فراغت پاوے مگر ۱۲ کو بعد غروب آفتاب کے نکلنا مکروہ ہی اور ۱۳ کو بعد طلوع آفتاب کے نکلنے سے دم لازم آتا ہی کسواسطے طلوع سے وقت وہان رہنے سے تینون جمرات کی رمئی واجب العمل ہوتی ہی بعد رمی جمار کے نماز ظہر کے قبل منا سے باہر ہوکے وادی محصّب مین آکے ایک دو ساعت ٹھہرے اور وہان سے مکہ مکرمہ کو راہی ہووے لیکن مستحب یہ ہی کہ محصّب مین نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ادا کرکے وہان پر تہوڑا وقت سو رہے پھر بعد اوسکے مکہ شریف مین داخل ہووے فقط مقام شکر ہی او رخوشی کا کہ قبولیت دعا مین بھی کچہ شک نہین ہے پیچ دنیا اور عقبی کے بہ فضل آلہی نتیجہ اوسکا ظاہر ہوگا اوتعالی حلیم کریم ہی اگر دنیا مین کسی مصلحت سے اجر ندیوے گا اپنے بندونکو تو آخرت مین ضرور ثمرہ دعاے قبولیت کا عطا فرماوے گا اور اجر کرامت کرے گا فقط

تتمہ فصل چودہوین بیانمین مقامات اجابت دعاے بقید وقت و روز کے

اسی بہائی مسلمانون گوش دل سے بخوبی سنو کہ کیا اکرام آلہی اوپر حال امتان مرحوم جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بہ طفیل و عنایت خاص اُن صدر نشین چار بالش قاب قوسین او ادنی کے عائد اور نازل ہی کہ دیکھنے سے رسائل مناسک حج اور روایات حضرت امام محمد بن حسن نقاش رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات قبولیت دعا سے کے زائد از چالیس بلاشک مع

اوقات اور یوم کے واضح ہووے اونمین سے جسقدر اس راقم کو ہاتہ آئی اوسقدر درج رسالۂ ہذا کیا اور تفصیل اور شرح اوسکی ذیل سے بخوبی حلقۂ گوش ارباب سامعین اور ذہن نشین اہل شائقین ناظرین کے ہوگا فقط

نام مقامات	تعداد	تعین وقت	تعین روز	کیفیت بعض واقعات وہانکی
پیچھے مقام ابراہیم علیہ السلام	یک	سحر	×	×
تحت میزاب	یک	سحر	×	×
قریب رکن عراقی	یک	ایضاً	×	×
اندر خضری کی	یک	ایضاً	×	اسجگہہ کو مقام جبرئیل بہی مشہور کرتی ہین اور
قریب رکن شامی	ایضاً	×	×	مجحبہ بہی فقط
رکن یمانی	ایضاً	نماز فجر	×	×
نزد حجر اسود	ایضاً	دوپہرن	×	×
نزد ملتزم	ایضاً	آدہی رات	×	×
اوپر چاہ زمزم	ایضاً	غروب آفتاب	×	×
اندر خانہ کعبہ	ایضاً	زوال رات و دن	یک	میان ہر دو ستون اول وقت زوال در
بالای صفا و مروا	دو	بعد نماز عصر	×	وقت آمدن از باب السلام ہمو
درخانۂ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	یک	وقت شب جمعہ	×	کہ آن اسکان را قبۃ الوحی نیز میگویند
مطاف	یک	بعد طواف	×	×
کعبہ معظم	یک	با یام عیدین	×	×
ہر سہ مئی جمرات	۳	باداے شرط تعدیہ ان	×	این ہر سہ جمرات بجاے زمین جاے اجابت دعاہا است

نام مقامات	تعداد	تعیین وقت	تعیین روز	کیفیت بعض واقعات وہان کی
مقام حطیم	٦	.	.	.
درمیان میلین صفا و مروا	یک	بوقت رسیدن آنجا	.	.
بجای ولادت آنحضرت صلعم	یک	ایام زوال	دوشنبه	.
بدار الخیزران	یک	.	.	دار ارقم شب بین العشائین
در منا	یک	وقت شب	.	چہاردہم ماہ ذی حجہ کو
در مسجد کبش ہای	یک	.	.	کدامی وقت و روز معین نیست ہرگاہ کہ
رکن یمانی و باب				دعای کند قبول شود و این مسجد ذبح
کی درمیان مین	یک	.	.	حضرت اسماعیل علیه السلام است کو
در مزدلفه	یک	قبل طلوع آفتاب	.	.
در عرفات	یک	.	.	.
در موضعی	یک	وقت زوال	.	این موضع را تحت السدره نیز میگویند
باب عمرہ کے پیچھے پشتہ کے سے ہے	.	.	.	.
در موقف جبل رحمت	یک	غروب آفتاب	.	جانب چپ از مقام مذکور ہے
در مسجد الشجرہ	یک	.	چہارشنبه	این مسجد مقابل مسجد حجب است کہ
در مکا	یک	.	یکشنبه	. نیز گویند واین حرم
در غار جبل ثور	یک	.	.	.
در مسجد تبوت	یک	.	.	این مسجد کہ قریب بہ مناست بنا [illegible]
در غار مرسلان	یک	.	.	کہ آنجا سورہ والمرسلات نازل شدہ است و آن مسجد حنیف ست

نام مقامات	تعداد	تعین وقت	تعین روز	کیفیت بعض واقعات وہانکی
در غار حرا	یک	•	•	
در مغار فتح	یک	•	•	در زمین کہ صخرہ عائشہ میگویند رضی اللہ عنہا و عند ہا مجید النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبل النبوۃ والدعا سوکند منہا
رباط موقف	یک	•	•	•
بالای جبل قبیس	ایضاً	وقت ظہر	•	از روی بعض روایت فی خراو بر مطلقاً
نزدیک قبر حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا	ایضاً	•	•	•
نزد قبر سلیمان بن عتبہ	ایضاً	•	•	•
نزد قبر حضرت فضیل بن عیاض	ایضاً	•	•	•
نزد قبر امام عبد الکریم ابن ہوازن رضی اللہ عنہ	ایضاً	بروز آخر	جمعہ	ابن ساکن القشیری رضی اللہ عنہ
نزد قبر شیخ ابو الحسن	ایضاً	ایضاً	ایضاً	•
نزد قبر عبد اللہ الحسن بن ابی عجید علیہ الرحمۃ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	•

اور احوال اجابت دعاے داعیان ہر روزہ ہفتہ روزہ کے بقید وقت کے یعنی ہیں بر دو شنبہ وقت صبح یکشنبہ وقت عصر دوشنبہ وقت ظہر سہ شنبہ وقت آخر چہارشنبہ ظہر پنجشنبہ سحر جمعہ میان ظہر و عصر

خاتمہ بیان اوپر زیارت روضۂ مکرم اور قبۂ محترم اور مسجد معظم اور مدینۂ منورہ ببرکت قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اور آداب مین درآنے مدینۂ منورہ کے اور زیارات قبور ارباب جنت البقیع اور وہان کے نقشے اور بیان رخصت ہونے مین ساتھہ تشریح کے

ای بہائی مسلمانون بخوبی اپنے صدق دل اور نور ایمانی سے جانو اور پہچانو کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالۂ امام ہمام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے حسب الروایت الحسن کے اپنے شرح متوسط مین تحریر فرماتے ہین احسن یہہ ہے کہ جو کوئی اپنے وطن سے بہ نیت اداے حج فرض کے نکلے اولاً حج ادا کرے بعدہ واسطے حصول شرف زیارت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مدینۂ منورہ کو جاوے اور جو پہلے ہی سعادت زیارت سے ذخیرۂ تشریف حاصل کرے اور بعد اوسکے اداے حج کرے تو بہی صحیح اور جائز ہی کیونکہ تقدیم نفل اوپر فرض کے جائز آتا ہی ولیکن شرط یہ ہی کہ جو کوئی عازم حج فرض ماقبل مہینے حج کے مکہ مکرمہ مین جاوے مجاز ہی کہ اول ہی مشرف بزیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہووے اور جو اندر مہینے حج کے مکے مین پوہنچے تو زیارت کا قصد کرنا ناجائز ہے اور جو حج نفل کو آوے تو اوسکو اختیار ہی چاہئے پہلے زیارت کرے یا بعد حج مگر افضل ہی کہ اولاً انفراغ از حج اوپر زیارت کے مقدم جاننے پر ظاہر ہی کہ اول حج کرنیسے گناہون سے پاک ہوتا ہی پہر

جب پاک صاف ہو گیا تو پاک صاف ہو نکے زیارت حضور پاک مین حاضر ہونا
موجب افزونی عزت اور وقار اور باعث ترقی سعادت نیکوکار کا ہی انتہی
پھر جب کوئی شخص عبادت حج سے فارغ ہوجاوے اور اوسے ارکان
حج سے مطمئن تب پیروے اس حدیث شریف کے مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ
فَقَدْ جَفَانِیْ یعنے جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نگیا پس تحقیق اوسنے
ہمپر ستم کیا اسپر واجب العمل ہی کہ حصول زیارت سے آن سرور کائنات صلی اللہ علیہ و
آلہ وصحبہ وسلم کے سعادت ابدی اور سربلندی سرمدی حاصل کرے کیونکہ
بعد اداے فرائض جناب پروردگار عالم کی زیارت اوس محبوب خدا کی
سب عبادتون سے اولی اور افضل ہے مصرعہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
اور تمامی سنن اور مستحبات سے بہتر اور اکمل واسطے عفو جرائم مجرمین کے
احسن وسیلہ ہی اور واسطے استحصال نعماے شفاعت کے ذریعہ جمیلہ جیسا
کہ حدیث والا وارد اور نافذ ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ
یعنے جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے گا واجب ہو گی اوسکے واسطے
شفاعت میری اور زیارت قبر مبارک کی ایسی ہی کہ گویا حیات کی حالت
مین انحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی زیارت قدوم فیض لزوم سے فائز
اور مشرف ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ
کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ اور ترک کرنا اسکا باوجود قدرت
کے بڑی غفلت اور معصیت ہی بلکہ صریح نے نصیبی اور عدو لحکمی ہے اور
زیارت انحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی عورتون کے حق مین مستحب ہے
واضح ہو کہ فقہا سب لوگ تحریر فرماتے ہین کہ زیارت کی نیت ساتہ قبر شریف
کے مسجد نبوی کی زیارت کی نیت ملاوے تاکہ بہت اجر پاوے لیکن طحطاوی

ابن ہمام سے نقل لاتا ہی کہ وہ کہتا ہی کہ میرے نزدیک اولی یون ہی کہ پہلے قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر پیچھے مدینہ منورہ کی مسجد شریف کی نیت کرے کیونکہ اسصورت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعظیم ہی اور فرمانبرداری اور زائر کو مطابق اس حدیث کی شرف ہوتا ہے مَنْ جَاءَنِیْ زَائِرًا لَا یَعْمَلُہُ حَاجَۃً اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَہٗ شَفِیْعًا یعنے جو کوئی آوے گا میری زیارت کے واسطے کہ اوسکو سوائے اسکے کوئی حاجت نہو تو پہر جاوے گا مجہپر یہ کہ مین اوسکے شفاعت کرون الغرض جب کہ ارادہ زیارت کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی کوئی کرے تب اوسکو لازم ہے کہ طواف وداع سے فارغ ہوکے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو راہی ہووے اور راہ مین درود بے حساب پڑہا کرے اور مدح وثنا رحضور بڑے صدق دل وجان سے بیان کیا کرے اور اثنا رراہ مین جہان جہان آنحضرت نماز پڑہی ہین وہان پر نماز پڑہے اور دعا مانگے کہتے ہین کہ وہ ہی جاگہ ہین اور درمیان راہ کے جو جو مشاہد اور مقابر ہین اون سب کی زیارت کرے اور جسقدر مدینہ منورہ قریب آتا جاوے اوسیقدر ترقی ذوق اور افزونی شوق کی ہوتی جاوے اور جب اوسمقام پاک کے سرحد مین داخل ہو اور وہان کے درختون اور گہرون کا معائنہ ہووے یعنے جب نظر آوین تب غسل کرے اگر ممکن ہو تو پیادہ پا ہوکے نہایت عجز اور غایت انکساری سے بمرتبہ مزید درود خوانی کرتا ہوا اوس بلدہ طیب اور خطہ پاک مین داخل ہوتے وقت ساتہ پڑہنے اس دعا کے شرف فراوان اور اثر وہ بے پایان حاصل کرے بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ

سُلطاناً نصیراً اللّٰھم ھذا حرم رسولک فاجعلہ لی وقایۃ من النار وامانا من العذاب وسوء الحساب اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک وارزقنی من زیارۃ رسولک صلی اللّٰہ علیہ وسلم مارزقت اولیاءک واھل طاعتک وانقذنی من النار واغفرلی وارحمنی یاخیر مسئول اللّٰھم اجعل لنا فیھا قرارا ورزقا حسنا

اور جو اپنے ہمراہ سامان سفر اور اسباب کم و بیشتر رکھتا ہووے تو اوسکو کسی جاے محفوظ اور مطمئن مین رکھدیوے اور بحالت نکرنے غسل کے بشرط امکان غسل کرلے ورنہ وضو ہی کافی ہی اوسکے بعد لباس پاک اور صاف پہنکے خوشبوئی خوب لگاوے اور درود اور استغفار سے اپنی زبان کو سیراب اور تازہ کرتا ہوا دولت زیارت باسعادت کی نیت سے بکمال آداب اور حضور قلب کے آنکھین نیچے کیئے ہوئے باب جبرئیل یا باب السلام سے بڑی عاجزی اور انکساری سے مسجد مین اپنی پاہی راست کو راست کرکے در آوے اور اوسوقت مین یہ دعا جو مستحب ہی زبان پر لاوے اعوذ باللّٰہ العظیم وبوجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الحمد للّٰہ اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد وصحبہ وسلم اللّٰھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک پس ازان منبر شریف کیطرف متوجہ بدل ہوکے عمود منبر کو برابر کندہے جانب راست کے رکھہ کے بجای مصلای آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی تحیت المسجد کا دوگانہ بجالاوے جو جماعت اور نماز سنت موکوع کے جانیکا اندیشہ ہو تو نماز تحیت نہ پڑہے کیونکہ نماز تحیت ضمناً ادر نماز بن فرض اور سنن کے ادا ہوتے ہین اور جو بسبب ہجوم خلائق کے نماز تحیت کے ادا سے معذور ہو تو مسجد مبارک کے جس مقام مین مناسب جانے

پڑھ لیوے اور بادا اسے اس دوگانہ کے پہلے سجدہ کافرون اور ثانی مین سورہ اخلاص پڑہے کہ مستحب ہی پہر اس توفیق کا شکرانہ بجالانا پر ضرور جاننے پہر بعدہ حمد وثنا مین مشغول ہووے اور اپنے جملہ مقاصد اور مراد اور مطالب اور بخشایش گناہ اور حسن خاتمہ کے واسطے دعا کرے پس پیچھے قبر شریف کے مقابل آجاوے وحجرہ مبارک سے بمفاصلہ ۳ گز کے وجہ مبارک کے برابر قبلے کی جانب پیٹھ کرکے اور اوسہی پیٹھ کرکے بڑی عاجزی اور اوہنی سے اور بکمال ادب اور حضور قلب کے دست بستہ نیچی آنکھین کئے ہوے کہڑا رہے واسطے کہڑے رہنے کے اوس مقام طیب اور برگزیدہ مین پروردگار عالم سے توفیق رفیق اور امداد ڈہونڈہی اور اپنے دلکو خطرات اور تعلقات ہرگونہ سے پاک اور خالی کرے اور ایسا تصور رکہا وے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم رونق بخش ہین اور مین حضور معلے مین حاضر ہون اور مجھ عاجز مسکین اور گدائے طالب تسکین کی التجا اور معروضہ اور سلام اور قیام کو بخوبی گوش اطہر ہوش سے سماعت فرماتے ہین اور اونکی عظمت وشان اور بزرگی علومکان کا لحاظ کرے اور اپنے نہایت ذلیل اور حقیر اور غایت نادم اور پرتقصیر سمجھے اور بڑے ادب اور سعادت طلب سے باواز نرم اور متوسط یون درود اور سلام مین طوطی زبان کو نغمہ سرا بناوے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تین مرتبہ پڑھ کے کہے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ جَزَاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْضَلَ وَاَکْمَلَ مَا جَزٰی رَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِہٖ وَنَبِیًّا عَنْ قَوْمِہٖ ۱۸

پہر جسقدر چاہے اوسیپر زیادہ کرے پہر واسطے شفاعت کی التجا اور آرزو کی کہے اور یہ کہے

اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تین بار اور اَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ اَنْ اَمُوْتَ
مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ پہر جو کسی نے حضور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
کے اپنا سلام عرض کرنے کو پیغام دیا ہووے تو اوس پیغام کو اوسکے یون
ادا کرنا چاہیے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ یا یون بیان کرے فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ يُسَلِّمُ
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور جو بہت سے لوگون کے پیغام سلام کے ہون اور اونمین کسیکے
نام یاد نہون تو یون کہنا لازم ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ جَمِيْعِ مَنْ اَوْصَا
نِيْ بِالسَّلَامِ عَلَيْكَ اور بوسہ دینا حجرۂ اقدس و اعلی کی دیوار مبارک کو اور حجرۂ شریف
کے گرد مین پہرنا بطور طواف کے اور لحد مبارک کے روبروے جہکنا اور
زمین کو بوسہ دینا بدعت اور مکروہ ہی اور جو بحالت ہیجان عشق اور جذب محبت
مین ہووے تو وہ امر خاص بلکہ اختصاص ہی اور سجدہ کرنا حرام اور معصیت
کیونکہ خود اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا ہی کہ میری قبر کو صنم نبانا
پس انسب ہی کہ زائر مدام ارتکاب ان بدعتون اور حرام کامون سے بچتا رہی
اور جو لوگ جاہل صفت ہین اور ان کامون کے عمل درآمد مین بہت جالاکی اور
دلیری کرتے ہین سو ہرگز ان لوگون کی پیروی نکرنا چاہیئے بلکہ پرہیز کرے
اور اس سے بچنے کی سعی کرے مگر علماے دیندار اور فضلاے نیک کردار
کے اتباع کرنے مین جہد بلیغ اور کوشش فراوان اور سعی نمایان کرے جیساکہ
حیات القلوب مین لکہا ہی الغرض جب زیارت سے قبر مبارک کی فراغت
بہم پونہچاوے تب لازم ہی کہ وہان سے بفاصلہ ایک گز کے داہنی طرف
ہٹ کے جناب امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت کی
واسطے کہڑا رہے اور کہے یون اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا صَاحِبَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْغَارِ وَرَفِيْقَهٗ فِي الْاَسْفَارِ وَاَمِيْنَهٗ عَلٰى

الاسرار ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جزاک اللہ تعالیٰ عن رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعن الاسلام واھلہ خیر الجزاء ورضی اللہ عنک احسن الرضاء

ان بعد وہان سے بفاصلہ ایک گز بجانب راست ہٹ کے جناب امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زیارت کے لیے کھڑا ہوے اور یہہ کہے السلام علیک یا امیر المؤمنین عمر ابن الخطاب السلام علیک یا من نطق بالصواب و وافق قولہ محکم الکتاب السلام علیک یا من استجاب اللہ فیک دعوۃ خاتم النبیین السلام علیک یا من اظہر اللہ بک الدین جزاک اللہ تعالیٰ عن نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعن الاسلام واٰلہ افضل الجزاء ورضی اللہ عنک احسن الرضاء

پس پیچھے بفاصلہ نیم گز کے جانب چپ جدا ہو کے کھڑا رہے اور یون کہے [16] السلام علیکما یا ضجیعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورفیقیہ ووزیریہ ومشیریہ والمعاونین لہ علی القیام فی الدین والقائمین بعدہ بمصالح المسلمین جزاکما اللہ احسن جزاء جئنا کما نتوسل بکما الی رسول اللہ لیشفع لنا ویسأل ربنا ان یتقبل سعینا ویحیینا علی ملتہ ویتیمنا علیہا ویحشرنا فی زمرتہ

ان بعد پھر وہان سے الگ ہو کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے روبرو حاضر ہو کر حمد وثنا وشکر وسپاس بے قیاس درگاہ الٰہی مین اور تسبیح اور تہلیل باری تعالیٰ کی زبان پر لاوے اور درود نامحدود بکثرت پڑھے اور وسیلہ جمیلہ اس شفیع گنہگاران اور رحمت عالمیان کا کر کے درگاہ الٰہی سے امید وار بخشش و معافی کا رہے اور اپنی قضای ہر حاجت اور عفو تقصیرات ہر گونہ کی درخواست بیچ درگاہ رب المعبود کے کرے

اور یون التجا کرے اور دل سے گڑگڑاوے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَاَنْتَ
اَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اَللّٰهُمَّ اِنَّا قَدْ سَمِعْنَا
قَوْلَكَ وَاَطَعْنَا اَمْرَكَ وَقَصَدْنَا اِلٰى نَبِيِّكَ هٰذَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
مُسْتَشْفِعِيْنَ بِهٖ اِلَيْكَ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَمَا اَثْقَلَ ظُهُوْرَنَا مِنْ اَوْزَارِنَا تَائِبِيْنَ
اِلَيْكَ مِنْ ذُلِّنَا مُعْتَرِفِيْنَ بِخَطَايَانَا اَللّٰهُمَّ فَتُبْ عَلَيْنَا وَشَفِّعْ نَبِيَّكَ هٰذَا
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِيْنَا وَاغْفِرْ لَنَا بِمَنْزِلَتِهٖ عِنْدَكَ وَقُرْبِهٖ لَدَيْكَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا
اَنْفُسَهُمْ اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ وَقَدْ جِئْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ظَالِمِيْنَ لِاَنْفُسِنَا مُسْتَغْفِرِيْنَ
مِنْ ذُنُوْبِنَا فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ وَاَسْاَلُهٗ اَنْ يُّمِيْتَنَا عَلٰى سُنَّتِكَ وَاَنْ
يَّحْشُرَنَا فِيْ زُمْرَتِكَ وَاَنْ يُّوْرِدَنَا حَوْضَكَ وَاَنْ يَّسْقِيَنَا
بِكَاْسِكَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِيْنَ
اور تین بار یہہ کہے اَلشَّفَاعَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور سوا
اسکے جو دعا دلمین آوے سو سب مانگے اور ہر دعا ہی کو خدا تعالے کی حمد
سے شروع اور درود پر ختم کرے کہ باعث قبولیت کا یہی طریقہ ہے بعد
ازان حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی زیارت کے واسطے حجرہ مطہرہ کے طرف
متوجہ بدل ہوکے یون زبان پر لاوے اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بَضْعَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا حَبِيْبَةَ
حَبِيْبِ اللّٰهِ جَزَاكِ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَرَضِيَ
عَنْكِ اَحْسَنَ الرِّضَاءِ جِئْنَاكِ زَائِرِيْنَ مُسْتَشْفِعِيْنَ بِكِ

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَہٗ لِیَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ
رَبِّنَا الْعَظِیْمِ فَیُمِیْتَنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَیَحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَیَجْعَلَنَا مِنْ اُمَّتِہٖ وَیُسْقِیَنَا
مِنْ حَوْضِہِ الْکَرِیْمِ مَشْرَبًا رَوِیًّا سَائِغًا ھَنِیْئًا لَا نَظْمَأُ بَعْدَہٗ اَبَدًا اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ

واضح ہو کہ حیات القلوب مین لکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
کا حجرہ مبارک کہ جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم اور صدیق اکبر اور عمر
فاروق علیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ ہین سوا اوسکی دیوارین کی بنا سنگ
منقوش سونے سے ہی اور اسمین کسی طرف سے دروازہ نہین ہی مگر اوسکی
جہت کی ایک جانب مین دریچہ ہی اور اوسکی چہت پر قبہ سبز مسجد کی سقف سے نصف
قد کی مقدار بلند کیا گیا ہی سید نور الدین مشہودی نے خلاصۃ الوفا مین تحریر کیا ہی
کہ جب مین دریچہ مذکور سے حجرہ شریف مین داخل ہوا خرمے کی شاخ سے حجرہ
مبارک ناپا تو طول مین قبلے کیطرف مشرق و مغرب کے مابین ۱۰ گز ۱۶ اونگل
پایا اور شمال کی جانب مشرق و مغرب کے درمیان ۱۱ گز ۱۰ اونگل اور عرض مین طرف
مشرق قبلے اور شمال کے مابین اور مغرب کی طرف بہی قبلے اور شمال کے
مابین ۷ گز ۱۵ اونگل انتہی اور حجرہ مبارک کے اطراف دائرہ مخمس کی شکل سے
ایک دائرہ کا احاطہ ہی پہر اوس احاطہ کے دیوار مغرب کیطرف حجرہ شریف کی
دیوار سے قریب ہی اور باقی تین طرف دائرے کے دیوار اور حجرہ کی دیوار کی
مابین فرجہ ہی پہر اوس احاطے کی دیوار جو مسجد کی چہت سے ۴ گز نیچے ہے
صندل کے تختون کے جال مسجد کی چہت تک قائم کی گئی ہے اور اوس احاطے
پر غلاف چہوڑا جاتا ہی اور اوس احاطے کے اطراف سے تانبے کی جالدار دیوار
بنائی گئی ہی اور اوسمین چار دروازے ہین پہر اون سے دو دروازون کو دو
بار یعنے صبح و شام کہولتے ہین اور دوسرے دروازون کو کبھی اور سنہ ۱۲۵۵ ہجری

مین دو نصرانی کی نقب زنی سے حجرۂ شریف کے اطراف سے دیوارون کے پانون
مین گڈہا کرکے پنجرس ساتہ سیس کے گلا کر ڈال کے مضبوط کردی گئی ہین اور
مسجد نبوی کے دیوارون اور کہنبون کے سنگ منقوش سے بنا ہین اور بندش
اونکی گچ سے ہی اور چہت اوسکی ساگون کی ہٹون سے بلندی دیوارون
کی ۱۰ گز طول مسجد شمال اور قبلی کے مابین ۲۳۰ گز اور عرض قبلے کیطرف ۲۰۰
گز اور شمال کی جانب ایکسو اسّی گز ہی اور مسجد کے کہنبون سے ۸ کہم شرف رکہتے
ہین پہلا اسطوانہ مخلق دوسرا اسطوانہ عائشہ تیسرا اسطوانہ توبہ چوتہا اسطوانہ
سریر پانچوان اسطوانہ علی چہٹا اسطوانہ وفود ساتوان اسطوانہ مربعۃ القبر
آٹہوان اسطوانہ جو بعد اسکے ہی قبر شریف وہ حضرت کے وقت مین چوبی تہا
اور اوسکے ۳ درجے تہے ہر درجہ ایک بالشت کا لیکن اب وہ سنگ مرمر سے قبہ
دار ہی مسجد حرام کے منبر کے مانند روضہ وہ منبر مبارک اور قبر اطہر کے درمیان
کی جگہ کا نام ہی جو حضرت نے فرمایا ہے کہ مَا بَیْنَ مِنْبَرِیْ وَقَبْرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ
رِیَاضِ الْجَنَّۃِ یعنے وہ جگہہ جنت سے لائی گئی ہی حدیث مین آیا ہی کہ مدینہ
کی مسجد کی ایک نماز دوسری جگہہ کی ہزار نمازون سے بہتر ہی اور مسجد حرام کی ایک
نماز دوسری جگہہ کی دس ہزار نمازون کے برابر ہے پہر مقام روضہ کی نماز
کا مرتبہ اسقدر زیادہ ہوگا قبہ بی بی فاطمۃ الزہرا کا روایت صحیح سے حضرت
کے حجرۂ شریف کے پیچہے شمال کیطرف مین ہے اور دروازے مسجد نبوی
کے چار ہین ۲ بجانب مشرق ایک باب عثمانی کہ جسکو باب جبرئیل بہی بولتے
ہین دوسرا باب النسا اور ۲ بطرف مغرب کے ایک باب السلام اور ثانی باب الرحمت
اور بہی باب الرحمان اور ایک نیا دروازہ بطرف گوشہ شمال اور مشرق کے چند سال ہوے
بنام سلطان روم باب مجیدی کرکے بنایا گیا ہی اور مشہور ہی اور اسکے سوا مین کل پانچ

دروازے ہین الحمد للہ کہ راقم نے بہی اپنی آنکہون سے بکمال کرم الٰہی اور عنایت آنحضرت نامتناہی کے جملہ مقامات مسبوق الذکر کو دیکہا اور تصدیق اپنی تحریر اور تالیف اس رسالہ کی بخوبی کی ہمنہ وکمال کرمہ اور یہ حقائق مذکورہ بالا کو جو جا ہیکہ سو نقشہ مشمول سے بہی برار العین دیکہہ کے ساتہ وفور شوق اور مزید ذوق خاطر نشین کرلیوے کہ عین سعادت ابدی عاشقان ہوسے اور طالبان رحمت مصطفوی کی ہی فقط

نقشہ متبرکہ یہہ ہے

واضح ہو کہ ای بہای مسلمانان کہ جب کوئی شخص قیام سے اوس مقام فرخندہ فرجام کی سعادت مآب اور بہرہ یاب ہونا چاہے تو اوسکو بہر عنوان لازم ہے کہ ہر آن وبہر مکان حضور پرنور کی رعایات ادب اور لحاظ طلب کو بدل وجان ملحوظ رکہے بلکہ موجب ترقی اپنی نور ایمان کا جانے اور عبادات اور مرات مین بخوبی سعی بلیغ اور کوشش تبلیغ کیا کرے اور جماعت پنجگانہ کو ہاتہہ سے نہ دیوے یعنے اوسکے ثواب کو نہ چہوڑے اور مسجد شریف کے ملازمت سے کبہی منہ نہ موڑے اور آداب نوافل وقرآن خوانی اور درود اور دعا بقصد استغفار معاصی اور حمد وثنا اور تسبیح وتہلیل الٰہی مین ہر وقت مشغول اور موظف رہا کرے علی الخصوص مقام روضہ مین اور ستونون کے درمیان فقط سے منبر شریف پاس اور مسجد شریف مین ختم قرآن بہی مستحب ہے اور کثرت زیارت سے حضور پرنور کی اپنے دل اور جان کو بنور سرور اور سعادت مبرور بخشے اور مسجد مین جاوے اعتکاف کی نیت سے بہتا وقت قیام مسجد بنظر حجرہ شریف پر کرتا رہے کیونکہ یہہ نظر کرنا مانند نظر اندازی کعبے کی ہی

عبادت مین او جب قبر مبارک کیطرف گذر ہووے اگرچہ باہر مسجد کے ہو کہرا رہ جاوے اور درود و سلام بہیجے اور تامقدور مسجد شریف مین عبادت کے ساتہ ایک شب بیدار رہے کہ اس دولت کو ہاتہ سے نہ دیوے اور اس شبکو شب قدر سے کم نجانے مصرعہ آن شب قدری کہ گویند اہل خلوت این شب است اور چاہیے کہ ہر روز یا ہفتہ مین ایکبار جمعہ کے اول روز اہل بقیع کی زیارت بموجب ترتیب کے جیسا کہ لکہا جاتا ہی عمل مین لاوے کتب محررہ سے واضح ہی کہ بقیع مین دس ہزار تک صحابی مدفون ہین ان مین سے جو مشاہد اور مشہور ہین وہ دس ہین پہلی مشہد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ہی حاجی اوس جناب کی زیارت سے بہرہ مند ہووے اور یہ کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ثَالِثَ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ذَا النُّوْرَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُجَهِّزَ جَیْشِ الْعُسْرَةِ بِالنَّقْلِ وَالْعَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَامِعَ الْقُرْاٰنِ بَیْنَ الدَّفَّتَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَبُوْرًا عَلَی الْاَكْدَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَهِیْدُ فِی الدَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ بَشَّرَهُ النَّبِیُّ الْمُخْتَارُ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ مَعَ الْاَبْرَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

دوسرا مشہد سیدنا ابراہیم علیہ السلام فرزند جگر گوشہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا ہی اور اوس مشہد مین مدفون ہین بی بی رقیہ حضرت کی بیٹی اور عثمان بن مظعون حضرت کے برادر رضاعی اور عبد الرحمان بن عوف اور سعد بن ابی وقاص عشرہ مبشرہ سے اور عبد اللہ بن مسعود اور خنیس

بن حذافہ اور اسعد بن زرارہ اور مشہد عباس بن عبد المطلب عم آنحضرت کا
ہے اوس مشہد مین مدفون ہین حضرت امام حسن بن علی اور زین العابدین
بن حسین اور اون کے فرزند امام محمد باقر اون کے فرزند امام جعفر صادق اور
بی بی فاطمۃ الزہرا ایک قول سے اور سر مبارک سید الشہدا حضرت امام حسین
کا اور حضرت علی ایک قول سے رضی اللہ تعالے عنہم مشہد بی بی عائشہ
کا ہی اوسمین مدفون ہین حضرت کی ۱۱ بی بیان مگر بی بی خدیجہ مکہ مکرمہ مین دفن
ہین اور بی بی میمونہ شرف مین مکے کے نزدیک مشہد عقیل بن ابی طالب کا ہی
اوسمین مدفون ہین ابو سفیان اور حارث بن عبد المطلب سے دونون صحابی
حضرت کے چچیرے بہائی ہین اور عبد اللہ بن جعفر طیار حضرت کے چچیرے بہائی
کے بیٹے لیکن مدفن عقیل مین اختلاف ہی یہی مشہد تا مکہ تا مدینہ تا شام مشہد
نزدیک مشہد عقیل کے ہی اوسمین دفن ہین حضرت کی لڑکیان زینب رقیہ
ام کلثوم مشہد سعد بن معاذ کا ہے مشہد بی بی صفیہ بنت عبد المطلب کا ہے
جو حضرت کی پہوپہی تہین مشہد امام مالک بن انس کا ہی مشہد نافع مولے
ابن عمر کا ہی چاہیے کہ جس ترتیب سے مشاہد ذکر کیے گئے ہین اوسی ترتیب
سے اہل مشاہد کی زیارت کرنا افضل اور اولے ہی جیسا کہ کیوف زیارت کا
اہل معلی کی فصل زیارت مین اوپر درج ہے شائقین اور زائرین کو اوسکے
مطابق عمل درآمد کرنا ضرور ہی بعدہ پس از زیارت مذکورہ کے علی العموم جملہ مومنین
او مومنات کی جو بقیع مین ہین یون زیارت کرنا چاہیے کہ زائرین اونچے پر کہڑے
ہوون اور قبرستان کیطرف متوجہہ ہو کے جسقدر قرآن شریف سے پڑہا جاسکے پڑہکر
اوسکا ثواب اونکی ارواح کو پونہچادین اور یہہ کہین اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اٰلَ وَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ اَعْقَبِی اللّٰہُ ا ر

اور ظاہر ہی کہ مشاہد مذکورہ کے سواے تین مشہد مدینہ منورہ کے اندر ہین اور
زیارت اہل بقیع کی ان کی بہی زیارت کرنا چاہیے مشہد اسماعیل فرزند امام جعفر
صادق مشہد مالک بن سنین جو ابی خضری کے باپ ہین مشہد محمد بن عبد اللہ
جو پوتے امام حسن بن علی علیہما السلام کے ہین بعض جتنے مساجد کہ مدینہ منورہ مین
اور اوسکے اطراف مین ہین اون سب مین نماز پڑہے اور دعا کرے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہان نماز پڑہی ہین وہ جملہ مساجد ۲۳ ہین مسجد قبا
مسجد جمعہ مسجد مضح مسجد قریظہ مسجد ابراہیم مسجد بنی ظفر مسجد الاجابت مسجد مناربتین
مسجد الفتح مسجد سلمان فارسی مسجد علی مسجد ابوبکر صدیق مسجد بنی ہما مسجد القبلتین
مسجد الصفا مسجد ذباب مسجد ابی ذر مسجد بقیع مسجد فاطمۃ الزہرا مسجد مصلے عید
مسجد ابی بکر مسجد علی مرتضی مسجد فسا کہ اوسکو تقویت الایمان بہی کہتے ہین وہان نفل
نماز پڑہنا سنت ہی کیونکہ حضرت صلعم نے وہان بہی نماز پڑہی ہی اور وہان
کی مٹی خاک شفا ہی تبرکا لینا اور رکہنا اجر بسیار و ثواب بے شمار ہے اوسکے
بعد پنجشنبہ کے روز احد اور شہداے احد کی زیارت جو بہتر ہین خصوصا سید الشہدا
حضرت امیر حمزہ رضہ کی زیارت کرے اسطور پر کہ اون کی تربت کے پاس کہڑا رہی
اور آیۃ الکرسی اور سورہ اخلاص پڑہے اور یہہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَمْزَةُ
يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَسَدَ اللهِ وَاَسَدَ
رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاعِلَ الْخَيْرَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ۲۴ يَا ذَابًّا عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر ایک پتہر ہی اور اوسپر یہہ لکہا ہوا ہے هٰذَا مَصْرَعُ
حَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اور مسجد فتح اور مسجد رکن ہینین اور مسجد وادی مین خواجہ
کے نزدیک ہین نماز پڑہے اور دعا مانگے اور باولیان کہ حضرت رسول خدا صلعم

کی طرف منسوب اور مدینہ سکے اطراف مین ہین اون کا پانی تبرگا پیوے اور اوس
سے وضو کرے کہ اسمین فضیلت سبے حد ہی اور ثواب بے شمار کیونکہ حضرت نے
اونکا پانی پیے ہین اور بعضون مین لعاب دہن ڈالے ہین اور کوان سب ۱۹
ہین پہر اون سے ۱۱ معلوم اور متعین بیر آنیس وہ مسجد قبا کی نزدیک ہی اوسکو
بیر خاتم کہتے ہین بیر عرس وہ بہی مسجد قبا کے پاس ہی بیر عین وہ مدینے سکے
پہاڑ مین ہی بیر ثقبہ وہ بقیہ سکے نزدیک ہی مسجد قبا کی جانے کی راہ مین ہی
بیر بضاعہ وہ مدینے کے متصل ہی بیر اذ حا، وہ بیر بضاعہ سکے پاس مسجد
نبوی سکے قبلے کیطرف ہی بیر روحا لور بیر اہاب وی دونون مدینے سکے
نزدیک مغرب کیطرف ہین بیر ابی حلتبہ وہ مدینے سے ایک میل پر ہی بیر انس
بن مالک وہ مدینے کی اندر مسجد نبوی سکے غربی اور شامی طرف با بین ہی
اور وہ بیر رباطیہ یا ز تاطیہ کر کے مشہور ہے بیر سقیا وہ نزدیک مدینے کے ہے
واضح ہو کہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے درمیان طریق مسلوک پر واقع ہین سو مسجدون
مین بہی نماز پڑہنا مستحب ہی کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سنے وہان
نزول فرمائی یا نماز پڑہی ہین وی ۱۰ مسجد مین مسجد ذو الحلیفہ اوسکو مسجد الشجرہ
بہی سکہتے ہین مسجد معرس وہ مدینے سے ۶ یا ۷ میل پر ہے مسجد عرق الظبیہ مسجد
شرف الروحا وہ مدینے سے ۳۴ یا ۳۶ میل پر ہے مسجد الفرایم وہ روحا سے ۳ میل
پر ہے مسجد الفقرا وہ مدینے سے ۳ روز کی راہ مین ہی مسجد لکرا وہ مکے اور مدینے
سکے وسط مین ہی آٹہوین یا نوین یہ دونون مسجد جحفہ مین ہین اور دسوین جحفے سے
۲ میل پر ہی مسجد خلیفین وہ مکے سے ۲ روز کے راہ پر ہے مسجد مر الظہران وہ
مکے سے ایک کوس پر ہے مسجد شرف وہ مکے سے ۱۰ میل پر ہے مسجد تنعیم وہ
مکے سے ۳ میل پر ہے جاننا چاہیے کہ جب زائر مدینہ منورہ سے برآمد ہونے کا ارادہ

کرے مستحب یہ ہی کہ مسجد نبوی مین رخصت کا دوگانہ بعوض طواف وداع کے پڑھے اور دعا مانگے جو دلمین آوے امور خیر سے بعدہ بدستور سابق حضرت صدیق اکبر اور عمر فاروق اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مشرف ہووے اور اپنے اپنے والدین وغیرہ دوستون کے حق مین دعا کرے اور یہہ کہے

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ بِنَبِيِّكَ وَمَسْجِدِهٖ وَحَرَمِهٖ وَيَسِّرْ لِيَ الْعَوْدَ اِلَيْهِ وَالْعُكُوْفَ لَدَيْهِ وَارْزُقْنِي الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرُدَّنَا اِلٰى اَهْلِنَا سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ اٰمِنِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

پھر وہان کے فقیرونکو بقدر اپنے مقدور کے خیرات کرکے اوس آستان ملایک مکان سے اور بارگاہ فلک نشان کی جدائی سے غمناک اور اندوہگین ہوکر روتا ہوا بہت سوز و درد کے ساتھ وہان سے برآمد ہوا اور جب اپنے وطن مین داخل ہو نیک کامون مین مشغول رہے کیونکہ حج مقبول کی نشانی یہی ہی کہ جس نے حج کیا وہ شخص کا حال نیک کامون مین آگے کی نسبت بہتر بہتر اور حملہ کار بد اور خلاف سے پرہیز کرے اور مدام خائف رہے اور دعا سے اوسکے خاتمہ کی دلیل قاطع ہی اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حَجَّ بَيْتِكَ الْمُنِيْفِ وَزِيَارَةَ قَبْرِ نَبِيِّكَ الشَّرِيْفِ وَاخْتِمْ لَنَا بِالْاِيْمَانِ بِجَاهِ نَبِيِّكَ رَسُوْلِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

بیان مین بارہ کلمہ فوائد کے کہ بحق ہر مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کی دیکھنا اور پڑھنا اوسکا موجب برکت و برزگی پیش خداوند ذوالجلال کے بہرحال ہی

اے بھائی مسلمانوں نجوبی اسکو جانو اور پہچانو کہ روایت ہی حضرت عبداللہ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نے کہ
جو کوئی ان بارہ کلمات منتخبہ توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو بہ صدق دل اور
طیب خاطر سے اپنے اوپر اوراق کاغذ کے تحریر کرے اور اوسپر ہر روز بلا تامل
نظر کیا کرے یا جو خود خوانہ ہو پڑھا کرے اور اوسپر عمل کرے وہ شخص بحضور خالق
ارض و سما کے برگزیدہ اور بہرہ مند سعادت ابدی کا ہووے وہ کلمات بارہ
یوں ہیں پہلا اللہ جلشانہ فرماتا ہے ای فرزند آدم غم روزی مخور ہمیشہ خزینہ رحمت
اور نعمت کا میری پرا اور معمور ہی اور میرا خزینہ ہرگز خالی نہو گا دوسرا ای فرزند آدم
بادشاہان جبار اور امراء کبار سے مت ڈرا اور ہرگز ہرگز خوف نکر کہ بادشاہت ہمیشہ
کی دونو جہانکی ہمکو باقی ہی تیسرا ای فرزند آدم کسیکے ساتھ انس اور محبت مت کر
اور کوئی چیز اوسنے نہ چاہ یعنے خواہش نکر کسی شی کی طلب پر کیوں دوام مجکو پاوے
اور جب ہم سے مانگے پاوے چوتھے ای فرزند آدم سب چیزونکو مین نے تم لوگونکے
واسطے پیدا کیا اور تمکو اپنے لیے پہر تم لوگ اپنے کو غیرون کے دروازے پیجا کر خوار
کرتے ہو سو مت کرو بلکہ غیرون کیطرف سے منہ موڑو پانچوین ای فرزند آدم
مین جیسا کہ تم سے عمل فردا نہین چاہتا ہون تم لوگ بہی ہم سے روزی فردا نطلب کرو
شعر بزرگی تا توانی نخوری تو غم فردا امروز کو چون نفردا برسی روزی فردا برسد
چہٹا ای فرزند آدم جیسا کہ ہم پیدا کرتے مین نو آسمان اور سات طبق زمین کے
عاجز نہین اٰئے ویسا ہی پیدا کرنے سے تیرے اور روزی دینے مین تیری عاجز
نہین ہین بلا شک تملوگونکو روزی دیتا ہون مین ساتوین ای فرزند آدم جسطرح پر
مین تیری روزی بند نہین کرتا تو بہی میری عبادت فوت نکر اور میرے حکم مین مخالفت
مت کر آٹھوین ای فرزند آدم جو کچہ کہ تیری قسمت مین مینے کی ہے اوسپر راضی رہو اور

ہواے نفسانی اور وسواس شیطانی سببسے اپنے دلکو گہائل نکرو لوثین ای فرزند آدم مین تیرا دوست ہون تو میرا دوست رہو ذکر سے خالی مت رہو۔ سوئین ای فرزند آدم میرے قہر سے ڈرنے پر دوامت رہو جب تک کہ پل صراط سے نہ گذرے اور بہشت مین قدم نرکہے گیارہوین ای فرزند آدم مجپر غضب اور غصہ کرتا ہے اپنے نفس کی مصلحت سے اور پر غضب اور غصہ نہین ہوتا ہے تو نفس پر اپنے واسطے رضاجوئی میری سکے بارہوین ای فرزند آدم اگر میری دی ہوئے قسمت پر راضی ہو تو اپنے نفس کو عذاب سے میرے رہائی دیوے تو اور جو اد میرا راضی نہووے تو دیو نفس کو تجپر مقرر کرون تو تجہکو مانند وحشیون بیابانی کے جنگلون اور صحراؤنمین دوڑانے والا ہو قسم ہی مجہکو اپنے عزت اور جلال کی کہ نپاوے تو مگر جو کچہ کہ تیری تقدیر کی ہی مین سنے فقط واللہ اعلم بالصواب

بیان مواعظ اور نصائح مندرجہ صحف حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جسکی منشا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام بن بی بی ہاجرہ و حضرت اسحق نبی اللہ علیہ السلام بن بی بی سارہ رضی اللہ تعالے عنہما پونہچے ۲۵ پند کے

واضح ہو کہ جناب کعب احبار رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ صحف مین حضرت ابراہیم علیہ السلام سکے مرقوم ہے از انجملہ نصیحت پہلے یہہ کہ دُہگا دُہگا یا ابن آدم فان الرزق مقسوم والحریص محروم والبخیل مذموم والحسود مغموم والدنیا لا تدوم والزاهق هو الحی القیوم دوم ای پسر آدم یہان تک کہ مین خوشنود ہون تجہسے نماز اور خدمت زور بروز سے

تیرے تو بھی ہم سے راضی ہوسا تھہ رزق رسانی ہر روزہ کے تیسرے یہہ کہ
اے پسر آدم پہلے بھیج جو کچہ اپنے ہاتھہ مین رکھے واسطے اوسدن کے کہ در پیش رکھی تو
چوتھے یہ کہ اے پسر آدم شکرگذاری کر جسکو دربارہ تو انعام دیا گیا اور انعام
دے تو بھی اوسکو جو تیری شکرگذاری کرے تو پانچوین اے پسر آدم تمام عمر طلب
دنیا مین جیا کیا پھر طلب آخرت کب کرے گا تو چھٹے یہ کہ اے پسر آدم یہان تک
کہ پیدا کیا مین نے تیری آنکھون کے لیے پوشش پلکون کی تا چھپاوے تو
آنکھین اپنی چیزہاے نادیدنی سے بوقت دربیش آنے اوسکے اور ایسا ہی واسطے
دہان تم لوگون کے طبقہ لبون کے ترتیب دیا ہے تا کلمات کہ ناگفتنی ہون اوس سے
لب بند کرے ساتوین یہہ کہ اے پسر آدم اونمین سے نہو کہ طالب دنیا ہون بطول
امل اور آرزو دے عقبی ترک کیے ساتھہ قلیل عمل کے بس سخن اونکے موافق عابدون
کے ہون ولیکن عمل اونکے مطابق منافقون کے پھر عطا پر قناعت نکرین اور
نامرادی پر صابر نہون اگر تیرا معاملہ ویسا ہی ہو تو تجھے گرفتار بلاے کرون مین
کہ تمامی عالم تجھسے تجربہ پاوین آٹھوین یہ کہ اے پسر آدم جو شخص تجھکو دوست رکھتا ہی
سو اپنے واسطے دوست رکھتا ہی اور بقسم عزت خود مین جو دوست رکھتا ہون تجھکو
تو تیرے ہی واسطے دوست رکھتا ہون مین ہرگز تو اپنی شامت سے اپنے کو ہم سے راہ
سجل دور نرکہہ نوین یہ کہ اے پسر آدم تیری گردنمین دو قلادہ لٹکایا ہے ایک تیری
عیوب پر اوتارنی اور عیوب دوسرون کی پھر تو ہمیشہ اپنی عیوب سے چشم بند رکھتا ہی اور عیوب سی خلائق
بر کمر بند یہہ کیا شرط انصاف سے ہے ول از انصاف دور صاف دسوین یہ کہ اے
پسر آدم نہ ہر کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کہے بہشت مین در آوے مگر وہ شخص کہ اوسپر چند عمل
دیگر بھی جمع کرے یعنے تواضع کرے میرے درگاہ مین اور اپنی عمر بسر کرے میری
یاد مین اور اپنے نفس کو باز رکھے محرمات سے میرے واسطے اور غربا و مساکین کو

جگہہ دیوے اپنے جوار مین اور ساتہ فقیرون کے حولے اور یتیمون پر رحم کرے واسطے
رضامندی میرے گیارہتوین یہ کہ ای پسر آدم ہر گاہ اپنے دلمین تو فساد پاوے
اور بدن مین بیماری نظر آوے یا مال مین نقصان در آوے یا کمی روزی راہ
دیکہاوے ان سب کو جاننا چاہیے کہ بسبب ظہور شامت شیخیان لا یعنے کہ
جو تونے اس کے ساتہ تکلم رانی کیا بارہتوین یہ کہ ای پسر آدم اگر تو بہشت
کو دوست رکہتا ہی اللہ تعالے طاعت کو دوست رکہتا ہے پس تو عمل وہ کر
جسکو مین دوست رکہتا ہون یعنے طاعت تو تجہے بلا اذن تیرے دوست ہی
یعنے بہشت اور جو تو مکروہ جانتا ہی دوزخ کو تو خدائے تعالے مکروہ رکہتا ہی
معصیت کو پس تو ترک کر میرے مکروہ کو یعنے عصیان کو اور مین نگاہ رکہون
تجہے تیری مکروہ سے یعنے دوزخ سے تیرہتوین یہ کہ ای پسر آدم اشتہات
سے اجتناب کرے تو مجہے پہچانے تو اور گرسنگی کو اپنا پیشہ کر تو مجہے دیکہے
تو اور واسطے میرے اپنے کو اخیر وری سے فارغ کر تو مجہہ مین واصل ہووی
چودہتوین یہ کہ ای پسر آدم جو واسطے بہشت کے اسقدر عمل کرے کہ جسقدر
دنیا کے لیے کرے خداوند کریم اوسکو بی حساب بہشت مین درلاوے اور
جو اوپر عطائے الٰہی کے قناعت کرے پس کل خلائق سے بے پرواکردیوے
اور جو ترک حرام کرے تو اپنے دین کو خالص کیا اور جو ترک دروغ گوئی
کرے از جملہ صدیقان ہو پندرہتوین یہ کہ ای پسر آدم جو کچہہ سکہے تو محتاجون
سے مت پہیر تو مین بہی نہ پہیرون تجہسے جو کچہہ رکہتا ہون مین اور گرامی کہہ
میرے مہمان کو جیسا کہ مین گرامی رکہتا ہون تیرے مہمان کو حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے عرض کیا کہ بار خدایا تیرا مہمان کون ہی تا اوسکو گرامی کرون مین
جواب آیا کہ جو فقیر اور حقیر کہ تیرے نزدیک آوین جان لے کہ میرے مہمان وہی ہین

سولہوین یہ کہ ای پسر آدم تم سب خطا کار ہو اور مین تمام غفران ہون میری طرف پہر و اور توبہ کرو تو مین بخشدون اور امرزش مین باک نرکہون ستر ہوین یہ کہ ای پسر آدم جب تجہپر غضب غالب ہو تو مجہے یاد کر تو مین تجہکو یاد کرون اپنی رحمت سے جسوقت تمکو غضب آوے اٹہار ہوین یہ کہ ای پسر آدم جو کوئی ہم سے راضی ہووے ساتہ تہوڑے رزق کے مین بہی راضی ہون اوسکے تہوڑے عمل سے اونیسوین یہ کہ ای پسر آدم تین چیز ہی ایک خاصکر اوس سے ہون اور ثانی تو اور ایک وہ ہی کہ جس مین ہم اور تم دونون شامل ہین جانو کہ خاصہ میرا روح ہی تیری بدن مین اور خاصہ تیرا عمل اور خاصہ مشترکہ یہ ہی یعنے کہ از تو دعا و از ما اجابت پس ہرگز محجوب مت کرو دعا کو ہم سے ساتہ لقمۂ حرام کے بیسوین یہ کہ ای پسر آدم جسقدر کہ تیرا دل بجانب دنیا رغبت کرتا ہی اوسی قدر باہر کرتا ہون مین اپنی محبت کو تیرے دل سے اور جتنا حریص دنیا ہوتا ہی اوتنا ہی باہر کرتا ہون حلاوت ایمان کو تیرے سینے سے ہم نے واسطے اسکے نہین پیدا کیا کہ تو دنیا کو ذخیرہ کرے بلکہ بنا بر عبادت خود کے پیدا کیا ہے اور واسطے اسکی کہ باز رکہے دعوت مظلون کو میری درگاہ سے حالانکہ مین دعاے مظلومون کی قبول کرتا ہون اگرچند مرتبے درمیان مین آوے اکیسوین یہ کہ ای پسر آدم میری یاد سے اتنا دور نہو مگر یہ کہ تیرے واسطے نیا رزق بہیجون اور اوسکے برابر فرشتگان میرے تمہارا عمل ناپسندید میری جناب مین لاوین کہ میری روزی کہاؤ اور گناہ کرو باوجود اسکے دعا کرتی ہو اور مین قبول کرتا ہون اور جو کچہ مانگتے ہو دیتا ہون اور بہشت مین تمکو بلاتا ہون قبول نہین کرتے بائیسوین یہ کہ ای پسر آدم اگر میرے ساتہ

تقرب ڈہونڈہو تو نفل نماز پڑہو اور جو از رحمت چاہو تو عمارت مساجد بناؤ
اور جو رضامندی چاہو سو طلب بہشت تو صحبت علماسے باعمل عمل مین لاؤ
اور دروغگوئی کلیۃً چہوڑدو تا ملائکہ ہیرے تیرے مصافحے کو تقرب چاہین
اور غیبت سے ہمہ تن منہ موڑ دو تو میری بہشت تیری مشتاق ہو اور ہمکو بعد
نماز صبح و دیگر نماز کے ایک ساعت یاد کرو کہ اس مابین دو وقت کے تجہی
کفایت کرتا ہون تیسوین یہ کہ ای پسر آدم دعا سے ملول نہو کہ مین اجابت سے
ملول نہین ہوتا ہون اگرچہ معاصی مین اشرف گروہ ہو وے ناامید مت
ہو میری رحمت سے فَاِنَّ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ای پسر آدم بے سوال اور
بے طلب تجہے ایمان اپنے فضل سے کرامت کیا پس کیونکر بخیلی کرون
مین تیرے ساتہ تیری بہشت مین باوجود ان سب سوال اور طلب کے
چوبیسوین یہ کہ ای پسر آدم مت مل اوس سے جو تجہہ سے بہاگتا ہے اور
عطا دے اوسکو جو کہ تجہے محروم کرتا ہے اور باتین کر اوس سے جو تجہسی
زبان پہیرے اور پند دے اوسکو جو کہ ساتہ تیرے خیانت کرے اور عفو
کر اوسکو جو تیرے ساتہ ظلم کرے اور نیکی کر اوسکے ساتہ جو تیرے ساتہ
بدی کرے تا از جملہ مشتاقان جنت کے ہو تو اور زمرۂ خالصان رحمت سے
اور تجہے ان معاملات سے ثواب ہفتاد پیغامبرونکا کرامت کیا مین نے
پچیسوین کہ یا ابن آدم اَلرَّحِیْلَ اَلرَّحِیْلَ تَزَوَّدْ فَاِنَّ السَّفَرَ بَعِیْدٌ وَخَفَّفَتْ فَاِنَّ الْعَقَبَۃَ کَادَ
خفض لعل تمام الشّیٔ بتصرّف کو ہند یہہ نصیحت آخری تہی نصائح سے صحف مذکورۂ بالا
سکے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے حضور مین جناب حق تعالے
کے سوال کیا کہ خداوندا کیا ہے جزا اون بندون کی کہ اونکے رخسارے
آب دیدہ سے باعث خوف تیرے تر ہین حق تبارک و تعالے جواب مین فرماتا

ہے کہ اے ابراہیم جزائے اونکی سیر می مغفرت اور بہشت اور رضوان پہر سوال کیا صاحب جزا کیا ہی جزائے اسکے جو متکفل یتیمی و بیوہ ہوا جواب آیا اے میرے خلیل جزای اسکی وہ ہی کہ ہین اوسکو زیر درمیان اپنے عرش کے جگہہ دون روز قیامت مین حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے عرض کیا ربنا لک الحمد لک الحمد

بیان عمر حضرت ابراہیم علیہ السّلام وا خذ میثاق از حضرت اسماعیل علیہ السّلام اور تفویض اونکی تابوت سکینہ دون حضرت کو

واضح ہو کہ عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بمذہب اہل کتاب کے ایکسو ستر و پنج سال کی تہی اور معارف جتنے ہین دو و بست سال یعنی دو سو برس تعین کیا ہے اور اخبار الزمان مین مسعودی سے نقل ہے کہ یکسو نود و پنج سال تہے اور علمای تواریخ قول مسعودی کو ترجیح دیتے ہین اور محدثین نے دو و بست سال پر اتفاق کیا ہی واللہ اعلم اور محمد اسحاق محدث کہتے ہین کہ ہر گاہ عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آخر کو پوہنچی تابوت سکینہ کو کہ حضرت آدم نبیا علیہ السّلام سے ایکو پوہنچا تہا اور وہ ایک تابوت تہا کہ ساتہ عدد ہر پیغمبر کے خانہ زبرجد سے سبز کے اوسمین بنا تہا اور آخر خانہ مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کا کہ اس خانہ میز دساجہ تہا حمرا اوسپر صورت آنحضرت کی منقش و بطرف آنصورت صورت ثانی از کہلی لکہی ہوئے سو وہ صورت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اور پیشانی پر اوسکی لکہا تہا کہ اول جو کہ دائرہ تصدیق حضرت قبول کیا صدیق تہے و جانب چپ اوسکے صورت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ثبت کی تہی اوسکی پیشانی پر لکہا تہا

کہ دیندار ہی مین مانند اہن محکم سکے تہا اونکے بیچ صورت ذی النورین عثمان رض کی منقش تہی اونکی پیشانی پر لکہا تہا کہ یہ ہرسہ خلفائ راشدین ہے اور مقابل اونکے صورت حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین مرقوم تہی اور شمشیر برہنہ دوش پر اونکے آویزان تہی اونکی پیشانی پر لکہا تہا کہ وہ شیر حملہ کنندہ ہی کہ ہرگز گریزان نہوا ور خدا ہی ورسول خدا اونسکے تئین دوست رکہتے ہین اور وہ بہی خدا اور رسول کو دوست اور حوالی مین خلفاسے کی صور اصحاب مہاجرا ور انصار سے تہے لکہی تہی اوسکے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو طلب کیا اور اپنی اولاد کو فرمایا تا اوسمین نظر کرین سو صور انبیا مین نگاہ کیا اور جانا کہ ہمہ انبیا صلب سے مہتر اسحق علیہ السلام کے ہونگے الا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم صلب سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ہونگے اوسوقت اسماعیل کو فرمایا کہ مجہکو حکم محکم ہے کہ اولاد سے اپنی عہد ومیثاق بخشے یون تا یہہ نور محمدی وضع نکرے الا مطہرات نکاح اور اوسکو کوہ پر اکر لیکر جاوے اور وہان ما روا بر سپید ظاہر ہوا و مشک خالص اوپر برسا وعہد ومیثاق حضرت اسماعیل علیہ السلام سے لیا اور عہدنامہ مرقومہ کرا سکے اونسے لے لیا اور تابوت سکینہ اونکو سونپا اور بجانب قدس مراجعت فرمایا اور وہان پر دعوت حق کی قبول کی انا للہ وانا الیہ راجعون اور بعض روایت مین توثیق اوس عہد مین پس از اتمام بنا رکعبہ مکرمہ سکے ایراد پایا ہے واللہ اعلم تذ نرسے حضرت ابراہیم علیہ السلام بطلب ضیفے بیرون پر آئے اور صحرا مین ایک پیر مرد کو پایا وہ پیادہ جاتا تہا حمارہ طلب مین اوسکے پونہچا تہا اوسکو سوار حاضر لائے حضرت نے طعام طلب کی اور باہم کہانا شروع کیا وہ پیر لقمہ بر داشتہ اپنے کو کبہی بزبان اور کبہی بچشم لے گیا اور گاہے اسکے گوش ہر گاہ لقمہ دہن مین فرو کیا مستراج اوسکے باہر ہوا جو کہ حضرت معربے

خداوند تعالیٰ سے عہد کیا تہا کہ جب تک اللہ تعالیٰ سے سوال نکرین جب تک پیک اجل نہ آوے اوسوقت اوس پیر سے وہ حال پوچہا کہ تم ایسے ضعیف کس شکل سے ہوے اوس نے کہا بسبب کبرسنی کے پوچہا کہ عمر شریف بچہ قدر اوس نے تعداد عمر خود دو سال زائد آپ سے بیان کیا آپ نے کہا کہ بعد دو سال زائد کے یہی حال میرا بہی ہوگا اوس پیر نے کہا بلے تب حضرت نے فرمایا خداوندا میری جان قبض فرما پہلے اوسکے کہ ضعیف مبتلا ہون وہ پیر اوٹہا کہ درحقیقت حضرت عزرائیل تہی قبض روح حضرت کی کی آپکو مزرعۂ خبرون مین نزدیک بی بی سارہ خاتون کے مدفون کیا کذا فی عرائس امام ثعلبی رحمۃ اللہ الحمد للہ کہ بعنایت الٰہی و ببرکت حبیب اوسکے اس رسالہ نے زیور تمامی اوپر قامت زیبا اپنے راست کیا بمنہ وکمال اللہ حفظہ فقط

قطعۂ تاریخ اختتام رسالہ شریف

ہوا خوب نسخہ بفضل کریم
جو کی فکر عاجز نے تاریخ کی
کرین ضبط حجاج اسکو بدل

باحکام حج چون گل تازہ باغ
ملا غیب سے تب مجہے یہ سراغ
تب ارکان حج سے وہ پاوین فراغ

۱۲۸۱ ہجری

مناجات ومدح سرور کائنات صلعم

مسدس اول

زہی لطف و کرم ہم نہون ہم کسطرح نازان
غلامون مین تیری درگاہ کی ہون صاحب دل شادان
نہ محشر کا مجہے ڈر ہی نہ خوف صدمۂ عصیان
نہین پرواے تلاطم کی اگر ہی کشتی ویران

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

سلف کی مرسلان محشر مین اپنی لغزشون بی حد
خطائین یاد کر اپنی وہ ہونگی بی سخن از حد
کہین گے نفسی نفسی ہر یگان اوس مین لے کد
فقط بولین گی بیشک امتی ان حضرت احمد

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

جہکا دی پشت مرسل کی سہارا بار حسبان نے
خطائین بخشدین آدم کی دیکھو صفائیر ان نے
نکالا نوح کی کشتی کو طوفان سے ہی رحمان نے
بلطف خاص شرف پائی انگوٹھی بہی سلیمان نے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

دکھایا طور پر موسیٰ کو کسنی نور تابان ہے
چڑھایا کس سنے عیسے کو فلک پر جو یہ پنہان ہے
کیا آتش سے کسنی تازہ تر ظاہر گلستان ہے
نہو حامی ہمارا کس طرح وہ قبلہ جان ہے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

احد نے ہی باطن وظاہر مین احمد نام ہی پایا
شفیع المذنبین اونکو خدا نے خاص فرمایا
عیان ہی خلعت لولاک کیسا حق نے پہنایا
کرو انصاف کب اوروں نے یہ تحفہ بہی ہی پایا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

وہ ذات خاص قدس آپکی محبوب سبحان ہے
رضا جوئی نبی کی بہی بہت مرغوب سبحان ہے
نہو کیونکر شرف وہ طالب و مطلوب سبحان ہے
بجا ہی قدردان شاہ شاہان غم سبحان ہے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان

چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

کیا جب پہلے تمکو ای شہ کون و مکان پیدا
خدا نے پہر تیری خاطر سے کئے دونون جہان پیدا
نہ تہا کچہ بہی یہان اوسوقت زمین و آسمان پیدا
فلک افلاک و غلمان پری و انس و جان پیدا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

رسولون پر شرف ہی آپکو ختم رسالت سے
نبی ہی اور شاہ انبیا روز قیامت سے
بجا ادنی سخن حضرت کا عیسی کی کرامت سے
غلام ادنی کو حضرت کی ہی عالم پر شرافت سے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

تصدق سے تمہارے دین و ایمان نے جلا پائی
ہوای دینوی کے واسطے کان طلا پائی
بزرگی اوسنی پائی جس نے حضرت کی رضا پائی
بہ فخر نام آدم سے ہمنے بہی عزت ولا پائی

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

جو تمنے نبی سے ای شاہ جہان اعزاز ہی پایا
رسولان سلف کی ہاتہ مین اعجاز یک یک تہا
بشر سے تا ملک رتبہ مین بہی ثانی نہین جسکا
یہان تو ذات عالی مین ہوا وہ سبکا سب یکجا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

فلک پر شاہ دین وقت طلب دیکہو کہان پہنچے
ملک کیسے نہ کوئی حور و غلمان انس و جان پہنچے
وہان پہنچے جہان آدم نہین ہر گز گمان پہنچے
نہ سدرہ کے سوا جبریل و اسرافیل وان پہنچے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

رسولان سلف پر بیگمان تمکو بڑائی ہی — دیا حق نے ہی قبضے مین تمہارے سب خدائی ہی
سبب اوسکا یہ ظاہر ہی کہ جو عظمت تمنی پائی ہے — وہ ہین مظہر تمہارے سب تو خود مظہر الہی ہے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

کیا خلقت خدا نے آپکی ہی وہ در یکتا — نہین پیدا ہوا ایسا نہ کوئی حشر تک ہوگا
لکھے کیا وصف حضرت کا کوئی مقدور ہے کسکا — جو حق توصیف کا ہی جز خدا ممکن نہین حاشا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

ہی بیجا بیگمان گر آپکو کوئی خدا سمجھے — خرد حیران ہی اسجا پر کہ پہر سمجھی تو کیا سمجھے
ملک سی انبیا تک جنکو ہادی رہنما سمجھے — سوا اوس نور خدا کو حق سی کوئی کیون جدا سمجھے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر انرا کہ دارد نوح کشتی بان

یہ نور احمدی نور نخستین حق سی جب آیا — اوسی سی مثل جوہر ارض آدم مین در لایا ہے
ملائک کو بہ پیش بو البشر سجدے کو فرمایا — عیان ہوکر سکے ہر جز وسی وہی اظہار کل پایا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

ہے وصف ذات پاک پنجتن قرآن ہے ہی اظہر — یہ ہینگے وہ سنو تم کان اپنی کو ادہر دہر کر
محمد اور علی و فاطمہ شبیر اور شبر — جسے کچھ شک ہی منکر ہی سراسر حق ہے یہی ہا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

محبت اون سبھون کی ہی مقدم بیگمان ہمپر — محب اونکا سراسر ہی محب خالق اکبر

برای عاصیان بیشک وہی ہین ہادی محشر — نہ اونسی ادعای مغفرت بندونکو موکیونکر

چہ غم دیوار امت راکہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنراکہ دارد نوح کشتی بان

شرف جنکو خدائی سائر مخلوق پر بخشا — ہین اہل بیت اور ازواج فخر مریم و حوا
نہین کونین مین اونکی مقابل ہی کوی صلا — خدا مداح جنکا ہو تو بندی کی حقیقت کیا

چہ غم دیوار امت راکہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنراکہ دارد نوح کشتی بان

سوا اونکی معظم ہین یہ اصحاب شہ والا — ابو بکر و عمر عثمان امیر حیدر اشجاع
ہوئے وہ یار اونکے شہ اور مطیع خالق یکتا — غلام اونکی جو ہون عاجز او نہین کیا کام کھٹکا حشر

چہ غم دیوار امت راکہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنراکہ دارد نوح کشتی بان

مخمس دیگر

واہ کیا عظمت و جرأت ہی شہ مطلبی — جنکا مداح خدا ہو بزبان عربی
کہہ رہے ہین یہی عشاق بجذب قلبی — مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عالم حسن بلا تجھکو جو ہی فخر امم — خواب مین یوسف کنعان کو نظر آیا کم
بول اوٹھا کھینچ کے صورت تری عدر کا قلم — من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بو العجبی

کوئی عالم مین نہین خلق ہوا ہی ایسا — علم مین فضل مین اور جود و سخا مین یکتا
خلق مین حلم مین اور لطف مین تجھسا حاشا — نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

خطۂ پاک عرب حضرت خالق کی حضور
مطلقا ہی یہی تفسیر اس آیت کی ضرور
ساری عرصات مین سی نہو کیونکر پرنور
ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمد قرآن بزبان عربی

در پہ حاضر ہی سبھی خلق خدا بہر نجات
حلق ہی خشک زبان منہ سی نکلتی نہین بات
ای در بحر کرم قلزم رحمت حسنات
ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

کیا کرون عرض مین اب ہی جو مرے دلمین الم
ہوگئی سب مجھسے خطا فاش یہ شاہ عالم
کھینچ از راہ کرم اب تو معافی کا قلم
نسبتے خود بہ سگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بہ سگ کوی تو شد بی ادبی

درد ہی دلمین کہ پہلو سی نکلتا ہی جگر
ڈر سی کہتے ہین اشارہ سی شفیع محشر
کیا کرون ظلم جو کرتا ہی یہ گردون مجھپہ
چشم رحمت بکشا سوئی من انداز نظر

ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ای صبا ہی جو ترا لطف خزان سی کیا کام
ہے تو وہ ابر کرم اس لئی ہر صبح و شام
دمی بہار گل پژمردہ ارواح تمام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان سبب شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

سوئی تو روح قدس آمد بیباک گذشت
در تہ ران تو چون توسن افلاک گذشت
ذات پاکت بہ شما از تنہ خاک گذشت
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبے

ای تو آنکہ ہمہ بی سببان را سببی
رحم کر عاجز خستہ پہ رسول عربی
درد دل نے کیا بیتاب ہوے جان بلبی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمده سوئے تو قدسی پی درمان طلبی

مخمس فارسی

در لرزه از رخسار تو هر صبح مهر خاوری
با چین زلفت مشک را هرگز نباشد همسری
چون تو نه زاده در جهان از آدم و حور و پری
ای چهرهٔ زیبای تو رشک بتان آزری
هر چند وصفت میکنم لیکن از آن بالاتری

والشمس سرتاپای تو فتنه قد بالای تو
آفت رخ زیبای تو جان رفته در سودای تو
شد عاشقت مولای تو مفتون همه دلهای تو
عالم همه یغمای تو خلق جهان شیدای تو
ای نرگس شهلای تو وا دارد چشم کافری

من در بدر گردیده ام کوه و بیابان دیده ام
مجنون صفت نالیده ام هر دشت را کاویده ام
در جستجو کوشیده ام زاهل امل پرسیده ام
آفاقها گردیده ام مهر بتان ورزیده ام
بسیار خوبان دیده ام لیکن تو چیزی دیگری

ای نور اول جلوه گر از ماه رویت سر بسر
وی تاج عرفانت بسر ای جان رحمت ببر
خورشید خود آید اگر از آسمان گه در بدر
هرگز نیاید در نظر شکلی ز رویت خوبتر
شمسی ندانم یا قمر یا زهره و یا مشتری

حق گفت تو جانان شدی با خلق عالم جان شدی
از نور من تابان شدی آخر ز من پنهان شدی
من بو شدم تو گل شدی این بو و گل یکسان شدی
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

ای گیسوانت عنبری ابرو تو کیش کافری
چشم تو در افسون گری همه یکتا در دلبری
در پیش حسنت برتری شرمنده حور و پری
تو از پری هم پاکتری و ز برگ گل نازک تری
ور هرچه گویم برتری حقا عجائب دلبری

نسبت که داری با خدا ایشاه شاهان برملا	کی یافتند آن انبیا در بارگاه کبریا
عاجز فدای خاکپا افراشته دست دعا	خسرو غریب است و گدا افتاده در کوی شما

باشد که از بهر خدا سوی غریبان بنگری

قصیده

ز درد دل بآزارم اغثنی یا رسول الله	۱	غمی در دل فزون دارم اغثنی یا رسول الله
ز سوز آتش هجرت دلم در خانهٔ غربت	۲	بسامی سوزد از شدت اغثنی یا رسول الله
ز بار درد هینالم جبین برخاک میمالم	۳	ببین این خستهٔ حالم اغثنی یا رسول الله
بسر بار گران دارم سر خود بر درت آرم	۴	سبک باشم ازین بارم اغثنی یا رسول الله
کشیدم رنجها در دل رسیدم در ره مشکل	۵	ندیدم جز درت منزل اغثنی یا رسول الله
مرا دردیست بیپایان چو نرگس چشم در حیران	۶	ز لطف خود بکن درمان اغثنی یا رسول الله
گناه ما برون از حد نموده در دلم سرحد	۷	حسابش از رقم بیحد اغثنی یا رسول الله
ز ظلم نفس بدخویشم شده آواره و پریشم	۸	منم حیران و دلریشم اغثنی یا رسول الله
منم شرمنده هر دم بکار خود که من کردم	۹	ندارم هوش گمره گردم اغثنی یا رسول الله
چو زلفت روسیه دارم برنگ عاشقان زارم	۱۰	بفعل خود گنهگارم اغثنی یا رسول الله
اطاعت را نشد کارم ز طاعت ماند بیکارم	۱۱	مرا لطف تو در کارم اغثنی یا رسول الله
ز درد دل شدم پرخون ز اشک چشم با جیحون	۱۲	شوم زین موجها بیرون اغثنی یا رسول الله
بکارم رهنمائی کن بمن مشکل کشائی کن	۱۳	درونم را صفائی کن اغثنی یا رسول الله
ز زاد و راحله دورم ز دوری راه مجبورم	۱۴	بامداد تو مسرورم اغثنی یا رسول الله
امیدم هست در محشر ز لطف تو مه انور	۱۵	نباشد خوار این مضطر اغثنی یا رسول الله
ز خوف حشر بیباکم بروی رحمت پاکم	۱۶	منم چون مشتهٔ خاکم اغثنی یا رسول الله

توئی آگاه از رازم چه حال خود بیان سازم	۱۷	باخلاق تو می نازم اغثنی یا رسول الله
همین گلشن دلم چندان نشد گاهی چو گل خندان	۱۸	چو بلبل بوده ام نالان اغثنی یا رسول الله
اگر این طائر جانم کند پروانه از جسمم	۱۹	همین هر دم نوا سازم اغثنی یا رسول الله
ندارم گرچه من نسبت گهی خود با سگی کویت	۲۰	ولی هستم غلامانت اغثنی یا رسول الله
بحالم گر نظر داری مرا از غم فرو آری	۲۱	نباشد هیچ دشواری اغثنی یا رسول الله
ندارم کس بجز یاری که باشد او مددگاری	۲۲	بکار من گنهگاری اغثنی یا رسول الله
بکن بر من نظر رحمت ز روی لطف و هم شفقت	۲۳	که باشم دور از رحمت اغثنی یا رسول الله
به صدیق و عمر عثمان که هر واحد چو گل خندان	۲۴	بهار گلشن ایمان اغثنی یا رسول الله
بشاهِ حیدر شجاع بازوی شه والا	۲۵	شده خیبر بیکدم وا اغثنی یا رسول الله
به عظمت فاطمه زهرا به عصمت شان آن زهرا	۲۶	به عفت بانوی کبری اغثنی یا رسول الله
بحق آن حسن اکرم باخلاق شه اعظم	۲۷	شنیده سر به یک خنجر اغثنی یا رسول الله
بجانِ سید الشهدا که چون در مقتل آن والا	۲۸	شده رنگین چو گل لاله اغثنی یا رسول الله
منم عاجز پریشانم بحال خویش ترسانم	۲۹	که باشد جز تو پرسانم اغثنی یا رسول الله

خمسہ دیگر

ہے طاقِ سجدہ ابروئی محمدؐ شفیع المذنبین خوئی محمدؐ	۱	جھکے ہر سر نہ کیوں سوئی محمدؐ ظہور کبریا روئی محمدؐ

نسیم صبحدم بوئی محمدؐ

جبینِ پُرضیا خورشید ہے علی نور خط زیبا بمثل آئینہ منظور	۲	خمِ محراب طاقِ کعبہ معمور سرِ قرآن پہ بسم اللہ مسطور

عیاں ہے سطر ابروئی محمدؐ

۵۳
رخ پر نور بے شک ہے مصحف
نہو تعریف ہرگز بارو مصحف
خط رخسار آیہ سے ہے جو مصحف
منور نور ایمان سے ہے جو مصحف
بجا ہے گر سے کہے روئے محمد

۵۴
شفیع المذنبین از حکم بارے
نہو کچھ خوف محشر ہمیہ طالبے
ہوئے ہی ذات احمد جو تمہارے
وزن جب ہو عمل ہر کس کی جا سے
جھکے پلہ ترازو سے محمد

۵۵
ور یکتا سے ارکان نبوت
منور شمع کا شان نبوت
صدف جس سے سنے شان نبوت
سہے شمشا دبستان نبوت
قد رعنا سے دلجوئی محمد

۵۶
خدا کے راز مخفی سے کے محقق
کیا ہر حکم داور کے مطابق
حبیب اللہ ہوی سو جان سے عاشق
نہ دم مارا کبھی سب بے حکم خالق
خدا ہی سے ہے رضاجوئی محمد

۵۷
سنے وہ قدردان کبریا ہے
زبان شہ لسان کبریا ہے
باذن رب نشان کبریا ہے
وہ قامت شہ کا شان کبریا ہے
سے ہے رشک مہر و مہ روئی محمد

۵۸
وہ نور خاص خالق بالیقین ہے
سراج الانبیاء مرسلین ہے
وہ بیشک رحمتہ للعالمین ہے
سلیمان کا بھی وہ زیب نگین ہے
دو عالم زیر قابوئی محمد

۵۹
کیا ہے قید بدبینوں کو اکثر
ہوا مرحب بھی ضرب اوجھی سی بیسر
اوتارے تیغ کے گھاٹوں پہ کفر
لیا خیبر سر دست اونگلیوں پر
تصدق زور بازوئے محمد

بلا یہ اون وزیر شہ پہ موزون
بشرف موسیٰ پہ وہ یہ فخر ہارون
۱۰
کہ اگر شتہ کے ہین دو در مکنون
تمہا سے لنگر کشتی گردون
فلک ہے زیر قابوئے محمدؐ

گیا معراج کو جب وہ شہ گل
ہوے مہمان حق بعد از تامل
۱۱
کیا خالق سے نے پہنچا رجز و کل
مگر تہا نہ کرتے تھے تنادل
ازل سے تھی یہی خوئے محمدؐ

نہ حاضر تہا وہان پر یار و اغیار
ہوے پہر ملتجی وہ سوی غفار
۱۲
نہ تہا ممکن کہ ہو کوئی بہی غمخوار
جو دیکہا غور کر در پردہ اسرار
عیان تہا دست و بازوی محمدؐ

براقون پر شرف اوسکو بہت ہی
فقط ادنیٰ یہ اوسکی اک صفت ہی
۱۳
صبا کی چال بجلی کی پہرت ہے
ترارا ایک اوسکا شش جہت ہی
تہ ران تہا جو یابوئے محمدؐ

اصل مین کیا زمین و آسمان ہے
کہ یا انداز تا ہشت آسمان ہے
۱۴
ملے جب شاہئی ہر دو جہان سے
مکان خاص حضرت لامکان ہے
بہشت رب ہی اردوی محمدؐ

جو تہا پژمردہ باغ تازۂ زیست
سنا یون آخرش آوازۂ زیست
۱۵
نہ تہا باقی کوئی اندازۂ زیست
ہوا تب منعقد شیرازۂ زیست
کہلا جب حلقۂ موئے محمدؐ

اشارہ شہ سے ہے مفتاح در خلد
نسیم کو ہی حضرت رہبر خلد
۱۶
وہی گرچہ بہی سے ہے راہ در خلد
نہ خوشبو آ لے شمیم عنبر خلد
سیہ ہو جو خوشبوئے محمدؐ

۱۷
معطر ہے خلق زلفون کی بو سے — جہان ہیگا مسخر تار مو سے
عیان ہے معجزہ صوت گلو سے — جنان گلگون ہے رشک رنگ رو سے
عیان ہر گل سے ہی بوی محمدؐ

۱۸
ولای شہ کا ہو جو سینہ مسکن — تو مثل ماہ ہو وہ قلب روشن
کرے لوہا چہو کے ہو پارس بہی کندن — کہچے جون طرف مقناطیس آہن
کشش یون چاہیے سوئی محمدؐ

۱۹
کلاہ شاہ کو ضیغم پہ ہی فخر — غلام اوسکے کو شاہ جم پہ ہے فخر
شہ دین کو مرے آدم پہ ہے فخر — اونہین بالقیس اور مریم پہ ہے فخر
کہ جو اوسکے ہے بانوئے محمدؐ

۲۰
خیالات زمانہ گو ہے توام — خلل انداز ہے شیطان بہی ہر دم
مگر ہے بازگشت تجہہ تک مقدم — کہ ہے قبلہ نما تو قبلۂ عالم
نہ کیون یہ دل پہرے سوئی محمدؐ

۲۱
دلا کیون اسقدر اندوہگین ہے — مرا مولے شفیع المذنبین ہے
ہوا آخر پہ فخر اولین ہے — رسالت مین وہ ختم المرسلین ہے
اونہین عالم سے بدگوئی محمدؐ

۲۲
جو کی شہ نے صفائی عاصیون کی — سنی حق نے دوہائی عاصیون کی
طفیل شہ بن آئی عاصیون کی — ہوئے عقدہ کشائی عاصیون کی
کہلا جب عقد گیسوئے محمدؐ

۲۳
بزرگ ہو وے نہ کیون اہل زمان پر — زمین پر گو ہے رفعت آسمان پر
ملک پر حور پر اور انس و جان پر — شرف رکہتا ہے شاہان جہان پر
جو ہے اوسکے گدا کوئے محمدؐ

زہی نامی خاص ہو نزدیک یزدان	۲۴	بلاشک ہو مسلمان صاحب ایمان
مشائخ اہل دل اور اہل عرفان		مقیم سنئے تامل روضۂ رضوان

جسے ہو الفت کوئے محمد ﷺ

ہو آب شستہ پائی بھی انسان	۲۵	بلطف شاہدین تازہ ہو ایمان
نہ سے کہئے آب بلکہ آب نیسان		فزون ہو جس سے آب روئے حیوان

پیے گر آب با شوئے محمد ﷺ

جہان ہیں کوکب واختر بہ سجدہ	۲۶	مہ و خورشید ہیں اکثر بہ سجدہ
زہی قسمت جھکیں ہم گر بہ سجدہ		نہ سمجھو خم فلک سے سر بہ سجدہ

بہ پیش طاق ابروئے محمد ﷺ

بچشم دل اگر دیکھو ہمیشہ	۲۷	ثواب حج حاصل ہو ہمیشہ
یقین ہے یہہ دلا ہمکو ہمیشہ		وہ دل کعبہ ہے جس میں ہو ہمیشہ

خیال طاق ابروئے محمد ﷺ

امام المتقے سبط پیمبر	۲۸	ہیں نور عین زہرا ابن حیدر
سار نور حق کے دونو گوہر		وہ حامے عاصیان شبیر و شبر

دو قرآن رحل زانوئے محمد ﷺ

نبی کے یار اور اصحاب اکثر	۲۹	مطیع حکم رب ہیں تابع سرور
یہہ ہیں ہر چار اور ان سے دلاور		ابو بکر و عمر عثمان و حیدر

اے ہر بار دل جوئے محمد ﷺ

مقرر ہینگی وہ مقبول سبحان	۳۰	وزیر شاہ دین گلزار ایمان
برائے عاصیان بخشش کی خواہان		براہ دین سے کئے کار نمایان

خدا کے دوست یار ہیں محمد ﷺ

زہے عزت ثنا خوانان حضرت زبان ہو سیف وگویا ہو نہ لکنت	۳۱	منور قلب ودل ایمان بکثرت لقب ہو بلبل بستان جنت
	جو دل سے ہو ثنا گوئے محمدؐ	
بعاجزای شفیع روز قیامت نہو روز جزا ہرگز ندامت	۳۲	بعین رحم من از راہ عنایت نہ کر عاجز تو آگے اب اجازت
	کہان تو اور کہان روئے محمدؐ	

الحمد للہ والمنتہ کتاب مستطاب

مسمی باحکام الحج جمادے الثانے

۱۲۸۶ سنہ ہجرے مین مطبع فیض

مرجع جناب منشی نول کشور

واقع کانپور مین بانتظام جلیل

مولوی محمد اسمعیل کی طبع ہوئی

اہل اسلام کی مطبوع

طبع ہوئی

تمام شد